

سلسلہ فقہ حنفیہ مطابق احادیث نبویہ

# تحفہ حنفیہ

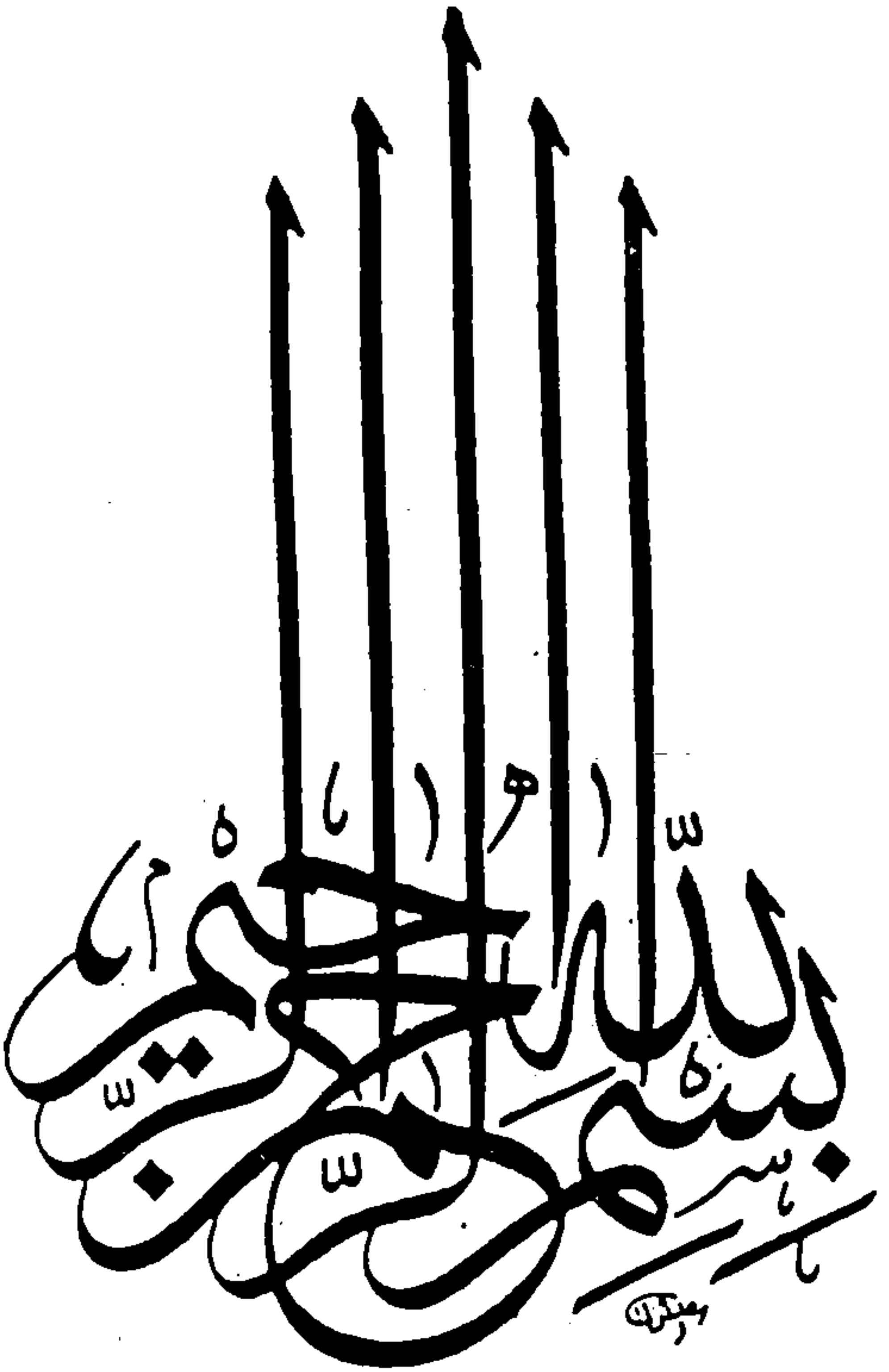
مصنف

مولانا ابوالشیر محمد صالح نقشبندی بھڑوی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>





Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



الضَّلَاقُ وَالشَّيْءُ لَكَ يَا سَيِّدِي يَا سَيِّدِي يَا سَيِّدِي يَا سَيِّدِي يَا سَيِّدِي  
وَعَلَىٰ أَلْسِنَتِكُمْ يَا سَيِّدِي يَا سَيِّدِي يَا سَيِّدِي يَا سَيِّدِي يَا سَيِّدِي  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَىٰ شَفَاعَتُهُ

لِكُلِّ هَوَلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ الْمُتَعَمِّمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْمَقَلَيْنِ

وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمِ

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتْهَا

وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمُ النَّوْجِ وَالْقَلَمِ

Click For More Books

سلسلہ فضیلت علم اور علماء

تذکرہ

چشمین

فضیلت علم اور علماء، عقائد امام اعظم فقہ اکبر، تدوین فقہ، مسئلہ تقلید اور  
تذکرہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نیز امام صاحب کے شاگردوں کا مختصر ذکر ہے

جامع شریعت  
دعوت حضرت مولانا ابوبکر محمد صالح نقشبندی مجددی

بن مولوی مست علی حنفی نقشبندی حنفی قادری بریلوی  
گزی نشین میرٹھ والی سیالکوٹ

0333-4383766  
042-7213575

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



نام کتاب	..... تحفہ حنفیہ
نام مؤلف	..... علامہ محمد ابوالبشیر صالح نقشبندی مجددی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
پروف ریڈنگ	..... محمد نعیم اللہ خاں قادری ایم۔ اے
اشاعت اول	..... 2008
صفحات	..... 328
کمپوزنگ	..... عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور
تحریک	..... چوہدری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر	..... چوہدری عبدالجمید قادری
قیمت	..... =/165 روپے



قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

Hello.042-7213575--0333-4383766

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## فہرست

76	فقہ کی بزرگی	17	دیباچہ حمد باری تعالیٰ
76	سب سے بہتر عبادت	20	نعت سید المرسلین ﷺ
77	سب سے بہتر عمل	21	فضیلت ائمہ مجتہدین
77	علم کے بغیر صفت ایمان کا نہ ہونا	22	حالات مصنف ابتدائی حالات
77	علم سے ہی چہ فضائل کا پیدا ہونا	22	اوصاف والد مولانا مست علی مرحوم
78	علم اور مال کی فضیلت کا مقابلہ	25	بیعت کا ذکر
79	علم کا عمل سے افضل ہونا	26	صفات مرشد
79	علم کے حروف میں لطائف عجیبہ	28	باقیات الصالحات
80	حصول علم کا حکم	32	اسلام کی نازک حالت
80	علم کے بغیر عمل غبار کی طرح ہے	40	لائق علماء کی کمی
80	علم کے بغیر دل مردہ ہے	41	انگریزی دان علماء کی ضرورت
81	علم حصول تقویٰ کا وسیلہ ہے	44	اولڈ فیشن اور نیو فیشن سے خطاب
82	تقویٰ کی خوبیوں کا بیان	48	حنفی مذہب اور دیگر نو ایجاد مذہب
86	علماء و فضلاء کی بزرگی و عظمت	53	کامل مذہب
87	عالم اور عابد کی عبادت میں فرق	60	سبب تصنیف
88	میراث رسول ﷺ	62	التماس مصنف
89	عالم اور عابد کی عبادت کا مقابلہ	63	مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات
89	عالم اور عابد کا پل صراط کے وقت مقابلہ	64	کتاب پڑھنے کا طریقہ
89	علم پڑھانے والے اور روزہ دار کا مقابلہ	66	مقدمۃ الكتاب
90	حکایات عالم و عابد اور شیطان	67	نعت سید المرسلین
93	انبیاء کے وارث لوگ	71	فضائل علم

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

103	چند عجیب و غریب سوالات کے جوابات	94	فرشتوں کا عالم کیلئے دعائے مغفرت کرنا
104	عقلمندی میں علماء کی ضرورت	94	نبوت کے قریب تر لوگ
104	سب سے بہتر باپ	94	قیامت کے دن شفاعت کرنے والے لوگ
105	دنیا کے قائم رہنے کی چار چیزیں	95	علماء اور شہیدوں کا مقابلہ
105	رسول اللہ ﷺ کے جانشین لوگ	95	خاص چیزوں کے دیکھنے کا ثواب
106	علماء کو مغفرت گناہ کی بشارت	96	علماء کی طرف دیکھنے کی عظمت
107	علماء کو رزق کی کفالت	96	مجلس علماء میں بیٹھنے کی فضیلت
107	درود شریف لکھنے کا ثواب اور فضائل	96	آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا باعث
115	عالم اور عابد کا مقابلہ	96	دو جنتوں کے مستحق لوگ
115	طالب علم کیلئے حشرات الارض کا دعا کرنا	97	ایماندار عالم کی شناخت کا طریقہ
116	تعمیروں کی دراشت	97	ایمان کا ثمرہ
116	علم دین سکھانے کی بزرگی	97	چالیس حدیثیں یاد کرنے والوں کو خوشخبری
117	علم کی مجلس میں بیٹھنا	98	اللہ تعالیٰ کا علماء کو دوست رکھنا
118	باقیات الصالحات	98	حکام اور فقہاء کی درستی پر لوگوں کا انحصار
121	کافر منافق اور مومن کے پہچاننے کا طریقہ	98	اللہ سے قریب کرنے والا علم
122	مردود علم کی تشریح	99	عالم کی موت کے غم کا اندازہ
123	ریا اور دکھاوے کے عمل کا انجام	99	غم کرنے کا ثواب
127	دین پر مستقیم ہونے کا نسخہ	99	علماء کو برا کہنے کا نتیجہ
128	مومن کی نشانی	100	قرب قیامت کے آثار
128	عقلمندی میں چند عملوں کی پرشس	100	علماء سے بغض رکھنے والوں کو عذاب آخرت
129	عالم بے عمل کو عذاب آخرت عمل کرنے کی تاکید	101	امت محمدیہ سے خارج لوگ
130	عمل کے بغیر حسب و نسب پر انحصار بے کار	101	علماء کے اکرام و توقیر کرنے کا فائدہ
131	مردود علم سے حضور ﷺ کا پناہ مانگنا	102	علماء سے متنفر ہونے کی وجہ
132	زمانہ کی نازک حالت بے دینی بے علم رواج	102	علماء کی ضرورت

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

159	طالب علم اور انبیاء کا رتبہ	133	جھوٹی اور وضعی حدیث بتانے کا عذاب
159	سز صدیقیوں کا ثواب	134	انگریزی خوان اور علماء اسلام
160	جزام فالج اور ناپیدائی کا مجرب علاج	134	انگریزی خوانوں کی غلط فہمی
161	علم کے سیکھنے اور سکھلانے کی مثال	135	خدا شناسی کا طریقہ
162	موت کے وقت بھی حصول علم کا حکم	136	حصول علم میں غفلت
162	علم کی برکات	137	اجماع شریعت کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی
163	توصیف علم (نظم)	139	امر بالسرف اور نہی عن المنکر الہی و عیال
165	علماء کا کسب دنیا نہ کرنے کا باعث	141	مفروضہ علم
166	علم کی تحصیل	143	اقسام علم مفروض
166	طالب علم کی امداد کرنے کا ثواب	143	عوام کیلئے حصول علم دین کا سہل طریقہ
166	طالب علم کی مدد کی وجہ سے ایک ظالم کا بخشا	144	اختلاف علم مفروضہ
167	علم دین کی تحصیل میں علماء کی محنت و کوشش	147	اقسام طالب علم
168	زمانہ سلف میں طلبہ کے گزارے کی حالت	149	علم کے سکھلانے والوں کو بیشمار ثواب
169	طلبہ کی مدد کرنے کا ثواب از مکتوب مجددی	150	ایک مسئلہ بتانے سے ساٹھ برس کی عبادت کا
172	طریقت اور شریعت کا تعلق	150	علم کو بیچنے کا ثواب
175	شریعت طریقت حقیقت اور معرفت میں فرق	151	مسئلہ نہ بتانے کا عذاب
176	نا جائز فرض سے حصول علم کی ممانعت	152	نا اہل کو علم سکھلانے کا حکم
177	نور علم کے ضائع ہونے کا باعث	152	علم کی خوبیاں
177	علماء کو امراء کی صحبت سے نقصان	154	حصول علم کی تاکید
179	ایسے طاعات کے بیان میں جن کی محافظت	155	حصول علم میں ایک ساعت بیٹھنے کا ثواب
181	ایسے معاصی کے بیان میں کہ ان کے بچنے	155	حصول علم کے باعث گناہوں کی بخشش
182	آداب شاگرد و استاد	157	راہ بہشت کی آسانی کا طریقہ
184	علم کی آٹھ کارآمد باتیں	158	فرشتوں کا طالب علم کیلئے اپنے پر بچانا
	دوسرا باب	158	جہاد کا ثواب

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



207	اللہ کا جوہر۔ عرض اور جسم وغیرہ سے خالی ہونا	191	علم عقائد کا بیان
207	اللہ تعالیٰ کا شریک اور مثل نہ ہونا	191	اقسام احکام شرع
207	اللہ تعالیٰ کے ہاتھ۔ منہ اور نفس کا مطلب	191	مشروعات
208	اللہ تعالیٰ کا علم	193	اقسام علم عقائد
208	قضا و قدر	193	قسم اول
209	مومن اور کافر کی حقیقت	194	قسم دوم
211	انبیاء کا معصوم ہونا	194	قسم سوم
212	غنیبر عرب کی تعریف	196	بہتر فرقوں کا حدود و مخوازیج
212	صحابہ کبار کی تعریف	196	شیعہ۔ قدریہ
213	مسلمان کا گناہوں کے سبب کافر نہ ہونا	197	جبریہ معتزلہ مرجیہ ہمیمیہ فرقہ ناجیہ
214	دوزخ میں جانے یا نہ جانے کا حکم	199	مسائل جزیہ میں اختلاف کی وجہ
215	معجزہ اور کرامت	201	فقہ اکبر
216	دیدار ذات باری کی کیفیت	202	ایمان مجمل کی تعریف
216	تعریف ایمانی	202	توحید ذات باری
216	ایمان اور اسلام میں فرق	203	صفت ذاتی
218	ثواب و عذاب گنہگاروں	203	صفت فعلی
218	شفاعت گنہگاروں	204	دیگر صفات
219	اعمال کا تولد اور حوض کوثر کا برحق ہونا	204	صفتوں کا مخلوق نہ ہونا
219	بہشت اور دوزخ کا مخلوق ہونا	205	صفت قرآن۔ کلام خدا کا مخلوق نہ ہونا
220	شیطان اور ایمان	205	اللہ تعالیٰ کا تکلم ہونا
220	سوال منکر نکیر اور عذاب قبر وغیرہ کا برحق ہونا	206	اللہ کا مخلوق پیدا کرنے سے پہلے خالق ہونا
221	عجمی زبان میں اسمائے صفات	206	اللہ کی کلام اور مخلوق کی کلام میں فرق
221	باری تعالیٰ کا جائز ہونا	206	اللہ کی صفات اور ہماری صفات میں فرق
221	اللہ کا بندہ سے قرب و بعد کا معنی	206	اللہ کی کلام کے آلات اور ہمارے آلات میں فرق

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

238	علم حدیث کی تدوین	221	فضائل آیات قرآن
239	زمانہ صحابہ میں حدیث دانی کا طریق	222	حضرت والدین وغیرہ
240	تابعین کے زمانہ میں حدیث دانی کا طریق	223	شبہ کے وقت اعتقاد کا حکم
241	تابع تابعین کے زمانہ میں حدیث دانی کا طریق	224	معراج اور آثار قرب قیامت کا برحق ہونا
242	معیار حدیث میں غیر مقلدوں کی غلطی	224	وصیت نامہ امام اعظم
244	قواعد و اصول مذہب حنفیہ	224	بارہ خصائل مذہب حقہ کا بیان
	<b>چوتھا باب</b>	225	پہلی فصل۔ ایمان کی حقیقت
247	تقلید کا بیان	226	ایمان کی کمی بیشی کا بیان
249	تقلید کی ضرورت	226	دوسری فصل۔ ایمان اور عمل میں فرق
251	سلف صالحین کی اتباع کی ضرورت	227	نیکی اور بدی کا خالق اللہ کو جاننا
251	تقلید کے متعلق بعض اعتراضات کے جوابات	228	تیسری فصل۔ اعمال بندگان کے اقسام
255	تقلید شخصی کے وجوب کا ثبوت	228	پہلی قسم۔ دوسری قسم۔ تیسری قسم
262	حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کے القابات کا ثبوت	229	چوتھی فصل۔ استوائے عرش کا بیان
262	تمام بزرگان سلف کا مقلد ہونا	230	پانچویں فصل۔ قرآن مجید کا مخلوق نہ ہونا
263	مذہب اربعہ کے ماخذ	231	چھٹی فصل۔ صحابہ کبار کا سب سے بہتر ہونا
	<b>پانچواں باب</b>	232	ساتویں فصل۔ پیدائش اعمال انسانی کی حقیقت
266	مختصر حالات امام ابوحنیفہ سن پیدائش	232	اقسام انسان
267	امام صاحب کے حق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا	233	آٹھویں فصل۔ قدرت کا کام کے ساتھ ہونا
267	حنفی اولیاء کے اسماء مبارک	234	نویں فصل۔ مسح موزہ اور قصر نماز کا حکم
268	قصیدہ امام اعظم کے مناقب میں	235	دسویں فصل۔ قلم کا لوح محفوظ پر لکھنا
270	امام اعظم کی شان میں رسول اللہ کی بشارت	235	گیارہویں فصل۔ عذاب قبر اور جنت دوزخ
271	امام اعظم کا امام جعفر صادق کی گوہ میں پرورش پانا	236	بارہویں فصل۔ قیامت اور حشر و نشر کا برحق ہونا
271	تعریف صحابہ رضی اللہ عنہم		<b>تیسرا باب</b>
272	فرق مابین روایت اور لقاء	238	علم فقہ کی تدوین

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



288	اجتہاد کی تعریف اور امام اعظم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا مجتہد ہونا	272	تعریف تابعی
289	جواب شبہ عدم انقطاع صحیح کی تحقیق	272	تعریف تبع تابعی
297	امام صاحب <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا عہدہ قضا سے انکار کرنا	272	امام اعظم کے تابعی ہونے کا ثبوت
298	امام صاحب <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تاریخ وقات	272	بہتر زمانہ روایت رسول کا خاصہ
298	امام صاحب <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا مقام دفن وغیرہ	273	امام کے زمانہ میں کون کونسے صحابہ زندہ تھے
299	ائمہ اربعہ کی سن ولادت اور سن وفات	273	علامہ سیوطی کی تحقیق امام اعظم کی نسبت
299	دعا	274	حافظ ابن حجر کی تحقیق
299	امام صاحب <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی سوانح عمری کی فہرست	274	خلاصہ مطلب
301	امام صاحب <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے شاگرد	275	امام صاحب کا حافظ حدیث ہونا
302	امام صاحب <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے مشہور و معروف شاگرد	275	امام صاحب سے ایک ہزار سات سو احادیث
302	امام کی عظمت و شان میں وکیع کی دلچسپ تقریر	276	ثبوت روایات امام صاحب <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
302	امام کے نامور شاگرد قاضی ابو یوسف کا حال	276	امام صاحب کے استادوں کی تعداد
302	قاضی صاحب کا نسب نامہ	278	داتا گنج بخش لاہوری کا روایئے صادقہ
303	رسول <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کی دعا قاضی صاحب کے حق میں	278	امام صاحب کی نسبت
303	قاضی صاحب کا حافظ احادیث ہونا	279	مجدد الف ثانی کی تقریر امام کی شان میں
304	قاضی صاحب کا عہدہ قضا پر مامور ہونا	281	عبداللہ بن مبارک کا قصیدہ امام اعظم کی شان میں
304	قاضی صاحب کی تعلیم و تدریس	282	امام صاحب کا زہد و تقویٰ
304	قاضی صاحب کا ایک عجیب فیصلہ	283	امام صاحب کی خواب کی تعبیر
305	تجدد حکایت	284	امام کا کعب کے عہدہ پر ہر رکعت میں قرآن کا پڑھنا
306	قاضی صاحب کی تاریخ ولادت و وفات	284	۶۳ برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرنا
306	امام محمد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے حالات	284	امام صاحب <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> اور دہریوں کا مناظرہ
306	امام محمد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تعلیم و تدریس	285	امام صاحب کا قرأت سورہ فاتحہ خلف الامام
306	آپکا امام شافعی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی والدہ سے نکاح کرنا	286	رفع یدین کے حلق امام کا امام ہذا می سے مناظرہ
307	آپ کا عہدہ قضا	287	امام ابو یوسف موفق کا قصیدہ امام کی شان میں

Click For More Books

315	وضو میں بسم اللہ کے شرط نہ ہونے کا ثبوت	307	امام محمد <small>رحمہ اللہ</small> کی تصنیفات
315	نماز میں بسم اللہ آہستہ پڑھنے کا ثبوت	308	آپ کی پیدائش اور وفات کی تاریخ
316	امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھنے کا ثبوت	308	امام زفر <small>رحمہ اللہ</small> کے حالات
317	دوسرا جواب	308	امام زفر <small>رحمہ اللہ</small> کا نسب نامہ
317	رفع اشکال و تعارض	308	پیدائش و وفات کی تاریخ
319	رفع یدین کے نہ کرنے کا ثبوت	308	شاگردوں کی لیاقت سے استاد کی قابلیت کا اندازہ
320	آمن آہستہ کہنے کا ثبوت	309	قصیدہ فارسی امام اعظم <small>رحمہ اللہ</small> کی شان میں
320	ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ثبوت	310	نماز حنفی مدلل کے اگلے حصوں کے دلائل
321	قعدہ اخیر میں قعدہ اولیٰ کی طرح بیٹھنے کا ثبوت	310	فقہ حنفی کے مسائل کا حدیث کے مطابق ہونا
323	پہلی تیسری رکعت میں اٹھنے وقت نہ بیٹھنے کا ثبوت	311	نماز حنفی مدلل کے حصوں کی خوبی
323	قضائے سنت فجر کو طلوع آفتاب	312	ایک مثل کا بعد ظہر کے وقت کا باقی رہنے کا ثبوت
324	وتر کی تین رکعت اور قنوت	312	امام نہانی کو ہاتھ لگانے سے وضو نہ ٹوٹنے کا ثبوت
324	قبل الکرکوع پڑھنے کا ثبوت	313	عورت کو چھونے سے وضو کے نہ ٹوٹنے کا ثبوت
325	نماز فجر میں دعائے قنوت نہ پڑھنے کا ثبوت	314	چوتھائی سر کے مسح کرنے کا ثبوت



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## تعارف مصنف

صلاح الدین سعیدی ڈائریکٹر تاریخ اسلام فائونڈیشن لاہور

اقبال اور فیض کی سرزمین سیالکوٹ نے جہاں زندگی کے دیگر مختلف شعبوں کے نامور سپوت پیدا کئے وہیں اسلام کے گلشن کو آبیاری کرنے والی عظیم شخصیات کو بھی جنم دیا۔

حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی کو ”مجدد الف ثانی“ کا لقب دینے والے حضرت ملا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ سے امیر ملت پیرسید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تک، شاہ لاٹانی رحمۃ اللہ علیہ سے قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ تک اور مولانا ابوالنور محمد بشیر رحمۃ اللہ علیہ سے پاسبان مسلک رضا مولانا ابوداؤد محمد صادق تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزاروں غلام اس مردم خیز خطہ سے ابھرے اور چارواگ عالم میں عظمت اسلام کے پھریرے لہراتے چلے گئے۔

اسی ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میتراں والی میں حضرت مولانا مست علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں انیسویں صدی کی چھٹی دہائی میں محمد صالح نامی ایک ”اسم باسمی“ بچے نے آنکھ کھولی۔ آپ ابھی صرف تین برس کے تھے کہ اکثر بڑے لوگوں کی طرح یتیم ہو گئے۔ آپ کے تایا جان نے آپ کو ناظرہ قرآن پڑھایا اور آپ کی نیک سرشت ماں نے دینی اور روحانی خطوط پر ایسی شاندار تربیت فرمائی جس کے اثرات آپ کی پوری زندگی پر محیط ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آپ لڑکپن ہی میں گجرات کے قریب واقع ایک نقشبندی خانقاہ سے وابستہ ہوئے اور نوجوانی ہی میں شیخ طریقت حضرت غلام محی الدین نقشبندی مجددی ”باولی شریف“ سے سلسلہ میں خرقہ خلافت بھی حاصل کیا جو آپ کے صفائے باطن کی دلیل ہے۔

1896ء میں آپ تلاش معاش میں لاہور چلے آئے اور محکمہ ریلوے میں ملازمت اختیار کر لی اور ساتھ ساتھ لاہور کے مختلف مدارس میں جزوقتی تعلیم حاصل کرتے رہے تصنیف و تالیف کا اعلیٰ ذوق آپ کو وہی طور پر ودیعت ہوا تھا اور اشاعتی کام کی اہمیت کا پورا پورا ادراک رکھتے تھے جس کا اظہار آپ نے اپنی کتاب ”تحفۃ الاحباب فی مسئلۃ ایصال ثواب“ کے چھٹے صفحے پر بڑے خوبصورت پیرائے میں کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

”برادران احناف آپ زمانہ کی رفتار اور دیگر مذاہب کی اشاعت کی طرف توجہ کریں کہ وہ کیسی سرگرمی اور جانکاہ کوششوں سے اپنے عقائد باطلہ کی اشاعت کر رہے ہیں کہ آئے دن ہم میں سے کتنے ہی اشخاص نکل کر ان کے ہم خیال ہو رہے ہیں۔“

آپ کے اسی ”اشاعتی شعور“ کا مظہر ”کتب خانہ حنفیہ“ تھا جو آپ نے لاہور میں قائم فرمایا اور اس کتب خانے کے ذریعے اسلام و سنیت کی خوب خوب اشاعت فرمائی۔ کتب خانہ حنفیہ ایک تجارتی ادارہ تھا لیکن اس کی پالیسی خدمت و اشاعت اسلام تھی۔ جس کا اظہار اس خط سے ہوتا ہے جو مولانا موصوف نے ۱۹۰۶ء میں ایک عالم دین کے نام لکھا تھا۔ ذیل میں اس خط کا ایک اقتباس پڑھیے۔

”نیز اگر کوئی دینی کتب عربی فارسی اردو وغیرہ مطلوب ہوا کرے تو ہمارے کتب خانہ سے طلب فرمایا کریں انشاء اللہ دیگر کتب فروشوں سے بارعایت مال

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



بھیجا جائے گا۔

حضرت مولانا مرحوم کا اصل میدان تصنیف و تالیف ہی رہا اور آپ اسی میدان کے مردِ رہے۔ قسام ازل نے آپ کے قلم کو تاثیر کی دولت بخش رکھی تھی۔ راقم نے آپ کی چند کتابیں ملاحظہ کی ہیں، الہامی طرز نگارش اور زود نویسی آپ کے قلم کے نمایاں اوصاف ہیں۔

ایک خط میں فرماتے ہیں۔

”میں نے قریباً ایک سو کتب مختلف مذہبی مضامین پر تیار کی ہیں اور حنفی مذہب اور صوفی مشرب کو مد نظر رکھا گیا ہے۔“ (مکتوب بنام مولانا غلام محی الدین دیالوی محررہ ۱۰ جون ۱۹۰۶)

سیالکوٹ کے مشہور عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں۔

”مولانا ابوالبشیر محمد صالح نقشبندی اکثر لاہور کے دہلی گیٹ کے اندر واقع مدرسہ ”حزب الاحناف“ میں آیا کرتے تھے۔ مستحق طلباء کو اپنے ساتھ لے جاتے ان کی مالی امداد فرماتے اور انہیں پر تکلف کھانا کھلایا کرتے بعض بزرگ یوں بھی روایت کرتے ہیں کہ حضرت مولانا ابوالبشیر محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ گھر سے کھانا پکوا کر اپنے خدام سے اٹھوا کر ”حزب الاحناف“ لایا کرتے تھے اور طلباء کو کھلایا کرتے تھے۔ یوں آپ نے حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی سنت مبارکہ کو زندہ کیا ہے۔“

جس عہد میں آپ لاہور میں رہے اس عہد میں لاہور میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۹۳۵ء پروفیسر حاکم علی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۹۴۴ء پیر سید ابوالفیض قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۹۵۸ء علامہ سید ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۹۶۱ء مفتی غلام جان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books

متوفی ۱۹۵۹ء کے علاوہ ”تفسیر نبوی“ کے مؤلف حضرت مولانا نبی بخش حلوانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۹۴۳ء پروفیسر نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۹۴۸ء مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۹۵۹ء اور مولانا غلام محمد ترنم رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۹۵۹ء لاہور کی علمی فضاؤں پر چھائے ہوئے تھے۔

اندازاً مولانا مرحوم نے بیسویں صدی کے چھٹے عشرے میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک آپ کے آبائی گاؤں میٹراں والی کی جامع مسجد کے صحن میں اپنے والد ماجد کے پہلو میں ہے۔

”قادری رضوی کتب خانہ“ گنج بخش روڈ لاہور نے مصنف ہذا کی کتابیں

✽ احکام پردہ

✽ ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

✽ احکام نماز

✽ آداب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حال ہی میں اعلیٰ معیار پر شائع کر کے قارئین کو دعوت مطالعہ دی ہے۔ محققین اور علم دوست حضرات سے گزارش ہے کہ مصنف موصوف کی کوئی کتاب آپ کے پاس محفوظ ہو تو قادری رضوی کتب خانہ سے رابطہ کریں تاکہ اس کو بھی اشاعت کا لباس پہنایا جاسکے۔

صلاح الدین سعیدی لاہور

یکم ربیع الاول ۱۴۲۹ھ ۱۰ مارچ ۲۰۰۸ء

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## نماز حنفی مدلل

ویباچہ

### حمد باری تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَفَعَ اَقْدَارَ الْعُلَمَاءِ بِمِقْدَارِ مَعْرِفَةِ كِتَابِهِ الْمُحْكَمِ ثُمَّ  
هَدَى الْمُحَدِّثِیْنَ بِمَصَابِیْحِ الْمِصْبَاحِ مِنْ شِبْهِ الظُّلَمِ وَجَعَلَ عِلْمَ الْكِتَابِ  
كَالْعِلْمِ لِمَنْ تَقَدَّمَ مِنْ اصْحَابِ الْأَمْرِ وَأَصْبَغَ عَلَيْهِمْ سَوَابِغَ النِّعَمِ بِعُرْفَانِهِ  
بِمَصَابِیْحِ السُّنَّةِ وَالْعُرْفَانِ الْمُقَدَّمَ وَأَعَزَّهُمْ فِي الدَّارِیْنِ وَأَكْرَمَ وَاحْتَرَمَ عَلٰی  
الْعُلَمِیْنَ فِي السَّابِقِ الْقَدَمِ بِالْقُرْآنِ الْأَحْكَمِ فَقَالَ الَّذِیْنَ یَجْتَنِبُونَ كِبَائِرَ  
الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ فَسُبْحَانَ مَنْ یَعْلَمُ الْحِكْمَ فِیْمَنْ آخَرَ وَقَدَّمَ  
أَحْمَدَهُ حَمْدًا عَاجِزًا شُكْرًا أَوْلَاهُ مِنْ عَظِیْمِ النِّعَمِ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الْأَكْرَمُ الْمُبْعُوْثُ إِلَى  
جَمِیْعِ الْأَمْرِ نَسَأَلُ اللَّهَ أَنْ یَخْتِمَ لِيْ كِتَابَ الْعَمَلِ بِهَا إِذْ نَخْتِمُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْنَ هُمْ أَوْلُو الْفَصْلِ وَالْحُكْمِ مَا عَبَدَ اللَّهُ  
حَمْدًا وَأَحْرَمَ-

جمع حمد وثناء اس یکتا و بے ہمتا و لرہائے عالم کو زیبا ہے جو ہر ذرہ میں مہر نیم  
روز کی طرح عیاں ہے مگر کچھ عجب کرشمہ و انداز ہے کہ آج تک ان آنکھوں سے  
نہاں ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آنکھیں تجھ کو ڈھونڈتی ہیں دل ترا گرویدہ ہے  
جلوہ تیرا دیدہ ہے صورت تری نادیدہ ہے  
بے حجابی یہ کہ ہر ذرہ میں ہے تو آشکار  
اور گھونگھٹ یہ کہ صورت آج تک نادیدہ ہے  
یا یوں سمجھئے جیسا کہ ایک عاشق صادق نے کہا ہے۔

اے تیر غمت را دل عشاق نشانہ  
عالم بہ تو مشغول تو غائب ز زمانہ

انسان ضعیف البیان کی کیا طاقت ہے کہ اس بحرِ ذخار میں قدم رکھ سکے اور  
اس کی اوصاف کا ایک شمع بھی بیان کر سکے یا حیطہ تحریر میں آسکے۔ جبکہ مقربانِ بارگاہ  
عالی مَاعَبَدُكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَمَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ کے معترف ہیں۔ شیخ  
فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی اچھا فرمایا ہے۔

حم بے حد مر خدائے پاک را	آنکہ ایماں دا دشت خاک را
آنکہ در آدم دمیدا و روح را	دا واز طوقاں نجات او نوح را
آنکہ فرماں کرد قہرشن بادرا	تا سزائے کرد قوم عاد را
آنکہ لطف خویش را اظہار کرد	با خلیش نار را گلزار کرد
آں خداوندے کہ ہنگام سحر	کرد قوم لوط را زیر و زیر
سوئے او خصمے کہ تیر انداختہ	پسہ کارش کفایت ساختہ
آنکہ اعدا را بدر یا در کشید	ناقہ را از سنگ خار اور کشید
چوں عنایت قادر قیوم کرد	در کف داؤد آہن موم کرد
باسلیماں داد ملک و سروری	شد مطیع خاتمش دیو و پری
از تن صابر بکر ماں قوت داد	ہم ز یونس لقمہ باحوت داد

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



آں یکے را ازہ بر سرے کشد  
اوست سلطان ہرچہ خواہد آں کند  
ہست سلطانی مسلم مرورا  
آں یکے را گنج و نعمت سے دہد  
آں یکے را زرد و صدہمایاں دہد  
آں یکے بر تخت با صد عز و ناز  
آں یکے پوشیدہ سنجاب و سمور  
آں یکے بر بستر کخاب و نغ  
طرفة العینی جہاں بر ہم زند  
آں کہ با مرغ ہوا ماہی دہد  
بے پدر فرزند پیدا او کند  
مردہ صد سالہ راجی سے کند  
صانع کز طیں سلاطیں میکند  
از زمین خشک رویا ند گیاہ  
ہج کس در ملک او انبازنے

دیگرے را تاج بر سرے نہد  
عالے را در دے ویراں کند  
نیست کس را زہرہ چون و چرا  
دیگرے را رنج و زحمت میدہد  
دیگرے در حسرت ناں جاں دہد  
دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز  
دیگرے خفتہ برہنہ در تنور  
دیگرے بر خاک خواری بستہ نغ  
کس نے آرد کہ انجام زند  
بندگاں را دولت و شہاہی دہد  
طفل را در مہد گویا او کند  
ایں بجز حق دیگرے کے میکند  
نم را رجم شیاطیں سے کند  
آساں را بے ستوں دارونگاہ  
قول اور الحن نے آوازنے



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## نعت سید المرسلین

دروود نامعدود اس نبی آخر الزمان جمیل جہاں پر جس کے آگے حضرت یوسف  
علیہ السلام کا حسن بھی گرو ہے۔

انکوں توئی جمیل جہاں گرچہ ازیں آوازہ جمال زکناں برآمدہ  
لا تعداد ولا نخصی سلام اس آفتاب عالمتاب اور اس کی آل و اصحاب پر جس  
کے چہرہ انور کی چمک دمک سے مہتاب بھی سرنگوں ہو جاتا تھا اور جس گل رعنا کا نہ  
فقط میں بلکہ مجھ ایسے ہزاروں غزل سراہیں۔

نہ من برآں گل رعنا غزل سرایم و بس کہ عندیلب تو از ہر طرف ہزار آتد  
اللہ تعالیٰ کی بے حد رحمت اس رحمۃ للعالمین پر اور اس کے یار و انصار پر  
جس کا کاشانہ فیض و رحمت آج تک وا ہے۔ شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ ارشاد  
فرماتے ہیں۔

جد ازیں گوئم نعت مصطفیٰ آتکہ عالم یافت از نورش صفا  
سید الکنون ختم المرسلین آخر آمد بود فخر الاولین  
آتکہ آمد نہ فلک معراج او انبیاء و اولیا محتاج او  
شد و جودش رحمۃ للعالمین مسجد او شد ہمہ روئے زمیں  
صد ہزاراں رحمت جاں آفریں بروئے و بر آل پاک طاہرین  
آتکہ شد یارش ابو بکر و عمر از سر انجست او شق شد قمر  
آن کیے او را رفتی عار بود وہاں دگر لشکر کش اہمار بود

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



صاحبش بودند عثمان و علی بہر آں گشتند در عالم ولی  
آں یکے کان حیاء و حلم بود واں دگر باب مدینہ علم بود  
آں رسول حق کہ خیر الناس بود عم پاکش حمزہ و عباس بود  
ہر دم از ما صد درود و صد سلام بر رسول و آل و اصحابش تمام

## فضیلت آئمہ مجتہدین

ہزاراں ہزار رحمت ان مجتہدان دین پر جنہوں نے دین اسلام کی اشاعت  
میں سعی بلیغ کی اور تمام اہم اور مشکل مسائل کو آسان کر دیا۔

آں اما مانے کہ کردند اجتہاد رحمت حق بر روان جملہ باد  
بوحیفہ بد امام باصفا آں سراج امتان مصطفیٰ  
باد فضل حق قرین جان او شاد باد ارواح شاگردان او  
صاحبش بو یوسف قاضی شدہ وز محمد ذوالہمنن راضی شدہ  
شافعی اور لیس و مالک باز فر یافت زیباں دین احمد زیب فر  
احمد حنبلی کہ بود او مرد حق در ہمہ چیز از ہمہ برودہ سبق  
روح شاں در صدر جنت شاد باد قصر دین از علم شاں آباد باد



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## حالات مصنف

### ابتدائی حالات

فقیر پر فقیر بندہ ناچیز ابوالبشیر محمد صالح حنفی نقشبندی مجددی گدی نشین بن مظہر الطاف حقانی، مصدر معارف صمدانی، زبدۃ واصلین، عمدۃ کاطیین، ماہر علوم شرعیہ، واقف فنون اصلیہ و فرعیہ، عالم عامل، واعظ خوش تقریر، ناصح سراپا، تاثیر حضرت مولانا مولوی مست علی حنفی نقشبندی مجددی قادری چشتی مرحوم مغفور سَعَى اللّٰهُ فِرَاكًا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاكًا ساکن موضع میترانوالی ضلع سیالکوٹ حال وارد لاہور دیندار نیک شعار مسلمان بھائیوں کی خدمت بابرکات میں یوں رقمطراز ہے کہ جب یہ فقیر پر فقیر قلیل البعاعت قصیر الاستطاعت ساڑھے تین برس کا تھا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے میرے سر سے والد ماجد صاحب کا سایہ جو ایک بڑی رحمت اور نعمت عظمیٰ ہوتا ہے اٹھالیا اور میں کسمپرسی کی حالت میں پڑا رہا اور تمام عیش و آرام جو باپ کی زندگی میں موجود تھے وہ سب کالعدم ہو گئے۔

### اوصاف والد ماجد مولوی مست علی

غرض والد صاحب کے انتقال سے نہ صرف ہمارے خاندان کو ہی صدمہ پہنچا بلکہ تمام حلقہ مشائخ میں بالخصوص آپ کے خدام اور راسخ الاعتقاد و معتقدوں کے گھر بھی ماتم کدہ ہو رہے تھے اور وہ درد دل اور آہ و بکاء سے یہ مرثیہ پڑھتے تھے۔  
کون عالم میں ایسا عالم ہے کس کے ایسے بلند ہیں درجات  
کس کے دنیا میں ہیں فیوض ایسے کس کے ایسے ہیں دین میں برکات

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کس کا شہرہ ہے شرق سے تا غرب  
جس نے جو پوچھا کہہ دیا فوراً  
نظری ان کو سب بدیہی تھے  
تھے وہ حلال عقد لا نخل  
فن اگر قفل تھا تو وہ مفتاح  
کون ہے ایسی جامعیت کا  
ایسا خوش ہے کہاں قاضل  
حسن صورت میں احسن النظر  
کیا لکھیں ان کے ہم محاسن کو  
تھے وہ شیریں کلام و خندہ وہن  
ہر کسی سے بخندہ پیشانی  
کاشف معنی فروع و اصول  
تھے وہ علامہ جمع علوم  
اوج چرخ معانی و الفاظ  
نکتہ دان ضائر و اعلام  
صدر ایوان منصب تدریس  
بدر رخشان آسمان علوم  
عالم قدس کے موارد سے  
تھے کمال جال کے مصباح  
مستفیض ان سے ہوتے تھے ہر روز  
ان کے ہر وقت فیض تھے جاری

کس کی ایسی ہوئی حیات و ممات  
کیا ہی حاصل تھے ان کو معلومات  
ان کو معلوم سب تھے مجہولات  
تھے وہ کشاف سر ایماضات  
علم اگر سقف تھا تو وہ مرقات  
عالم و عامل و کریم الذات  
کس میں ہیں جمع ایسے نیک صفات  
حسن سیرت میں احسن العادات  
کیا کہیں چھوٹا منہ بڑی ہے بات  
بات تھی ان کی مثل قدونبات  
سکرا کر وہ کرتے تھے ہر بات  
واقف کلیات و جزئیات  
تھے وہ فہلہ جمع نکات  
موج بحر لغات و مصطلحات  
رحم فہم معارف و نکرات  
شاہ ذیشان ملک معقولات  
مہرتابان اوج منقولات  
ہوتے تھے وارد ان پر الہامات  
تھے جمال کمال کے مشکات  
طلبا اور مشائخ اور سادات  
گرمی ہو خواہ اجاڑا یا برسات

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کیسا حاصل تھا ان کو علم سیر  
تھا خدا داد علم و فضل ان کا  
فقہ تھی ان کی فقہ مجتہدین  
اور تفسیر ان کی تھی تفسیر  
تھے وہ نزدیک سب اوامر سے  
حق کی مرضی میں ان کی مرضی تھی  
بے تعصب تھے اور با انصاف  
نہ تھی افراط ان میں اور تفریط  
عمل ان کا تھا سب شریعت پر  
ظاہر و باطن ان کا اکساں تھا  
تھے ولایت کے ان میں سب احوال  
علماء کو جو چاہیں باتیں  
ہیں کمالات بے شمار ان کے  
رَبِّ ادْخُلْهُ جَنَّةَ الْمَأْوٰی  
مَوْتُهُ، كَانَ ثُلْمَةً فِي الدِّیْنِ

الغرض جب میں پانچ برس کا ہوا تو والد ماجد کے بڑے بھائی مولوی امیر  
علی صاحب الفیض لکھی والجبلی مرحوم مغفور سے قرآن مجید پڑھ کر مدرسہ دیہاتی کی  
پہلی جماعت میں داخل ہوا۔ جب پانچویں جماعت تک پہنچ گیا تو میرے تایا موصوف  
مجھے اور میرے بڑے بھائی مولانا مولوی محمد صادق صاحب مرحوم و مغفور کو بمقام

۱۔ راقم الحروف کے والد ماجد صاحب کے کرامات اور دیگر حالات علیحدہ اولیاء اللہ کے زمروں  
میں شائع کئے جائیں گے۔ (مصنف برہان)

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



جوڑہ ضلع گوجرانوالہ میں ہمراہ لے گئے۔ جہاں حضرت مخدوم عالم و عالمیان، مجمع بحرین علم و عرفان، محرم اسرار ایزدمنان، صاحب سجادہ حضرت غوث العالمین، وارث الانبیاء والمرسلین، جنید زماں و شبلی دوران مجدد العصر سیدنا و مولانا و مرشدنا فقیر محمد المعروف بابا جی صاحب لٹاٹوی مدظلہم العالی و دامت برکاتہم الی یوم النشور حسن اتفاق سے تشریف فرماتے۔ آپ سے بیعت کی استدعا کی گئی۔ آپ نے نہایت ہی مہربانی اور الطاف کریمانہ سے اس درخواست کو منظور کیا اور تخیلیہ میں بٹھا کر بیعت مسنونانہ سے بہرہ اندوز کیا۔

### بیعت کا ذکر

پھر آپ نے اپنی قدیمی محبت و الفت کے باعث روحانی تعلیم کے حاصل کرنے کیلئے اپنے خلیفہ اکبر اعلیٰ عمدة العلماء زبدة الفقہاء منبع فضل و احسان، مجمع علم و عرفان، مظہر اسرار ازلی، مہبط انوار لم یزی حضرت سیدنا و مولانا غلام محی الدین صاحب مرحوم و مغفور بن قطب زمان غوث دوران زبدة السالکین عمدة العالمین حضرت خان عالم المعروف بہ خلیفہ صاحب مرحوم مغفور ساکن بولی شریف ضلع گجرات طیب اللہ مرقدہما وجعل الجنة مقامہما کے سپرد کیا جو اس وقت حسن اتفاق سے موجود تھے۔ آپ وقتاً فوقتاً تشریف لا کر خاکسار کے تاریک و زنگ آلودہ دل کو اپنی باطنی توجہ سے صیقل اور منور کرتے رہے۔ گو ان دنوں میں انگریزی تعلیم کے درپے تھا۔ لیکن انگریزی تعلیم سے میرے خیالات میں کسی طرح کا تغیر و تبدل نہ ہوا اور نہ میرے پاؤں صراط مستقیم سے ڈگمگائے۔ جیسا کہ آج کل عام انگریزی خوانوں کا حال تجربہ دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ میں تو سیدھا سادہ پرانی وضع قطع کا مسلمان ہوں اور انشاء اللہ تادم واپس اسی سیدھے راستے پر قائم رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو بالعموم اور خاکسار کو بالخصوص سلف صالحین کا تتبع کرے اور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

انہیں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

### صفات مرشد

الغرض میرے خیالات میں فلسفہ اور سائنس سے تغیر نہ ہونے کا اصلی سبب محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور والد صاحب مرحوم اور بردارم مولوی محمد صادق مرحوم کی باطنی توجہ اور اس سلسلہ پاک کی برکت اور جناب زبدۃ العارفین، عمدۃ الواصلین کی روحانی امداد سے ہوا، جن کی تعریف میں بے ساختہ یہ اشعار نکل رہے ہیں۔

سرور عالم شہ دنیا و دیں	عاشق و معشوق رب العالمین
ماہی دریائے توحید خدا	مظہر حق مصدر سر خفا
واقف اسرار حق دانائے راز	بے نیاز عالم سے حق سے بانیاں
شاہ دیں سرخیل جملہ اولیاء	تاج بخش اصفیاء و اتقیاء
پیشواؤ شاہ شاہان جہاں	مقتدائے جان جانان جہاں
رہنمائے زبدۃ ارباب علم	رہبر ہر قدوۃ اصحاب علم
حامی دین متین خیرالامم	دافع بدعات و کین کفر و ظلم
اختر چراغ ہدا ماہ عطا	بحر علم معرفت نجم الہدا
قبلۂ ارباب و اصحاب یقین	کعبہ عباد زہاد اہل دیں
یعنی پیر اور مرشد اور مولا میرے	حضرت فقیر محمد نیک پے
حضرت فقیر محمد اولیاء	پیر و مرشد ہیں مرے اور رہنما
ہیں وہ بیشک مظہر انوار حق	سر سے پاء تک مصدر انوار حق
چاہیے تجھ کو اگر وصل خدا	سایہ فقیر محمد میں تو آ
عکس سے اس نور کے تارے پیر	روئے جاناں پر پڑے تیری نظر
الغرض جو راہ حق مطلوب ہے	جا قدم لے دوڑ میرے پیر کے

Click For More Books

فیض باطن ہے ولے ان کا بحال  
کیونکہ پردہ جسم کا بھی اٹھ گیا  
نور ہے سایہ سے بالکل دور ہے  
ان کے مرقد کی کرے زیارت وہ جا  
خلق میں روشن ہے چوں شمس و قمر  
پوچھ لے مجھ سے تو اب اے بے خبر  
مسکن و ماوا ہے اس جا آپ کا  
اس جگہ تو جان لے اے ہوشیار  
اس پہ سب اسرار باطن ہوں عیاں  
اس کو ہو دیدار رب العالمین  
ہوویں ظاہر اس پہ اسرار خفی  
سایہ فقیر محمد میں تو آ  
ان کے خلفاء کے تو جا دامن سے لگ  
پا سکے ہے ان کو کب تو اے سعید  
جن کی برکت ہے جہاں میں آشکار  
چشم بینا دل مصفا جس کے ہو  
ہو رہا ہے تو تو بالکل بے بھر  
سنگریزے جس سے ہوں رشک قمر  
سو برس کا بت پرست ہو لے ولی  
چھانٹا پھرتا ہے کیوں عالم میں گرد  
اپنے کوچہ کا ذرا رستہ بتا

گرچہ یہاں سے کر گئے ہیں انتقال  
بلکہ سو چند اس سے ہے نور و ضیا  
اب تو بیشک وہ سراسر نور ہے  
جب کہ ہووے شوق دیدار خدا  
مولد و مرقد شریف ان کا پسر  
گر نہ آوے تجھ کو کوری سے نظر  
گاؤں چوراہے اک جائے ہدا  
مولد پاک آپ کا ہے اور مزار  
اعتقاد دل سے جو جاوے وہاں  
دیکھتے ہی اس کے مجھ کو ہے یقین  
کرتے ہی زیارت مزار پاک کی  
کیوں پھرے ہے جا بجا سرامارنا  
جو نہ ہو قدرت تجھے اس نور تک  
ہیں بہت ان کے خلیفہ اور مرید  
ہیں مرید اور طالب ان کے بیشمار  
لیک ان کا مرتبہ دیکھے ہے وہ  
ان کا رتبہ کب تجھے آوے نظر  
ہے نگہ میں اس قدر ان کی اثر  
دیکھتے ہی ان کے دم میں اے انخی  
اس طرح کے چھوڑ کر مردان مرد  
ان کی برکت سے مجھے بھی اے خدا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



الغرض جب میں نے انگریزی تعلیم چچا صاحب ڈاکٹر صوبیدار فیض احمد خاں  
آنریری مجسٹریٹ (اللہ تعالیٰ ان کو جمیع حوادث روزگار سے محفوظ و مصون رکھے اور  
ان کے تازہ پودوں (اولاد) کو سرسبز اور شاداب کرے) کی امداد و استعانت سے  
ضرورت کے مطابق حاصل کر لی تو پھر میں ۱۸۹۶ء میں لاہور آ کر ملازم ہو گیا اور  
دوران ملازمت میں میں لاہور کے چیدہ چیدہ علماء و فضلاء سے عربی فارسی کی کتب  
متداولہ پڑھتا رہا۔ گو میں نے کئی دفتروں میں ملازمت کی لیکن اس شغل کو ہاتھ سے  
جانے نہ دیا۔ الحمد للہ کہ تھوڑے عرصے میں تمام فقہ و احادیث اور تفسیر کی کتابوں کو  
عبور کر لیا۔ پھر پنجاب و ہندوستان کے نامی گرامی علماء فضلاء کی خدمت اقدس میں  
وقتاً فوقتاً جا جا کر علمی دقیق اور بعید از فہم مسائل کی تحقیق و تدقیق کیا کرتا۔ اللہ تعالیٰ  
کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میرے تمام شبہات اور اعتراضات و اشکال رفع ہو گئے۔  
پھر بسا اوقات میرے دل میں یہ خیال موجزن ہوا کرتا تھا کہ تبلیغ احکام کرنا بھی  
ضرور چاہیے۔ چونکہ ملازمت کی پابندی سے زبانی وعظ وغیرہ تو ہو نہیں سکتا تھا اس  
لئے کئی رات دن اسی سوچ بچار میں گذر گئے آخر القائے غیبی سے تصنیف و تالیف  
کی طرف میلان طبع ہوا اور یہ کام بھی نہایت مستحسن تھا۔ چنانچہ بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم  
فرماتے ہیں کہ جنت اس شخص کیلئے ہے جو اپنے بعد میں اپنی قلمیں اور روشنائی چھوڑ  
جائے یعنی ایسی کتابیں تصنیف و تالیف کر جائے جن کے پڑھنے سے اور لوگوں کو بھی  
علم کا اشتیاق پیدا ہو اور وہ صراط مستقیم پر قائم ہو جائیں۔

لکھو اپنے قلم سے کچھ تو ایسی چیز کو لکھو

کہ گردیکھو قیامت میں تو ہووے خوش تمہارا دل

باقیات الصالحات

صحیح حدیث میں مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کی زبان سے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حق بات نکلے اور لوگ اس پر عمل کریں تو اس کا ثواب قیامت تک جاری رہے گا پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکو پورا پورا ثواب عطا فرمائے گا۔ یہی باقیات الصالحات ہیں۔ جنکی نسبت اللہ تبارک و تعالیٰ پ ۱۵ سورہ کہف رکوع ۶ آیت نمبر ۴۶ میں ارشاد فرماتا ہے۔ **الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمْلاً** یعنی مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی آرائش ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں تیرے رب کے نزدیک ثواب میں اور بہتر ہیں توقع کے اعتبار سے

مفسرین نے لکھا ہے کہ باقیات الصالحات سے مراد صدقہ جاریہ ہے کہ جس کا اثر دیر تک قائم رہے جیسے علم سکھا جانا، نیک تربیت کر کے اولاد صالح چھوڑ کرنا، مسجد سرائے باغ کھیت وغیرہ وقف کر جانا یا کوئی نیک رسم جاری کر جانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ **عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِي قَبْرِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا أَوْ أَجْرَى نَهْرًا أَوْ حَفَرَ بَيْرًا أَوْ بَنَى مَسْجِدًا أَوْ وَرَثَ مَصْحَفًا أَوْ نَزَكَ وَكَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ أَوْ غَرَسَ نَخْلًا**۔ یعنی انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزیں ایسی ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ ایک دینی تعلیم۔ دوسرے نہر جاری کرنا۔ تیسرے کنواں کھدوانا۔ چوتھے مسجد بنانا۔ پانچویں قرآن مجید چھوڑنا۔ چھٹے اولاد صالح چھوڑ جانا کہ اس کے واسطے مغفرت طلب کرے۔ ساتویں درخت وغیرہ لگانا۔

نوٹ:- اسی مفہوم کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مشکوٰۃ کتاب العلم کی تیسری فصل میں ہے اور سنن ابن ماجہ کے باب ثواب معلم الناس الخیر میں ہے۔  
الحمد لله میں نے اس مرحلہ کو بہت جلد طے کر لیا اور مفصلہ ذیل کتابیں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یکے بعد دیگرے چھپ کر شائع ہو گئیں اور علماء و فضلاء نے میری تصانیف کو بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا اور میری حوصلہ افزائی کی۔ بالفعل یہ کتابیں تیار ہو کر چھپ چکی ہیں۔

(۱) مسائل العیدین۔ جس میں دونوں عیدوں کے تمام جزئی مسئلہ ایک عجیب ترتیب سے جمع کئے گئے ہیں کہ پڑھتے ہوئے دل نہیں اکتاتا۔

(۲) التوحید۔ جس میں مسئلہ توحید کو حنفی مذہب اور صوفی مشرب کے مطابق بیان کیا گیا ہے اصل میں یہ اسمائے حسنیٰ کی تشریح ہے۔ قابل دید اور بڑی معرکہ آرا کتاب ہے۔

(۳) سوانح عمری رسول مقبول ﷺ حصہ اول جس میں نور مبارک کا مفصل بیان لکھا گیا ہے۔ فلسفہ اور سائنس سے ہر ایک مسئلہ کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ حصہ دوم چھپ رہا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کے باقی حالات مفصل اور مدلل لکھے گئے ہیں۔

(۴) سلسلہ اسلام جس کے دس حصے چھپ چکے ہیں چنانچہ پہلے حصہ میں پانی کے مسائل ہیں۔ دوسرے میں نجاستوں کا بیان ہے۔ تیسرے میں غسل کے مسائل کا ذکر ہے۔ چوتھے میں احکام وضو کی تشریح کی گئی ہے۔ پانچویں میں تیمم کے مسائل قلمبند کئے گئے ہیں۔ چھٹے حصہ میں مسجد کے احکام لکھے گئے ہیں۔ ساتویں میں اذان کے مسائل کا بیان ہے۔ آٹھویں۔ نویں اور دسویں حصہ میں نماز کے احکام مفصل طور پر مرقوم کئے گئے ہیں۔

(۵) نماز مترجم۔ جس میں علاوہ نماز کے ترجمہ کے بچوں کے واسطے نماز کے ضروری ضروری مسائل بھی لکھ دیئے ہیں تاکہ بچوں کو بآسانی ساتھ ساتھ مسائل بھی یاد ہوتے جائیں۔

Click For More Books



(۶) خطبات الحنفیہ۔ جس میں سال بھر کے ۵۲ نظم و نثر عربی خطبے مع ۵۲ مواعظ حسنہ مندرج ہیں۔ اس کتاب کے ہوتے کسی اور وعظ کی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ نہایت ہی صحیح صحیح وعظ ہیں۔

(۷) ظہور قیام امام مہدی حصہ دوم۔ جس میں نزول عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی موعود کا مدلل بیان لکھا گیا ہے۔ اور کاؤب پنجاب کی قلعی کھولی گئی ہے۔

(۸) جنگ بلقان کے چشم دید حالات جس میں جنگ بلقان کے صحیح صحیح واقعات جمع کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں کئی کتابوں کے مضمون تیار ہیں جو انشاء اللہ العزیز یکے بعد دیگرے چھپتے رہیں گے۔

غرض نقشے است کزما یادماند  
کہ ہستی را نئے بنم بقائے



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## اسلام کی نازک حالت

گل پڑمردہ کی مانند جھکائے سر ہوں  
شکل زگس کے میں حیراں اور ششدر ہوں  
آشنا کوئی نہ غمخوار ہے اس وقت مرا  
کون جز ذاتِ خدا یار ہے اس وقت مرا

مسلمانو! یہ دل کو دو ٹکڑے کر دینے والے اشعار جو اس وقت آپ کے گوش مبارک سن رہے ہیں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ کس بیکس اور مظلوم کی زبان سے ادا ہو رہے ہیں۔ آہ! یہ ایک ایسے بیکس دور از وطن کی آواز ہے جس کا باپ رحمت ہو کر دنیا میں آیا تھا۔ یہ اس مظلوم یتیم کی آواز ہے جس کے باپ نے کل جہان کی دینی اور دنیاوی ترقی کیلئے ایک ناقابل ترمیم مکمل قانون خود اہل جہان پر پیش کیا تھا جس کو ہم اپنی اصطلاح میں کلامِ ربانی یا قرآن مجید کہتے ہیں اور جس پر عمل کرنے سے ہمارے اسلاف کو ہر طرح کی عظمت حاصل ہوئی تھی کہ آج صدیاں گزر جانے پر بھی قرطبہ اور گرینڈا کے کھنڈران کی شاہانہ سطوت و شوکت کا زبانِ حال سے پتہ دے رہے ہیں۔

مسلمانو! شاید بوجہ غائت بے توجہی کے آپ کا خیال نہ معلوم کر سکے کہ وہ مظلوم یتیم کون ہے۔ لہذا میں آپ کا قیمتی وقت ضائع نہ کروں گا۔ سنئے وہ بیکس دور از وطن بیچارہ اسلام ہے جس کے حقیقی باپ حضور سرور کائنات و منخر موجودات علیہ التحیات والسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آج یہ بوجہ ہماری غفلت اور اپنے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ضعف اغیار کے سخت ترین حملوں سے ہندوستان کے ہر ایک کونے میں زبان حال سے فریاد مچا رہا ہے کہ اللہ میری خبر لیجئے۔ لیکن صدائے بر نہ خاست کا مضمون ہے۔ اغیار اس بیچارے پر جان شکن حملے کر رہے ہیں اور اس کے مٹانے کا کوئی پہلو فرو گذاشت نہیں کرتے۔ اس کو کمزور اور ناتواں دیکھ کر مقابلہ کو ہندوستان کے مذہبی اکھاڑے میں دو پہلو ان اتر پڑے ہیں۔ ایک عیسائی مذہب اور دوسرے آریہ۔ ان دونوں مذہبوں کا پول اور ان کی بنیاد کا متزلزل ہونا تو ان کی خلاف فطرت تعلیم ہی سے ظاہر ہے لیکن ان کی ظاہری قوت اور ان کی ماننے والوں کی جان نثاری نے ان کو یہ رتبہ دے دیا ہے کہ ان کے مذہبی واعظ آج فرانس۔ جرمن۔ چین۔ لنڈن۔ جاپان۔ امریکہ میں اپنی مذہبی (ناقص) تعلیم کا راگ الاپ رہے ہیں۔ ان کو کسی گورنمنٹ سے کسی قسم کی مدد نہیں ملتی بلکہ قوم من حیث القوم اپنا فرض خود ہی ادا کرتی ہے۔ میں آپ سے عیسائی مذہب کے ایک فرقے کی جو انمردی اور کجگہتی کا تذکرہ کرتا ہوں کہ جس کو پروٹسٹنٹ کہتے ہیں۔ اس فرقے کے کل آدمیوں نے خواہ وہ لنڈن کے رہنے والے ہوں یا کسی دوسری ولایت کے باہم یہ اقرار کر لیا ہے کہ ہم صبح کی چاء میں شیرینی نہ ڈالیں گے بلکہ اس کا بچا ہوا پیسہ قوم کی نذر کریں گے تاکہ ہمارے مذہبی پیشواؤں کو اشاعت مذہب میں مالی مشکل کا سامنا نہ ہو۔ اس فرقے کی سالانہ آمدنی بتیس کروڑ روپیہ ہے جو اشاعت عیسائیت میں صرف ایک فرقے کی جانب سے صرف کی جاتی ہے۔ ایسے ہی نو پیدا شدہ فرقہ آریہ نے بھی ترقی کا کوئی زینہ نہیں چھوڑا بلکہ وہ روز بروز اوپر چڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لاہور، بنارس، ہردوار اور بہت سے مختلف مقامات پر انکے مذہبی مدارس جاری ہیں۔ جہاں دینی تعلیم کے علاوہ اسلام پر نکتہ چینی کرنے کا سبق بھی پڑھایا جاتا ہے۔ ان سے نکلے ہوئے طلباء کو جدید تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے روشن خیال کہلاتے ہیں لیکن

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



جب وہ اسلام کے مقابلہ میں آتے ہیں یا کسی سماج کی اسٹیج پر رونق افروز ہوتے ہیں اس وقت آپ جو گل افشانی فرماتے ہیں ان کو سن کر ایک پر جوش مسلمان کا زہرہ آب آب ہو جاتا ہے۔ ان کی ہر وقت یہی کوشش رہتی ہے کہ جا اور بے جا طریقے سے مذہب اسلام کو نیچا دکھایا جائے یا کوئی ایسی صورت ہو کہ اس کا نام صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح میٹ دیا جائے۔

مسلمانو! جب ایسے نامہذبانہ حملے پھارے اسلام پر ہوں تو بتلاؤ وہ کیونکر نہ چیخے، کیونکر نہ چلائے۔ مسلمانوں اغیار تمہیں تک اپنی سیف لسان کا وار نہیں کیا کرتے بلکہ ان کو بوسیدہ اور زمین میں گڑی ہوئی ہڈیوں کو جنہوں نے ان کو حیوان سے انسان بنایا، جنہوں نے ان کو تہذیب سکھائی تھی، جن کی وجہ سے ان جنگلیوں نے اپنی شرمگاہ کو چھپانا سیکھا، جنہوں نے اپنے زمانہ حکومت میں وزارت کے نازک عہدہ کو بھی جو پولیٹیکل حیثیت کے اعتبار سے کسی دوسری قوم کو دنیا کبھی بھی قرین مصلحت نہیں ہے ان پر بند نہیں کیا، ان کو ان احسان ناشناسوں نے اپنے سب و شتم کا تختہ مشق بنا رکھا ہے۔ چونکہ یہ باغ اسلام کے پر منفعت شجرت تھے جب ان پر اسلام ہی کے سامنے آ رہے سب و شتم چلایا جائے تو وہ کیونکر صبر کر سکتا ہے اس لئے وہ چیختا چلاتا ہے مگر ہائے افسوس وہ ہزار چیخے چلائے۔ اس دشت پر خطر میں اس کی کون سنتا ہے جہاں ہزاروں درندے اس کو اور اس کے حامیوں کو منہ پھیلانے ہوئے کھڑے ہوں۔

کون سنتا ہے فغانِ درویشِ قبرِ درویشِ بجانِ درویش  
مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نہایت عظیم تاریکی میں بھی ایک آدھ بار بجلی چمک جاتی ہے اور حقیقی راستہ کا نشان مل جاتا ہے۔ سینکڑوں ناکامیاں اٹھاتے اور صد ہا بار ٹھوکریں کھانے پر بجز اللہ مسلمان بیدار ہو گئے ہیں اور اب انہوں نے پکا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ارادہ کر لیا ہے کہ ان روباہ خصلتوں کی دھمکیوں کا جواب نہایت استقلال کے ساتھ دیا جائے اور اسلام کے چہرے پر جو ہماری غفلتوں سے غبار آ گیا ہے اس کو صاف کیا جائے۔ خدا مدد کرے۔ راقم الحروف کی جس نے ایسے نازک وقت میں اسلام جیسے قابل رحم یتیم پر ترس کھا کر اس کی حمایت کیلئے کمر چست باندھی ہے اور ارادہ کر لیا ہے کہ ایک سلسلہ ایسی کتابوں کا جاری کیا جائے جس میں اسلام کی عقلی اور نقلی خوبیاں اردو زبان میں ظاہر کی جائیں اور ان مسلمان نوجوانوں کے خیالات کی اصلاح کی جائے اور ان کے شبہات رفع کئے جائیں جو فلسفہ جدید کو پڑھ کر مذہب کو غیر ضروری اور لاشی محض خیال کرتے ہیں جن سے اغیار کی نامہذبانہ حملوں کی روک تھام ہو۔ چونکہ یہ ایک مہتمم بالشان کام ہے اس لئے بغیر کافی سامان کے اس کا چلنا غیر ممکن ہے۔ اگر قوم نے اس طرف کافی توجہ کی تو انشاء اللہ وہ دن کچھ دور نہیں ہے کہ جب ہم آفتاب اسلام کو پھر خط نصف النہار پر یا سمت الرا اس چمکتا ہوا دیکھیں۔ (دیکھو میری کتاب التوحید اور سوانح عمری رسول مقبول ﷺ)

صاحبو! اگر آپ کے خیال میں مہتمم بالشان کام کی اعانت کی ضرورت معلوم ہوتی ہو تو اپنی اپنی پاکٹوں یا جیبوں میں ہاتھ ڈالئے اور اس یتیم کی حالت پر رحم فرما کر مالی اعانت فرمائیے۔ تاکہ آپ کو فردائے قیامت میں رسول اللہ ﷺ سے شرم سار ہونا نہ پڑے اور خدا کے حبیب ﷺ کا قرب نصیب ہو۔

مومن کچھ ایسا ویسا نہ ان کو سمجھ ذرا  
یہ وہ ہیں جن کے واسطے حضرت نے ہے کہا  
امداد جو کرے گا یتیموں کی بر ملا  
اس کا بروزِ حشر بڑا ہوگا مرتبہ  
دو انگلیوں میں دیکھتے ہو جتنا فاصلہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جنت میں مجھ میں اس میں نہ ہو اتنا فاصلہ

ورنہ یاد رکھو کہ تم دنیا میں صرف چند روز کیلئے بھیجے گئے ہو جو کچھ تم نے مال و متاع حاصل کیا ہے۔ یہ اسی وقت تمہارا ہو سکتا ہے۔ جب تم اس کو اس کے مصرف میں صرف کرو۔ ورنہ زمین جائیداد اور تمہاری کل اثاثہ البیت کا مالک حقیقی تمہارا خالق ہے۔ ان میں سے تمہاری ایک چیز بھی نہیں اور یہ بھی یاد رکھو کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ آنا فنا زمانہ کا رخ ادھر سے ادھر پھر جاتا ہے۔ تمام جائیدادیں یہیں چھوڑ جاتے ہیں۔ یوم محشر میں مالک کل کو دمڑی دمڑی اور کوڑی کوڑی کا حساب دینا ہوگا۔ غرض اس روز تمہارا دامن ہوگا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ۔ تلاؤ اس وقت کیا جواب دو گے لہذا ایسے ضروری اور نہایت ضروری فرض کو ادا کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔

مسلمانو مددگاری کرو اس کی دل و جان سے  
اگر منظور ہے نزدیک ہونا راہ یزداں سے  
تر و تازہ کرو اپنی زمین اس لہ باراں سے  
کہ تا معمور ہووے وہ کثافتہ نونہالاں سے

## علماء کی منصبی فرائض سے بے توجہی

جو لوگ ہیں نیکیوں میں مشہور بہت ہوں نیکیوں پر اپنی نہ مغرور بہت  
نیکی ہے خود ایک بدی گر نہ ہو خلوص نیکی سے بدی نہیں ہے کچھ دور بہت  
جس طرح کوئی شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ آفتاب کا نکلنا دن کی  
دلیل ہے اس طرح کوئی آدمی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ ہر زمانہ کی ایک

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



جداگانہ چال ہے اور ہر زمانہ میں ایک نرالا تغیر پیدا ہوتا ہے۔ انسان ہی کو لیجئے ایک زمانہ وہ تھا کہ اس کو سوائے رونے اور چلانے یا پیشاب پاخانہ کرنے کے دوسرا کوئی کام ہی نہ تھا۔ لیکن جوں جوں زمانہ اس پر گذرتا گیا اس کے ضعیف اعضاء مضبوط اس کی عقل و تمیز افزوں اس کی تہذیب جداگانہ ہوتی گئی۔

اور جب زمانہ نے اس کو اپنے مختلف اوقات کے رنگوں میں خوب رنگ لیا۔ وہ اس کے تقاضے سے ہر کام کرنے لگا۔ زمانہ نے کبھی اس کو جوان بنایا۔ کبھی بوڑھا کر دیا اور کبھی اس کو اس قدر کمزور کیا کہ آخر کار وہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ گیا اور یہ سب کچھ انسان نے اس وجہ سے بخوبی مان لیا کہ اس کو خوب معلوم تھا کہ میں زمانہ کی مخالفت کر کے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور میں اس کا بنایا ہوا قانون نہیں توڑ سکتا۔ وہ جس طرف چلائے چلو اسکی جو کچھ خوشی اور منشاء ہو کر وہ اس میں بہتری اور بہبودی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جو قوم ترقی کرنا چاہے جو قوم عزت اور آبرو کے ساتھ دنیا میں رہنا پسند کرے جس قوم کو ذلت اور ندامت سے بچنا منظور ہو وہ ضرور زمانہ کا ساتھ دے اور یہی وہ گروہ ہے جس پر عمل کرنے سے ہر زمانہ میں کوئی خاص قوم ممتاز رہی ہے اور یہی وہ گروہ ہے کہ آئندہ جو قوم ترقی کرنا چاہے گی اسی پر کار بند ہوگی اور دین و دنیا کے اعلیٰ مدارج طے کریگی۔ برخلاف اس کے ہمارے علماء جن کے ہاتھوں میں ہماری موت اور زندگی کی باگ ہے اور جن کے ہاتھوں میں ہماری قسمتوں کا فیصلہ ہے اس اصول کے مخالف ہیں۔

علماء ہمارے جہاز کے ناخدا ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ ہوا کے رخ کو پہچانیں۔ ہر موج کو غور سے دیکھیں تاکہ ہمارا جہاز طوفان اور باد مخالف کے تیز جھوکوں سے محفوظ رہے۔

کیا علماء کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ اپنے فائدوں کو چھوڑ کر مخلوق خدا کی رہنمائی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کریں اور اسے سچا راستہ دکھلا دیں۔ کیا انکا یہ کام ہے کہ وہ گھروں میں تکیہ لگائے چین سے بیٹھے رہیں اور باہر ہزاروں اور لاکھوں مسلمان یتیم بچہ عیسائی اور آریہ لوگوں کے ہاتھوں میں چلے جائیں۔ کیا انکا یہ کام نہیں کہ وہ شراب خانوں میں جا کر دیکھیں کہ کتنے مسلمان ہیں جنہوں نے اپنی عمریں ساقی کی بھٹیوں پر گزار دیں۔ کیا انکا یہ کام نہ تھا کہ وہ مسٹنڈے اور ہٹے کئے مسلمان فقیروں سے بھیک جیسا شرم ناک پیشہ چھڑاتے اور ان کو قوت بازو سے پیدا کرنیکی ترغیب دلاتے۔ کیا یہ علماء کا کام نہیں تھا کہ وہ ۴۱ لاکھ ہندوستانی مسلمان بیوگاں کا نکاح کراتے۔ کیا یہ ان کا فرض نہ تھا کہ وہ باہر نکل کر دیکھتے کہ غیر اقوام ان کے برگذیدہ اور مقدس اسلام پر کیسے کیسے بیہودہ اعتراض کرتے ہیں۔

صاحبو! ان کا کام تھا کہ وہ دنیا کے نئے جزیروں میں جاتے اور وحشی اور غیر مہذب لوگوں کو مہذب بنا کر اسلام میں داخل کرتے۔ ان کا کام تھا کہ وہ سب آپس میں شکر و شکر ہو کر رہتے نہ یہ کہ اگر کسی جگہ بد قسمتی سے دو عالم جمع ہیں۔ ان کی ڈیڑھ اینٹ کی مسجدیں جدا بنتی ہیں وہ اس کو برا کہتا ہے وہ اس کو گالیاں دیتا ہے۔ غرض انکا کام تھا کہ وہ متزلزل خیالات کے لوگوں کے ساتھ بہت نرمی اور انسانیت سے پیش آتے اور ہر بات کا جواب سنجیدگی سے دیتے۔ کیا ہی اچھا کسی نے کہا ہے۔

جو دانا یا ان یورپ ہیں وہ اس دیں کے ثنا خواں ہیں  
سمجھتے ہیں کہ اس میں منفعت اور خیر و برکت ہے  
سبق لیتے ہیں اس دین سے وہ اپنی حکمرانی میں  
نظام سلطنت میں مشورہ کی ان کو عادت ہے

۱۔ راقم الحروف نے اپنی تمام تصنیفات میں اپنے تمام مخالف فرقوں کو بالعموم اور اسلامی فرقوں کو بالخصوص بڑی مسانت اور سنجیدگی سے جواب دہنے کا التزام رکھا ہے۔ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رفاہ قوم اور نفع رعایا ان کا ہے مقصد  
تن آسانی و خود غرضی سے ان کو سخت نفرت ہے  
اسی باعث سے ان کو کامیابی ہے مقاصد میں  
ترقی پر بہت مدت سے ان کا جاہ و دولت ہے  
اٹھائیں نفع دیں سے غیر اور دیندار ہوں محروم  
دریغاً اس سے بڑھ کر کیا مصیبت اور شامت ہے  
ہمارے پیشوا احمد کی ہے میراث دین حق  
اسی کی پیروی ان کی وصیت اور نصیحت ہے  
نہیں میراث ان کی مال و دولت سیم و زر ہرگز  
کہ یہ فانی ہے اور اس میں سراسر رنج و زحمت ہے  
ہے جس کا نفع دائم وہ فقط دین محمد ہے  
نہیں ہرگز بدلتی اس کی عزت و عظمت ہے  
زمین و آسماں بدلیں نہ بدلے دین حق ہرگز  
کہ یہ نور خدائی اور مہر چرخ حکمت ہے  
مگر صد حیف چھوڑ امت احمد نے یہ ترکہ  
اسی باعث سے اس کو ضعف اور ادبار و کبت ہے  
طریقہ ہے جو احمد کا سبق اس نے نہیں لیتے  
مذاق ان کو ہے بدعت کا، نہیں سنت سے رغبت ہے  
جو ہووے مال پاس ان کے تو بیجا صرف کرتے ہیں  
سمجھتے ہیں کہ اس میں اپنی عزت اور شہرت ہے  
لٹا کر مال و دولت کو ذلیل و خوار ہوتے ہیں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



نہیں کرتے ہیں کچھ پروا کہ یہ حق کی ودیعت ہے  
خدایا رحم کر اس پر کہ ہے یہ سخت خستہ حال  
نہیں باقی کچھ اس میں عافیت اور تاب و طاقت ہے  
خزاں آئی ہے کھیتی پڑ ہوئی ہے فصل سب اتر  
تراہ کرم برسے تو ہر دم خیر و راحت ہے

## لائق علماء کی کمی

آپ نے ہندو پنجاب کے کئی قومی جلسوں میں دیکھا ہوگا کہ ہمارے واجب  
الاحترام مولانا اکرام الدین بخاری اور قاری شاہ سلیمان اور مولوی عبدالرسول  
وغیرہ وغیرہ اہل مجلس کو بے خود کر دیتے اور لوگوں کے دلوں میں گھر کر کے اپنی  
مقتناطسی طاقت سے کھینچ لیتے ہیں۔ جانتے ہو کہ اس کا باعث کیا ہے۔ اس کا باعث  
یہ ہے کہ ان کو خداداد خصوصیتوں کے ساتھ اس فن کی مناسب تربیت حاصل ہوئی  
ہے اور اس پر ایک پر جوش دل جو محبت اسلام اور شوق محمدی سے سرشار ہے اضافہ  
ہے مگر آپ نے دیکھا ہوگا کہ ان کو ایک ہی جلسے میں کتنی دفعہ آپ کے روبرو کچھ  
کہنا پڑا ہے۔ یہی ایک بڑا ثبوت اس بات کا ہے کہ ہمارے پاس بہت سے ایسے  
بزرگ نہیں ہیں ورنہ ان کو اتنی مرتبہ تکلیف نہ دینی پڑتی۔ آپ ہی غور فرمائیے کہ  
چار پانچ اچھے واعظوں سے ہندوستان جیسے بڑے ملک میں جس میں نو کروڑ سے  
اور بھی لائق فائق حنفی عالم ہندوستان میں کہیں کہیں پائے جاتے ہیں لیکن بہت کم۔ راقم الحروف  
نے ان تین شخصوں کو اکثر اسلامی مجلسوں میں وعظ کرتے ہوئے دیکھا ہے اس واسطے صرف

ان کا نام ہی لکھا۔ ۱۲

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

زیادہ مسلمان آباد ہیں، کیا ہو سکتا ہے۔

## انگریزی داں مولویوں کی ضرورت

کئی انجمنوں نے مشتہر کیا کہ ہمیں زمانہ کے مذاق کے چند واعظوں کی ضرورت ہے مگر ہندوستان بدیں وسعت مطلوبہ ڈھنگ کے آدمیوں کے مہیا کرنے سے قاصر رہا۔

کچھ عرصہ ہوا کہ ٹرانسوال سے ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف درخواست آئی کہ چند ایسے اصحاب کا ایک وفد جنوبی افریقہ میں جہاں بہت سے خوشحال مسلمان تاجر ہیں آئے جو انگریزی میں مذہب اسلام پر وعظ کر سکتے ہوں لیکن اسکا جواب نفی میں دیا گیا۔

ایک دفعہ جنوبی امریکہ سے ایک مسلمان سوداگر نے مشتہر کیا تھا کہ ہمیں ایک انگریزی داں عالم درکار ہے کیونکہ یہاں مسلمانوں کی بہت سی آبادی ہو گئی ہے جو مختلف ممالک کے رہنے والے ہیں اور جن میں مشترک زبان انگریزی ہے مگر اس کا جواب بھی نفی دیا گیا۔ اسی طرح جاپان میں ایک خاص شوق تلاش مذہب کا موجود ہو گیا ہے اور وہاں کے لوگ اب حیات مذہب حق کی تشنگی میں العطش العطش پکار رہے ہیں مگر کوئی ایسا نہیں جو اسلام کے سرچشمہ رحمت سے پیاسے ہونٹوں تک چند قطرہ آب پہنچائے۔

یہ اور ایسی بہت سی ملکی اور غیر ملکی ضروریات ہیں جو چاہتی ہیں کہ ذی علم اور بااثر واعظوں کی جماعت بڑھائی جائے جو موجودہ خاموشی کے سناٹے کو مبدل بفرغان

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کردے اور مذہبِ حق کا وہ غلغلہ بلند ہو جسکی تاثیر سے پھر ایک دفعہ دنیا میں اسلام کی کوہاک بندھ جائے۔

غرض علماء و فضلاء کو فارغ التحصیل ہونے کے بعد انگریزی وغیرہ رائج الوقت زبان کو بھی ضرور سیکھنا چاہیے کیونکہ یورپ جیسے ملک میں ان کے حصول کے سوا اشاعت اسلام نہیں ہو سکتی آخر جب وہ ہماری نہ سمجھیں اور نہ ہم ان کی سمجھیں تو افادہ اور استفادہ کیسے ہوگا۔

پیشوایانِ دین نے جو اسلامی دنیا کے باہر اسلام پھیلا یا ہے۔ وہ کس طرح پھیلا یا بعض خواہان اسلام نے اسلامی زبان سیکھنے کے بعد داعیان اسلام کو لبیک کہہ کر اسلام قبول کیا۔ بعض داعیان اسلام نے ان لوگوں کی زبان حاصل کر کے ان کو اپنے وعظ و نصائح اور تحریر پر تاثیر سے متاثر فرمایا۔

تاریخ دانوں کو بخوبی معلوم ہے کہ فارسیوں و ترکیوں اور چینیوں وغیرہ کی زبانیں دراصل اسلامی بولیاں نہیں اور جب سابق طریقے سے ان میں اسلام داخل ہوا تو پھر انہیں زبانوں میں اسلامی علوم خود انہوں نے اور دوسرے مسلمانوں نے شائع فرمائے۔ دور کیوں جائیں یونانی فلسفے کی نظیر کو ہی مد نظر رکھیں۔ علمائے اسلام نے جو اس علم کو اپنی زبان میں مدون فرمایا۔ وہ کس طرح فرمایا۔ صورت تو یہ ہے کہ انہوں نے اول اس زبان و علم کو حاصل کیا پھر اس کا ترجمہ عربی زبان میں کر دیا۔ نظر بریں حالات علوم انگریزیہ کی تحصیل کو اگر ضروری قرار دیا جائے تو مضائقہ کیا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علوم انگریزیہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے یہ خیال بالکل غلط ہے۔ ہاں بے دین انگریزی خوانوں کی ہر وقت صحبت سے ضرور گمراہی ہو جاتی ہے ورنہ دینداروں کی صحبت میں بیٹھ کر کوئی زبان سیکھ لی جائے تو

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ چنانچہ فلسفہ یونانی میں جس حالت میں عقول اور ہیولہ اور طبیعت کو ازلی و ابدی اور افلاک کو ناقابل خرق و القیام قرار دیا گیا ہے جو بالکل خلاف اسلام ہے۔ جب اس کے پڑھنے سے علمائے اسلام گمراہ نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے اس کی تردید کی اور اس کے مقابلے پر علم کلام کو کھڑا کر دیا ہے تو مسلمان باوجود اہل ہونے کے دنیوی اور انگریزی علوم کو پڑھ کر کیا اس کے معقولات باطلہ کی تردید نہیں کر سکتے۔ لہذا انگریزی علوم کا جو ترقی دنیا اور اشاعت اسلام کیلئے فی زمانہ سبب بن سکتے ہیں پڑھنا لازمی ٹھہرا۔ مگر ہاں پہلے دینی تعلیم کافی ہونی چاہیے۔ پھر انگریزی وغیرہ تعلیم کے حاصل کرنے کا کچھ خطرہ نہیں ہے۔ اگر دین کو بالائے طاق رکھ کر جیسا کہ آج کل عوام الناس کا دستور ہو گیا ہے انگریزی تعلیم کو حاصل کیا جائے تو پھر اس میں کچھ بھی شبہ نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کے خیالات حقیقی اسلام سے کوسوں دور بلکہ ان میں دہریت کی بو پائی جاتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ ہم کو دینی و دنیوی دونوں قسم کے علوم میں کمالیت پیدا کرنی چاہیے کو دونوں میں حقیقی کمال پیدا کرے۔ لیکن کم از کم اتنی تو کوشش ہونی چاہیے۔ گو علوم اسلامیہ میں مروجہ کمال کے ساتھ علوم انگریزیہ میں بقدر معتد بہ مہارت ہوتا کہ اہل اسلام تجارت و حرفت میں ترقی کریں اور اسلام کی اشاعت کر سکیں مگر کس اسلام کی؟ نہ اس اسلام کی جو آج کل خود تیار کیا جاتا ہے۔ نہ وہ اسلام جو حضرت جبریل علیہ السلام کو قوت قدسیہ کہتا ہے۔ نہ وہ اسلام جو بہشت کو صرف راحت سے نامزد کرتا ہے اور نعمائے بہشت کو تسخر میں اڑاتا ہے۔ نہ وہ اسلام جو معجزات و خوارق صلیحا کو قوت دماغیہ مقناطیسیہ کا نتیجہ بتاتا ہے۔ نہیں وہ اسلام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے مسلم چلا آیا ہے جسے صرف چند اسلامی مدارس نے

۱۔ جیسا کہ فرقہ قادیانی اور فرقہ چکڑالوی وغیرہ۔ ۲۔ جیسا کہ فرقہ نیچری وغیرہ۔ ۳۔ لاہور میں انجمن نعمانیہ۔ اور دہلی۔ کراچی۔ بمبئی۔ کانپور۔ لکھنؤ۔ کلکتہ وغیرہ وغیرہ میں بھی کئی حنفی انجمنیں ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس قدیم اسلام کی خدمت کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں تاقیامت صفحہ ہستی پر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

## اولڈ فیشن اور نیو فیشن سے خطاب

اب میں دونوں گروہوں کی طرف الگ الگ خطاب کرتا ہوں۔ قدیم گروہ کا یہ خیال کہ مدارس موجودہ میں علوم قدیمہ کی تعلیم کافی طور سے ہو رہی ہے اسلئے کسی نئے طرح کے مکتب کی کیا ضرورت ہے۔ صحیح نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اسلام میں جتنے علم پیدا ہوئے سب زمانے کی خاص خاص ضرورتوں سے پیدا ہوئے۔ مثلاً علم کلام صرف اس ضرورت سے پیدا ہوا تھا کہ فلسفہ یونان کی تعلیم نے لوگوں کے مذہبی خیالات متزلزل کر دیئے تھے۔ اس بناء پر آج بھی چونکہ فلسفہ جدید کی تعلیم نے ہزاروں آدمیوں کو مذہب کی طرف سے بے دل کر دیا ہے۔ اسلئے ضرور ہے کہ فلسفہ جدیدہ کے مقابلہ میں ایک نیا علم کلام ایجاد کیا جائے نہ صرف اسی قدر بلکہ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ جس طرح ہمارے قدامت نے یونان۔ مصر۔ ایران اور ہندوستان کے علوم و فنون اپنی زبان میں منتقل کئے تھے اسی طرح یورپ میں جو نئے علوم و فنون ایجاد ہوئے ہیں ہماری زبان میں منتقل کئے جائیں۔

انگریزی خوانوں کا جو گروہ ملک میں موجود ہے اس سے ایک ناواقف شخص اور کیا قیاس کر سکتا ہے۔ آج ملک میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں اعلیٰ درجہ کے انگریزی تعلیم یافتہ ہیں لیکن کیا ان میں ایک بھی فلسفہ دان ہے، منطقی ہے۔ اگر نہیں ہے تو ہمارے علماء اور کیا قیاس کر سکتے تھے۔

۱۔ دیکھو میری کتاب التوحید اور سوانح عمری رسول مقبول ﷺ۔ (مصنف بریلو)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بہت بڑی چیز جو علم کا معیار ہے وہ علمی ذوق ہے۔ ہمارے علماء علانیہ دیکھ رہے ہیں کہ انگریزی خواں جماعت میں علمی ذوق بالکل مفقود ہے یعنی ایک شخص بھی علم کو علم کی غرض سے نہیں پڑھتا۔ یہاں تک کہ اگر گورنمنٹ کی طرف سے نوکریوں کیلئے انگریزی دانی کی قید اٹھالی جائے تو اس سرے سے اس سرے تک تمام اسکول اور کالج دفعتاً خالی ہو جائیں گے۔ پس اس سے ایک ناواقف شخص خواہ مخواہ یہ قیاس کرے گا کہ انگریزی میں دقیق، لطیف، نازک اور دلچسپ مسائل علمی نہیں ہیں، ورنہ یہ کیونکر ممکن تھا کہ ایک مدت تک مشغول رہنے کے بعد ایک شخص کو بھی علمی ذوق نہ پیدا ہوتا۔

اس بناء پر ہمارے علماء کو انگریزی تعلیم کی طرف متوجہ کرنے کا صرف یہ طریقہ ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ اس زبان میں بھی علوم و فنون لطیفہ موجود ہیں۔ پس جب ہمارے علماء پر یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ یورپین زبانوں میں ہر قسم کے علوم و فنون موجود ہیں اور خود ہمارے اسلامی علوم کے متعلق یورپ نے نہایت بیش بہا تحقیقات کی ہیں تو یقیناً ہمارے علماء یورپ کے علوم و فنون کو بھی اسی ذوق اور سرگرمی سے حاصل کریں گے جس طرح انہوں نے یونانی علوم و فنون کو حاصل کیا تھا۔

جدید گروہ نے یہ خیال کیا ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو پھر قدیم تعلیم کے گڑھے میں دھکیلنا چاہتا ہے۔ میرا اصلی مقصد یہ ہے کہ مشرقی اور مغربی تعلیم کی ڈانڈے ملا دیئے جائیں۔ یہ قطعی ہے کہ جدید تعلیم اسلامی علوم اور اسلامی اثر سے بالکل خالی ہے اس لئے اگر محض جدید تعلیم پر قناعت کی جائے تو مسلمانوں میں قومیت اور مذہب کی روح قائم نہیں رہ سکتی۔

نہ صرف اسی قدر بلکہ جدید تعلیم بجائے خود بھی نوکری اور غلامی کے سوا اور

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کسی کام کی نہیں۔ انگریز حاکموں نے سینکڑوں بار علی رؤس الاشہاد کہا کہ علم کو علم کیلئے سیکھو لیکن اس ہدایت اور نصیحت کا کیا اثر ہوا۔ کیا ہندوستان میں اس سرے سے اس سرے تک ایک شخص نے بھی علم کو علم کی غرض سے کبھی پڑھایا اب پڑھ رہا ہے۔ جدید تعلیم کا جو اسلوب ہے وہ ثابت کر رہا ہے کہ یہ حالت ماضی اور حال پر محدود نہیں بلکہ آئندہ بھی اس فرقے سے کبھی یہ امید نہیں کی جاسکتی کہ وہ علم کو علم کی غرض سے پڑھیں گے۔

اے حضرات! یہ خدمت اور یہ فرض جسکی ہدایت بڑے بڑے انگریز حکمرانوں نے کی ہے اس کو وہی غریب اور مسکین گروہ ادا کرے گا جس کو آپ پرانی اور دقیانوسی تعلیم والا کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ اسی غریب گروہ نے ہمیشہ علم کو علم کی غرض سے پڑھا ہے اور یہی لب بھی اس خدمت کو انجام دے گا۔ ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے کہ عربی علوم و فنون آج کل محض بیکار ہیں اور ان سے دنیاوی معاش کی ضرورت میں کچھ مدد نہیں۔ تاہم آج بھی سینکڑوں ہزاروں طلباء انہیں علوم کی تحصیل میں مصروف ہیں۔ کیوں۔ صرف اس لئے کہ وہ علم کو علم کی غرض سے سیکھتے ہیں نہ زر و مال اور جاہ و جلال کیلئے۔

شاید کسی کو خیال ہو کہ یہ مذہبی جوش کا اثر ہے اور صرف مذہبی خیال سے یہ علوم حاصل کئے جاتے ہیں لیکن ان لوگوں کی نسبت کیا کہے گا جو منطق، فلسفہ، ریاضی اور ادب کی تحصیل میں نہایت سرگرمی سے مشغول ہیں اور جنہوں نے صرف انہیں علوم میں اپنی عمریں صرف کر دی ہیں۔ ان علوم میں کون سا علم مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ گروہ کوئی علمی گروہ نہیں بلکہ ایک کاروباری گروہ ہے۔ اسی وجہ سے وہ علم کو صرف اس غرض سے پڑھتا ہے کہ کاروبار میں کام

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آئے، اسلئے ان کو علم کی تحصیل سے اصل میں کچھ غرض نہیں۔ علمی گروہ وہی غریب علماء ہیں جو فاقے کر کے علوم کی تحصیل کرتے ہیں۔ صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ اس فرقے کو علوم جدیدہ کی ضرورت ذہن نشین کرادی جائے تو پھر یہی گروہ ان علوم جدیدہ کو بھی اسی ذوق شوق اور سرگرمی سے سیکھے گا جس طرح وہ آج علوم قدیمہ کو حیرت انگیز کوششوں سے حاصل کر رہا ہے۔

عام خیال ہے کہ ہمارے علماء انگریزی تعلیم تعصب کی وجہ سے نہ خود حاصل کرتے ہیں نہ دوسروں کو اجازت دیتے ہیں؟ ہاں اس میں کچھ شک نہیں کہ علماء انگریزی تعلیم سے بالکل الگ ہیں لیکن اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا عام خیال کے مطابق اس کی وجہ تعصب ہے؟ اگر تعصب ہی ہے تو ہمارے علماء جن علوم و فنون کی تعلیم میں رات دن مشغول ہیں اور جس کو وہ اپنا مایہ ناز سمجھتے ہیں۔ کیا وہ اسلامی علوم ہیں مثلاً منطق، فلسفہ، ریاضی، ہیئت، یہ وہ علوم ہیں جن کے پڑھنے پڑھانے میں ہمارے علماء کی تمام عمر صرف ہوتی ہے اور علماء ان علوم کو اسی شوق اور محنت اور سرگرمی سے سیکھتے ہیں جس طرح خالص مذہبی علوم مثلاً تفسیر اور فقہ اور حدیث کو۔ پس جبکہ ہمارے علماء نے تمام غیر قوموں کے علوم و فنون کے حاصل کرنے میں اس قدر بے تعصبی اور فیاض دلی ثابت کی ہے تو کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ انگریزی علوم و فنون کے سیکھنے سے ان کو تعصب نے باز رکھا ہے بلکہ یہ بات ہے کہ ان کو پورے طور پر معلوم نہیں ہے کہ انگریزی میں بھی ایسے ایسے نادر علم موجود ہیں جن کا ترجمہ عربی، فارسی میں آج تک نہیں ہوا۔ ہاں جب ان کو کسی انگریزی دان مسلمان سے واسطہ پڑا ہے تو وہ اس کو بے دین دیکھ کر متنفر ہو گئے۔ اور معاً یہ خیال پیدا ہوا کہ انگریزی تعلیم کا ہی ایسا برا اثر ہے کہ آدمی بے دین اور گمراہ ہو جاتا ہے۔ حقیقت میں یہ بات نہیں ہے بلکہ جن مسلمانوں نے اپنی مذہبی تعلیم پورے طور پر حاصل کی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے ان کے خیالات بالکل متزلزل نہیں ہوئے بلکہ اور بھی مضبوط اور مستحکم ہو گئے۔  
ہاں اسلام میں بعض کاذب اور گمراہ فرقے پیدا ہو گئے ہیں جن کو ایسی حالت میں  
گمراہ کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر قائم  
رکھے اور ان گمراہ فرقوں سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

ہے دعا یا رب یہ باعجز اتم سنت نبوی پہ ہوں ثابت قدم  
امت احمد میں ہو میرا شمار اور تیرے بندوں میں اے پروردگار  
بندگان خاص میں کر لے پسند مہربان ہو میں بہت ہوں درد مند  
شرک و بدعت سے خدایا پاک کر نارِ دوزخ سے مجھے بپاک کر  
حب میں محبوب کی اپنی سدا جامِ دل لبریز کر کے رکھ سدا  
سنت نبوی پہ یوں محکم چلوں جانِ دوں پر آن ہاتھوں سے نہ دوں  
آبروئے عزت و دنیا و دیں پاس ننگ و عار خویش و ہمقریں  
کچھ رہے باقی نہ سنت کے سوا تو کفایت ہووے اور خیرالوری  
عشق میں دونوں کے پس میں چور ہوں اس نشہ میں رات دن سرور ہوں  
یاد میں تیری میرا دم ہو ختم نزع کے مٹ جائیں سب درد و الم

## حنفی مذہب اور دیگر نو ایجاد مذہب

حضرات! آج کل چاروں طرف مذہبی دنیا میں آگ کے شعلے بھڑک رہے  
ہیں اور ہر ایک فرقہ خوابِ غفلت سے بیدار اور ہوشیار معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ غیر  
اقوام کو چھوڑ کر مسلمانوں کے ہی بعض کاذب اور گمراہ فرقوں کی طرف ذرا نظر اٹھا کر

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



دیکھو کہ انہوں نے کس طرح دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک دھوم مچا رکھی ہے اور اپنے اوہامِ باطلہ کے اظہار کے کیسے کیسے بہتر ذرائع اور عمدہ وسائل بہم پہنچائے ہوئے ہیں اور کن کن طریقوں سے سادہ لوحوں کو اپنے دامِ تزویر میں پھنسانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کے جس قدر مختلف فرقے ہندوستان میں پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں ان پر ایک وقت ایسا گذر چکا ہے کہ وہ سب کے سب امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے جھنڈے تلے نشوونما پاتے تھے لیکن اب ہمارے علماء کی بے توجہی اور خود غرضی سے بعض ہوا پرستوں نے اپنی نفسانی خواہشوں اور ترلقوں کیلئے سچے اسلام سے منہ موڑ لیا ہے اور دیدہ و دانستہ اس دھکتی آگ کا ایندھن ہو گئے ہیں۔ جس کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ

حضرات! چونکہ آج کل ہر ایک فرقہ اس کوشش میں سرگرداں ہے کہ ہمارا ہی مذہب عالمگیر مذہب ہو یا ہمارے ہی عقیدے کی تمام دنیا ہو جائے اور ہمارے ہی خیالات والے لوگ بکثرت ہو جائیں لیکن ہمارے حنفی بھائی خواب غفلت میں پڑے ہوئے خراٹے لے رہے ہیں انہیں اتنا بھی پتہ نہیں ہے کہ آج کل مذہبی دنیا میں کیا کچھ انقلاب ہو رہا ہے اور ہم کس قدر کمزور ہوتے جاتے ہیں لیکن ہم بالکل خاموش اور ست بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہماری اس سستی اور بے توجہی کا یہ نتیجہ پیدا ہو گیا کہ ہم اپنے سچے اسلام یعنی حنفی مذہب سے بالکل بے خبر ہو گئے اور نہایت ہی سخت کمزوریاں ہم میں پیدا ہو گئیں۔ یہاں تک کہ دوسروں کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ

۱۔ اسکا ترجمہ یہ ہے۔ ڈرو آگ سے جس کا ایندھن آدمی (کافر) اور پتھر (بت) ہیں تیار ہے

کافروں کیلئے۔ ۱۲

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بھائی حنفی تو وہ ہوتے ہیں جو نہ کبھی نماز پڑھیں، نہ روزہ رکھیں، نہ حج کریں، نہ زکوٰۃ دیں بلکہ شرک و بدعات میں مبتلا رہیں۔ علاوہ ازیں پھر یہ کہتے ہیں کہ جیل خانوں میں جا کر دیکھو تو کثرت سے حنفی مسلمان ہی نظر آتے ہیں۔ قمار بازوں میں جا کر دیکھو تو سب میں اول نمبر حنفی مسلمانوں کا ہے۔ چوروں اور بد معاشوں میں جا کر دیکھو تو ان میں بھی حنفی مسلمانوں کی کثرت ہے۔ رنڈیوں اور رنڈی بازوں کی پڑتال کرو تو ان میں بھی حنفی مسلمانوں کی کثرت ہوگی۔ مقدمہ بازوں میں جا کر تفتیش کرو تو ان میں بھی حنفی مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ آتشک اور سوزاک کی بیماریوں میں مبتلا دیکھو گے تو ان میں بھی حنفی مسلمان ہی نظر آئیں گے۔ غرض کہ جس قدر مذموم اور فبیح پٹھے ہیں وہ سب کے سب حنفی مسلمانوں نے ہی اختیار کر رکھے ہیں۔ یہ بات کس قدر بالکل سچ ہے۔ گو جس فرقے کی زیادتی ہوگی وہ ہر ایک نیک و بد میں اول نمبر ہوگا لیکن بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے حنفی علماء و فضلاء کی قدر و منزلت کو چھوڑ دیا اور وہ بھی ہماری طرف سے بے پروا ہو گئے۔ حتیٰ کہ انہوں نے اپنی اولاد کو بجائے دینی تعلیم کے دنیوی تعلیم دلوا کر اعلیٰ اعلیٰ عہدوں پر ممتاز کرا دیا۔ اگر کچھ عرصہ تک یہی سلسلہ قائم رہا اور قوم کی اسی طرح بے پروائی اور بے اعتنائی رہی تو یاد رکھنا کہ ایک دن ایسا آجائے گا کہ قوم کو ہند میں کوئی حنفی عالم نہیں مل سکے گا۔ گواہ بھی یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ سوائے معدودے چند حنفی علماء کے کوئی قبچقاہ اور علامہ عالم فاضل نظر نہیں آتا۔

حضرات! دشمن تو اس بات کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ حنفی مذہب کا نام و نشان ہی صفحہ ہستی سے مٹ جائے لیکن ایک ہم ہیں کہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ ہم کس کے پیرو ہیں اور وہ کس پایہ کے بزرگ تھے اور انہوں نے اس دنیا میں آکر کیا کیا کام کیا، ہم نے کیوں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو قبول کیا۔ کیا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آج کل کا فلسفہ حنفی مذہب کے مخالف ہے، کیا فقہ حنفیہ قرآن و احادیث کے مخالف ہے، کیا امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن و حدیث کے برخلاف اپنا اجتہاد کیا تھا، کیا امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید و احادیث نبویہ سے ناواقف تھے؟

مسلمانو! خوب یاد رکھو کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے ایسے ماہر اور واقف تھے کہ دیگر مذاہب کے بڑے بڑے قبحر علماء و فضلا بھی آپ کے علم و فضل کے مداح ہو گزرے ہیں اور آپ کی تعریف میں انہوں نے سینکڑوں کتابیں لکھ ڈالیں جس کا ذکر ہم آگے چل کر بڑی شرح و بسط کے ساتھ کریں گے۔

حضرات! جاگئے اور خوب غفلت سے بیدار ہو کر اپنی آنے والی نسل کا انسداد کیجئے۔ ورنہ اگر یہی صورت رہی تو یاد رکھنا کہ تمہارا ہم خیال دنیا میں کوئی نظر نہیں آئے گا۔

جانتے ہو کہ کیوں تمہارے بچے لامذہب اور بے دین ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے ہاں کوئی مجلس نہیں ہے کہ جس میں وہ حنفی مذہب کی ایسی اعلیٰ اور پاک تعلیم حاصل کر سکیں جہاں انہیں زمانہ کی رفتار سے کما حقہ واقفیت ہو جائے اور نیز مخالفوں کے اعتراضات کی بوچھاڑ کو روک سکیں اور اپنی سچائی اور صداقت سے مخالفوں کے دہان پر مہر سکوت لگا سکیں۔

مسلمانو! ابھی تک تم میں رفق جان باقی ہے۔ اب بھی سب کچھ ہو سکتا ہے، اگر تم سنبھل جاؤ۔ جس قدر موجود ہو سب مل کر کوشش کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ تم سب فرقوں پر غالب آ جاؤ گے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا غرض اپنے بچوں کو حنفی مذہب کی تعلیم دلو اور ان کے دل میں اسی مذہب حقہ کی خوبی ذہن نشین کرو اور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ان کے شکوک و اعتراضات کو رفع کرو۔ اپنے میں حنفی علماء پیدا کرو جس کی قوم کو بڑی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں یہ احتیاج اس طرح رفع ہو سکتی ہے کہ جس طرح دیگر فرقوں نے اپنی اپنی مجلسیں قائم کی ہوئی ہیں تم بھی شہر شہر قصبہ قصبہ اور گاؤں گاؤں حنفی مجالس قائم کرو تا کہ تم بھی اپنے مذہب کی کماحقہ اشاعت کر سکو۔ اے اہل دین اٹھو اب تو سوچو چکے عمر گراں بہا کا بہت حصہ کھو چکے اب کیا رہا ہے جس پہ تغافل یہاں تک بارگناہ سے کامل و جاہل تو ہو چکے اب میں ان علماء کی طرف مخاطب ہوتا ہوں جو اپنے آپ کو خواہ مخواہ حیطہ اسلام میں داخل سمجھتے ہیں حالانکہ ان کو اسلام سے کچھ بھی سروکار نہیں ہے وہ تو ابن درہم و ابن دینار ہیں۔ جہاں سے ان کو روپیہ پیسہ ملے وہی ان کا مذہب وہی ان کا طریقہ ہے۔ علاوہ ازیں بعض نے اپنے آپ کو چار دانگ عالم میں تشہیر کرنے کیلئے ایک نیا ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ وہ یہ کہ ایک نیا طریقہ بنا کر ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈال دینا۔ لہذا وہ علماء جو آئے دن نئے نئے مسائل گھڑتے اور نئے نئے مذاہب نکالتے رہتے ہیں اور عوام میں ایک قسم کا اضطراب اور بد اعتقادی پھیلاتے رہتے ہیں انہیں اللہ رحم چاہیے کہ کیا اسلام میں پہلے کچھ کم مذاہب نکلے ہوئے ہیں جو اب ان کی ضرورت ہے۔ بخدائے لایزال کہ اس تفرقہ نے مسلمانوں کو بڑا ہی سخت ضعف پہنچایا اور ان کی رہی سہی طاقت کو اس نے پائمال کر دیا ہے۔

پوچھتے کیا ہو مسلمانوں کا حال منتشر اجزا سب ان کے ہو گئے تب ہی تو اللہ تعالیٰ نے پ ۸ سورہ انعام کے آخر میں آیت نمبر ۱۵۹ ارشاد فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوا دِیْنَهُمْ وَكَانُوا شِیْعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِی شَیْءٍ لِّعِنَّا جَن لُّوْکُوْنَ نے راہیں نکال لیں اپنے دین میں اور بن گئے کئی فرقے، تجھ کو ان سے کچھ کام نہیں، کیونکہ وہ لوگ اسلامی طریق سے باہر ہیں تو جس قدر اپنوں سے نقصان پہنچا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے اس قدر غیروں سے نہیں پہنچا۔

ہر کس از دستِ غیر سے نالید سعدی از دستِ خویشتن فریاد  
خدا کیلئے ایسے مہربانوں کو لازم ہے کہ امتِ مرحومہ و خیرالامم کیلئے بھیڑیا نہ  
بنیں بلکہ چرواہا بنیں اور ان کی نگہبانی کریں۔

حضرات ہمیں نہایت افسوس اور سخت رنج ہے کہ اسلام کی وہ نورانی شعاعیں  
جو آفتابِ جہانتاب کی طرح ہر ایک قسم کی ظلمتِ کفر و شرک کو دور کرنے کیلئے ہادی  
کامل اور مرشدِ اکمل (صلی اللہ علیہ وسلم) امتِ مرحومہ میں چھوڑ گئے وہ آج گدلا اور ظلمت  
کدہ ہو رہا ہے۔ وہ لقبِ خیرالامم جو ہمیں اس لولا کی دربار سے عطا ہوا تھا وہ آج  
عصیان اور کفران سے مبدل ہوا نظر آتا ہے۔ جس اسلام نے ہمیں وحدت سکھلائی  
وہی آج تفرقہ کا بانی ہو رہا ہے۔ افسوس ہماری یہ بد بختی اور بد عملی اس مصفا اور روشن  
چشمے کو کیسا غیر قوموں کے سامنے گدلا اور سیاہ چشمہ پیش کر رہی ہے۔ جب تک  
بے دین اور گمراہ علماء اپنی شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے یا ان علماء کے خیالات  
فسادہ کی پورے طور پر تردید نہ کی جائیگی ہم اپنی آئندہ نسلوں کے مذہبی خیالات کی  
حفاظت نہیں کر سکیں گے۔

## کامل مذہب

مسلمانو! خوب یاد رکھو کہ دین اسلام بالکل کامل ہو چکا اب اس میں نئی  
ایجاد یا نئے الہام کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔  
الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ  
دِينًا (پ ۶ سورہ المائدہ آیت نمبر ۳) یعنی آج کے دن میں نے پورا کر دیا ہے

یعنی وہ الہام جو شریعت کی خلاف اور سلف صالحین کے مخالف ہو وہ دوسرے شیطانی ہے۔ ایسے  
کاموں سے بچنا چاہیے۔ (مصنف رحمہ اللہ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دین اور مذہب کو اور تم پر اپنی نعمت کو کامل کر دیا اور اسلام کے مذہب کو تمہارے لئے پسند اور گوارا کر لیا۔

پھر ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (پ ۲۲ سورۃ احزاب آیت نمبر ۴۰) یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم مردوں میں کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں کی مہر ہیں۔ بعض قراء نے خَاتَمَ کو خَاتِمَ بکسر تاء پڑھا ہے۔ پس اس تقدیر پر یہ معنی ہوئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں کے پچھلے نبی ہیں کہ آپ کے بعد اور کوئی نبی نہ ہوگا۔ پہلی تقدیر پر یہ معنی ہوئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں کی مہر ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور سلسلہ نبوت آپ پر ختم ہو چکا۔ جس طرح کسی چیز کا منہ بند کر کے اس پر مہر لگا دیتے ہیں اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ پر مہر ہیں کہ اب بعد مہر آپ کے اس سلسلہ میں کوئی داخل نہ ہوگا۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب المساجد میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَتَمَ بِي الرَّسُولُ یعنی رسالت مجھ پر تمام ہو گئی۔ صحیح ترمذی میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا بَئْسَ بَعْدِي (مشکوٰۃ کتاب الفتن دوسری فصل) یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی ترقی کے واسطے اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک حد مقرر تھی۔ جوں جوں وہ حد ترقی کے قریب ہوتی گئی تو شریعت مذہب، قانون، اخلاق بھی ترقی کرتا گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قانون، اخلاق، شریعت کامل ہو گئی۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ اب کسی اور نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہیں اور اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین<sup>۱</sup> ہیں۔

۱۔ مسئلہ ختم نبوت کو بڑی شرح و بسط کیساتھ سوانح عمری رسول مقبول میں لکھا گیا ہے۔ (مصنف)

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



غرض خدا کا دین کامل ہو چکا اس کی نعمت پوری ہو چکی اب اس میں ایک ذرا برابر کی بیشی یا تغیر و تبدل کی گنجائش نہیں۔ ذرا سمجھنے کی بات ہے کہ بادشاہ وقت کے قوانین پر رعایا کو کیا اختیار ہے کہ وہ ترمیم و تفسیح کرے اور اگر کوئی ایسا کرے تو یقیناً وہ بادشاہ کے نزدیک ایک بہت بڑے سنگین جرم کا مرتکب اور اعلیٰ درجہ کا سرکش اور باغی سمجھا جائے گا۔ اگر تغیر و تبدل کا اختیار کسی کو ہے تو وہ خود ہی بادشاہ کو ہے جس نے وہ قانون بنایا ہے کسی دوسرے کو اس میں کچھ بھی دخل نہیں۔ اسی طرح قانون الہی میں ہم تغیر و تبدل کرنے والے کون اور اس کی ترمیم و تفسیح کرنے کا ہمیں کیا اختیار ہے۔

خداوند حکیم نے اسلام کو دنیا کیلئے آخری شریعت قرار دیا ہے اور اس کی پابندی دنیا کیلئے جب تک کہ دنیا کی بقاء ہے لازم کر دی ہے پھر بھلا ایسی شریعت میں کسی قسم کی فرو گذاشت اور کوئی امر قابل ترمیم و تفسیح کیونکر ہو سکتا۔ حاشا! حاشا۔ اس امر کو کبھی وہ شخص تسلیم نہیں کر سکتا جو اسلام کو ربانی شریعت اور اس کے احکام کو الہی احکام سمجھتا ہے۔ ہاں آج کل کے گمراہ فرقے قرآن مجید کی ترمیم کر کے اپنے دعاوی کو ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ ان گمراہ فرقوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

بے دینوں سے تو ہم کو محفوظ رکھیو ہمیں روز محشر کا کھٹکا بڑا ہے تو اللہ ہے میرا میں بندہ ہوں تیرا تیرے در کا مجھ کو سہارا بڑا ہے مسلمانو! رسول اللہ ﷺ نے جس پاک شریعت کی تبلیغ فرمائی اور جس نور کو آپ نے ملک عرب میں پھیلایا اور پھر وہ نور مبارک عرب سے نکل کر تمام اقصائے عالم میں پھیلا اور سعادت مند گھروں میں اس کی روشنی پہنچی وہ پاک شریعت ایک ہی ہے اور اس نور مقدس کی روشنی ایک ہی رنگ کی ہے۔ اب جو اسلام میں متعدد

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فرقے پیدا ہو گئے ہیں اور ہر ایک فرقہ یہی کہتا ہے کہ اسلام کے حقیقی وارث ہم ہی ہیں۔ یہ بات پہلے نہ تھی اور نہ ہی یہ اختلافات تھے نہ ہی یہ فرقہ بندیاں تھیں بلکہ سب کے سب ایک ہی راہ پر تھے اور وہ راہ نہایت صاف اور سیدھی تھی اور ہر طرح کی آلائش اور مفاد فاسد سے منزہ اور پاک تھی۔

آج کل تو چالاک لوگوں نے ایجاد مذہب کی روٹی کمانے کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے اور محض ترلقموں اور چرب نوالوں کی خاطر آیات اور احادیث کا گلا گھونٹ کر سبز باغ دکھایا جاتا ہے۔ اسی واسطے آئے دن حشرات الارض اور موسیٰ بخار کی طرح نئے نئے مذہب ایجاد ہو رہے ہیں۔ عوام الناس کا لانعام ان کی چکنی چڑی باتوں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان عیاروں اور دھوکے بازوں اور منافقوں اور گمراہوں کے دام تزویر سے محفوظ و مصون رکھے۔ آمین

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست  
رسول ﷺ اپنی امت مرحومہ کو بالکل صاف اور سیدھی راہ پر چھوڑ کر دربار عام سے دربار خاص میں چلے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ اسی یک رنگی میں گذر گیا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری حج سے لوٹتے وقت خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو تم ایسے روشن راستے پر چھوڑ دیئے گئے ہو جس کی رات بھی دن ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں باہم جھگڑے مناقشے اور آخری وقت میں خونریز لڑائیاں بھی ہوئیں مگر مذہبی اختلاف کا نام تک نہ آنے پایا۔ ایک دوسرے کو مومن کامل الایمان جانتے رہے اور سب اسی ایک راستے پر چلتے رہے جس پر ان کے ہادی

---

۱۔ چالاک لوگوں کا حال میں نے قیام امام مہدی اور نزول عیسیٰ میں مفصلاً لکھ دیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

برحق ﷺ نے انہیں چھوڑا تھا۔ ہاں ان میں معمولی فروعی اختلاف ضرور تھا جس بناء پر حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی مذہب کی بنیاد پڑی۔ درحقیقت یہ چاروں فرقے ایک ہی ہیں کیونکہ اصول میں ان کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ برعکس اس کے آج کل کے نو ایجاد مذاہب کے اصولوں میں سخت اختلاف ہے جس کے باعث ان کو اہلسنت و جماعت کے گروہ سے خارج کیا گیا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہر زمانہ میں ایک بڑی جماعت اسی راہِ راست اور صراطِ مستقیم پر قائم رہی جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک عہد میں تھی۔ کبھی کسی زمانہ میں اس سوادِ اعظم سے زیادہ کیا معنی اس کی برابری بھی کوئی فرقہ اپنی تعداد کو نہیں کر سکا۔

رہی یہ بات کہ اس قدر مختلف فرقوں میں یہ تو ممکن نہیں ہے کہ اسلام کا حقیقی مصداق سب کو سمجھ لیا جائے۔ پس لامحالہ ان میں سے ایک ہی اپنے دعویٰ میں سچا اور ٹھیک ہوگا۔ لہذا سچے مذہب کی شناخت کا معیار یہ ہے کہ جس کی تصدیق قرآن مجید اور احادیث نبویہ اور اجماع امت کرنے وہ مذہب صحیح اور من جانب اللہ ہے ورنہ وہ خارج از اسلام ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

علم دین فقہ است و قرآن و حدیث ہر کہ خواند غیر زیں گرد و خبیث  
یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ اور اجماع امت سے اپنی حقیقت ثابت کرنے کا حوصلہ صرف اہلسنت و جماعت کے سوا کسی اور فرقہ میں نہیں ہے۔ اگر کسی کو اس امر کے یقین کرنے میں تامل ہو تو وہ اپنے تجربے اور اس کتاب اور میری دیگر تصانیف کے مطالعہ کرنے سے بخوبی معلوم کر لے گا کہ حقیقی اسلام اہلسنت و جماعت کے ان چار مجتہدان دین یعنی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ۔ امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے معمولی فروعی اختلاف میں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



وائر اور محدود ہے۔ جن میں سے زیادہ محتاط محقق اور مقبول فی الخلاق امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔ جن کے اقوال اکثر عقل و نقل اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہیں جس کا ثبوت اس کتاب کے مطالعہ سے ناظرین پر منکشف ہو جائے گا۔

راقم الحروف نے محض نیک نیتی اور سچی عقیدت سے حنفی مذہب کے ہر ایک مسئلہ کو احادیث نبویہ سے تطبیق دینے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ انشاء اللہ العزیز جب تک میری قلم میں تاب و طاقت ہے اس خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں کروں گا۔

اگر عمر نے وفا کی تو اس سلسلہ میں سینکڑوں کتابیں تصنیف و تالیف کر دی جائیں گی۔ گو آج کل کے اشتہاری مذہب صداقت اسلام بالخصوص حنفی مذہب کے مٹانے کے درپے ہیں لیکن جس مذہب کا خود ذات باری محافظ و نگہبان ہو اس کو کون مردود مٹا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک حنفی المذہب علماء و فضلاء کے مقابلہ میں کوئی بھی مرد میدان بن کر نہیں آسکا، اگر کہیں مقابلہ ہوا بھی تو فتح و نصرت حنیفوں ہی کو ہوئی ہے۔ کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

ناظرین خود بنفس نفیس اس کتاب کی اوراق گردانی سے مذہب حقہ کے دلائل عقلیہ و نقلیہ کو بنظر انصاف دیکھ کر اندازہ لگالیں گے کہ واقعی سب سے زیادہ محتاط اور سچا مذہب یہی حنفی مذہب ہے کیونکہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جس قدر مسائل قرآن و حدیث سے استنباط کئے ہیں وہ عین ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہیں۔ بالخصوص مسائل نماز اور ترکیب نماز میں آپ نے اس قدر تحقیق کر کے دکھلادیا کہ وہ نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں پڑھی تھی وہ بعینہ اسی نہج اور طریق پر تھی جسے آپ نے اپنی خداداد لیاقت اور روحانی تصرف اور تابعی ہونے کی وجہ سے نہایت تحقیق سے چھان بین کر کے چارواگ عالم میں مشتہر کر دیا، پھر تو آپ کے مذہب

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

میں عوام کیا خواہں جوق در جوق شامل ہونے شروع ہو گئے۔ حتیٰ کہ مشرق سے مغرب تک آپ کا مذہب ایسا مقبول عام ہوا کہ کروڑ ہا لوگ آپ کے نام لیا اور معتقد جا بجا پیدا ہو گئے۔

چمکتا ہے جہان میں آفتابِ نورِ حنفی ہر طرف  
کہ اس کے دیکھنے سے منکروں کو سخت حیرت ہے  
گروہِ دشمنان اس کی چمک سے خیرہ ہوتے ہیں  
نہیں شہر کو سورج کے مقابل تاب و طاقت ہے

اس زمانہ میں بعض لوگوں نے خلاف حق یہ طریقہ اختیار کیا کہ اپنی ہوائے نفس کے موافق جو حدیثیں دیکھ لیں اس پر عمل کرنے لگے اور عوام الناس کو جو مقلد مذہب معین کے تھے اپنی خواہش کی طرف بلانے لگے، تو رفتہ رفتہ ان کا ایک فرقہ ہی الگ بن گیا اور جو لوگ مقلد تھے ان کو ہر مسئلے کے متعلق سمجھانے لگے کہ اس مسئلہ میں تمہاری کوئی دلیل نہیں لیکن جس پر ہم عمل کرتے ہیں اسکے متعلق مشکوٰۃ، ترمذی، بخاری وغیرہ میں صریح حدیثیں موجود ہیں۔ چونکہ اس وقت کے عام علماء کو احادیث حنفیہ سے واقفیت نہ تھی اس واسطے وہ لوگ انکے پھندوں میں پھنسنے شروع ہوئے تو بعض اکابر حنفیہ نے اس گروہ کی سرزنش کیلئے توجہ کی۔ چنانچہ جا بجا بحث مباحثے ہونے لگے اور یہ لوگ گلست پر گلست کھانے لگے حتیٰ کہ یہ لوگ حنفی علماؤں کے بحث مباحثے سے کوسوں دور بھاگنے لگے اور انشاء اللہ العزیز کبھی بھی حنفیوں کے مقابلہ میں نہیں آسکیں گے۔

چونکہ اس وقت تک کوئی ایسی کتاب جامع نہ تیار ہوئی جس میں اس فرقے کیسے کافی معروض ہو اس واسطے اس عاجز مجتہد ان نے یہ ارادہ کیا کہ کوئی کتاب اس قسم کی تالیف کرے اور اسے جس میں ہر مسئلے کی دلیل قرآن شریف اور احادیث صحیحہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے مذکور ہوتا کہ ان حدیثوں کو مقلدین مذہب حنفیہ حفظ کر کے ان لوگوں کو الزام معقول دے سکیں اور ان ہوا پرستوں کے دھوکوں اور وساوس شیطانی سے بچ جائیں اور ان اشعار کے مطابق جیسا کہ میرا عقیدہ ہے اپنا عقیدہ درست کر لیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ بلا حساب بہشت میں داخل ہو جائیں گے۔

بندۂ پروردگار امّت احمد نبی دوستدار چار یارم تا باولاد علیؑ  
مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت خلیل زیر پائے غوث اعظمؑ خاکپائے ہر ولی

## سبب تصنیف و تالیف

غرض اس کتاب کی تالیف سے یہ ہے کہ مخالفین مذہب حنفیہ حضرت سیدنا الفقیہ الامام اعظم امام لائمه ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسائل اور مذہب پر طعن و تشنیع سے باز رہیں اور منہ اٹھا کر ان کو برا بھلا نہ کہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فضل و کمال اور ان کا زہد و تقویٰ ان کا علم و اجتہاد و نپائے اسلام پر روز روشن کی طرح واضح ہے ان کو بُرا کہنے والا درحقیقت اپنی فرومانگی ظاہر کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ آفتاب کو سیاہ کہنے والا سوائے لقب کو چشمی کے اور کیا حاصل کر سکتا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ محدثین کے شیخ الشیوخ اور استاذ الاساتذہ ہیں۔ ان کو برا کہنے والا اپنے شیوخ اور شیوخ کے شیوخ پر تبرا کرتا ہے اور اس کا جو وبال اسے پہنچے گا اس کی تشریح کی حاجت نہیں۔

چمکتا ہے جہاں میں آفتابِ نورِ حنفی ہر طرف  
کہ اس کے دیکھنے سے منکروں کو سخت حیرت ہے

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



گروہ دشمنان اس کی چمک سے خیرہ ہوتے ہیں  
نہیں شہر کو سورج کے مقابل تاب و طاقت ہے  
حضرات! میں نے اس کتاب کی تصنیف و تالیف کرتے وقت جس قدر  
تکالیف اور مصائب اٹھائی ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن اتنا عرض کر دینا  
مناسب اور ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس مضمون پر آج تک جس قدر کتابیں طبع  
ہو چکی ہیں خواہ وہ عربی زبان میں تھیں یا فارسی یا انگریزی یا اردو میں ان سب کا  
مطالعہ کیا ہے۔ کتب صحاح کے علاوہ دیگر کتب حدیث قرآن مجید کی اکثر تفاسیر فقہ  
اور اصول فقہ کی تمام کتابیں دیکھنے کے علاوہ بڑے بڑے تبحر اور جید حنفی علماء و فضلاء کی  
قلمی امداد اور استعانت سے ”نماز حنفی“ کو مدلل باحادیث نبویہ اور مکمل بمسائل جزئیہ کیا  
گیا ہے یعنی نماز حنفی کے ہر ایک فقہی مسئلہ کو احادیث نبویہ سے تطبیق دی گئی ہے اور  
نماز کے تمام جزئی مسائل کو ایک جا فراہم کیا گیا ہے۔ غرض اس میں کوئی ایسا چھوٹے  
سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا مسئلہ جو نماز کے متعلق ہو فرو گذاشت نہیں کیا گیا۔ گو ممکن  
ہے کہ بشری تقاضا کی وجہ سے کوئی مسئلہ میری نظر سے رہ گیا ہو اور اس کو میں نے  
درج نہ کیا ہو۔ اگر ناظرین باہمکین کوئی ایسا مسئلہ دیکھیں تو خاکسار کو براہ راست مطلع  
فرمادیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اس فرو گذاشت کو درست کر لیا جائے اور شکریہ کے  
ساتھ ان کا نام نامی بھی حاشیہ میں درج کیا جائے گا۔

غرض حنفیوں کی آسانی اور سہولت کے واسطے نماز حنفی مدلل و مکمل کو متعدد  
حصوں میں شائع کیا جاتا ہے۔

۔ گر قبول افتدز ہے عز و شرف

اس کتاب مکمل یعنی نماز حنفی مدلل میں مفصلہ ذیل عنوان ہوں گے احکام  
جمعہ و احتیاط الظہر کی مفصل مدلل و مکمل تشریح۔ مسائل الوضوء مدلل و مکمل۔ مسائل

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الاذان مدلل و مکمل۔ ضرورت نماز مدلل و مکمل۔ ترغیب جماعت مدلل و مکمل۔ وعید بے نمازاں مدلل و مکمل۔ فضائل نماز مدلل و مکمل۔ ترکیب نماز حنفی مدلل و مکمل۔ فضائل المسجد مدلل و مکمل۔ نماز حضوری اور اسرار نماز مدلل و مکمل۔ احکام نماز مدلل بفلسفہ و سائنس وغیرہ وغیرہ۔

غرض نقشے است کز ما یاد ماند کہ ہستی را نے بنم بقائے

## التماس مصنف

اہل علم و فہم سے امید و توقع ہے کہ وہ اس کتاب کے الفاظ و عبارت پر خروہ گیری نہیں کریں گے بلکہ اگر اس میں کہیں سہو و غلطی دیکھیں گے تو اسے دامن لطف و کرم سے چھپائیں گے کیونکہ سہو و نسیان لازمہ بشریت ہے۔

غلامِ ہمتِ آں ناظرین با کرم کہ یک صواب بہ بیند و صد خطا پوشد اور مقصود کو پیش نظر رکھ کر طاعات و معاصی کے ثمرات دنیا اور آخرت کو سمجھیں گے اور پچھلے گناہوں سے توبہ کر کے آئندہ کیلئے استقامت علی الطاعات اور اجتناب سینات کا عزم بالجزم دل میں جمائیں گے اور جو حضرات اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں وہ اس دور افتادہ کے حق میں سچے دل سے فلاح دارین کیلئے دعائے خیر فرما کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔ جو کوئی میرے لئے ایک دفعہ بھی دعا کرے گا میں بھی اس کے حق میں غائبانہ دعائے خیر کرتا رہوں گا۔

تحقیق من در زمانِ حیات دعا میکنم روز و شب تا وفات بدرگاہ پروردگار احد من از غائب و طاقتِ وسع خود

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پئے آنکہ روزے نماید دُعا بخیر و نکوئی در احوال ما  
بفضلِ خوشِ جملہ مقصد برآر زکارِ بدش روز و شب دُور دار  
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ  
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ خداوند اتواپنے کلام پاک کی بدولت اور اپنے محبوب سیدنا و شفیعنا  
و حبیبنا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آل و اصحاب رضوان اللہ علیہم اور اپنے ولیوں اور جانثاروں اور  
شہیدوں اور علمائے صالحین و متقین کے طفیل اس ناچیز و ناکارہ کی کتاب کو مقبول فی  
الخلائق فرما۔ جس طرح تو نے میری دیگر تصانیف کو مقبول و پسندیدہ خواص و عوام  
کیا اور اپنے فضل و احسان سے اس میں ایسی برکت و اثر عطا فرما کر جو بندہ مومن  
خلوص نیت اور حسن عقیدت کے ساتھ تیری درگاہ عالی میں رجوع ہو کر اس کتاب  
سے منتفع اور مستفید ہونا چاہیے۔ وہ کامیابی کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچ جائے اور  
صراطِ مستقیم پر قائم ہو کر بلا پس و پیش جنت الفردوس میں داخل ہو جائے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کے تصنیف و تالیف کرنے والے  
اور اس کی تحریک دینے والے اور اس میں مدد دینے والے اور چھپوانے والے اور  
چھاپنے والے اور صحیح کرنے والے اور خلوص نیت سے پڑھنے والے اور بیچنے والے  
اور لکھنے والے کو جمیع حوادث روزگار سے محفوظ و مصون رکھے۔ آمین ثم آمین

## مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

یا الہ العالمین بارگناہ آورده ام  
غیر تو بلجا و ما وانیستم درد و سرا  
دیکیرم نیست دیگر جز تو در دنیاؤ دیں  
بردرت این بار بر پشتِ دوتا آورده ام  
رحم کن یا راجما حالِ تباہ آورده ام  
باہزاراں انفعال این روسیہ آورده ام

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



گرچہ عصیاں بے عدل نظر بر رحمت است  
عجز و مسکینی و بے خویشی و دل ریشی بہم  
من نہ مے گویم کہ بودم سالہا در راہ تو  
چار چیز آوردہ ام شاہا کہ در گنج تو نیست  
چشم رحمت بر کشا موائے سفید من نگر  
بر گناہ من مہیل و بر کرمیت بہیں  
توبہ کردم توبہ کردم رحم کن رحمت نما  
آنت لاتقنطوا بر خود گواہ آوردہ ام  
ایں ہمہ در دعوائے عشقت گواہ آوردہ ام  
نیستم گمراہ کہ انکوں انکسار آوردہ ام  
بیکسی و ناکسی عجز و گناہ آوردہ ام  
گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام  
زانکہ بہر ایں مرض توبہ دوا آوردہ ام  
چوں بدرگاہ تو خود را در پناہ آوردہ ام

## کتاب ہذا کے پڑھنے کا بہتر طریق

اس کتاب کے پڑھتے وقت اس بات کا ضرور لحاظ رکھیں کہ جس جگہ پر رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک آئے تو آپ پر ضرور بالضرور صلوٰۃ و سلام بھیجیں کیونکہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ جس شخص کے پاس میرا نام ذکر کیا جائے اور وہ شخص مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ بڑا بخیل ہے۔

درحقیقت یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جو دنیا میں کسی کا دوست ہوتا ہے اس کے ذکر کے وقت اس کی مدح و ثناء میں مشغول ہوتا ہے لیکن جب محبوب خدا شافع روز جزا وغیر حق محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کا اسم مبارک سنا جائے تو پھر لوگ صلوٰۃ و سلام کے ثواب سے محروم رہیں۔ غرض حضور کے نام پڑھنے یا سننے کے وقت ضرور ﷺ کہنا چاہیے اور صحابہ کے نام کے وقت ﷺ کہنا چاہیے اور تابعین اور تابعین کے نام کے وقت ﷺ کہنا چاہیے۔

اس کتاب کے شروع کرنے سے پہلے مؤدب بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ پر تین

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بار درود بھیجیں پھر تین بار سورہٴ اخلاص اور ایک بار سورہٴ فاتحہ پڑھ کر تمام صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مجتہدین اور محدثین اور علماء و فضلاء اور تمام بزرگان دین کے ارواح مبارک کو بخشیں پھر اس کتاب کو نیک نیتی سے مطالعہ کریں۔ جب پڑھنے سے فارغ ہوں تو پھر بھی ایسا ہی کریں۔

علاوہ ازیں اس بات کو ضرور ملحوظ خاطر رکھیں کہ جس قدر علم حاصل کرتے ہیں یا لوگوں کو سکھلاتے ہیں وہ محض اللہ تعالیٰ کے واسطے اور اس کی رضا کیلئے اور اپنے عمل کرنے کے واسطے کرتے ہیں۔ تحصیل مال و متاع اور دنیاوی غرض کے واسطے کبھی بھی علم دین حاصل کرنے کی نیت نہ کریں۔

جو کوئی مذکورہ بالا ہدایات پر کار بند ہو کر خلوص نیتی سے اس کتاب کو مطالعہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے علم میں برکت دے گا اور عمل کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اور وہ دن و گنی رات چوگنی ترقی کرے گا۔ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْ لَنَا بِالْخَيْرِ وَاجْعَلْ خَوَاتِمَ اَمُوْرِنَا بِالْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْنَا مَهْمَاتِ الْعِلْمِ وَاَعْطِنَا عِلْمًا نَافِعًا وَفَهْمًا كَامِلًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَبَطْنًا مُشْبَعًا وَعَمَلًا مُقْرَبًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ

آلہی یہ عالم ہے گلزار تیرا  
جہاں لطفِ گل ہے وہیں خارِ غم ہے  
عجب رنگ بے رنگ ہر رنگ میں ہے  
خوشی غم میں رکھی ہے اور غم خوشی میں  
یہ نقشہ دو عالم کا جو جلوہ گر ہے  
یہ کوتاہی اپنی نظر کی ہے یا رب  
بہر رنگ ہر شے میں ہر جا پہ دیکھو  
نہیں وہ جگہ اور نہیں وہ مکان ہے  
تو ظاہر ہے اور لاکھ پردہ میں ہے تو  
تو اول نہیں ابتدا تیرا یا رب  
تو اول تو آخر تو ظاہر تو باطن  
عجب نقش قدرت نمودار تیرا  
ہے گل خار میں گل میں ہے خار تیرا  
یہ ہے رنگ صنعت کا اظہار تیرا  
عجب تیری قدرت عجب کار تیرا  
ہے پردہ میں روشن سب انوار تیرا  
ترے نور کو سمجھیں اغیار تیرا  
چمکتا ہے جلوہ قمر وار تیرا  
کہ جس جا نہیں ذکر اذکار تیرا  
تو باطن ہے اور سخت اظہار تیرا  
تو آخر نہیں انتہا کار تیرا  
تو ہی ہے تو ہی یا کہ آثار تیرا  
نظر کو اٹھا کر جدمر دیکھتا ہوں  
تجھے دیکھتا ہوں نہ اغیار تیرا



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## نعت سید المرسلین

زباں سے نعت لکھنے میں جو نام مصطفیٰ نکلے  
صریرِ کلک سے صلِ علی صلِ علی نکلے  
تڑپ کر اے دل بیتاب تو آگاہ کر دینا  
ادھر سے جب مدینہ جانے والا قافلہ نکلے  
وہی ہے اہل دل اور ہے وہی اللہ کا بندہ  
کہ جس کے ہر نفس میں یا محمد کی صدا نکلے  
ہوئی کافور عالم سے اسی دم کفر کی ظلمت  
حجابِ نور سے جس دم رسول دوسرا نکلے  
یہ حسرت ہے کہ میں جی بھر کے دیکھوں جلوۂ احمد  
الہی وہ بھی دن ہوگا جو دل کا حوصلہ نکلے  
مرے اشعار میں ہے صاحبِ معراج کی مدحت  
فرشتوں کی زباں سے کیوں نہ ہر دم مرجبا نکلے  
ہمیں دُنیا سے کیا مطلب عدم کے رہنے والے ہیں  
ادھر بھی ہم تلاشِ جلوۂ احمد میں آ نکلے  
کروں اس کے قدم کی خاک کو کھل البصر اپنا  
کوئی زائرِ مدینے کا جو اس جانب کو آ نکلے  
مجھے وہ عشق دے یا رب کہ مرنے پر قیامت تک  
لحد سے یا محمد یا محمد کی صدا نکلے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بعد حمد و صلوة کے بندۂ ناچیز ابوالبشیر محمد صالح حنفی نقشبندی مجددی چشتی قادری گدی نشیں دیندار تقویٰ شعار مسلمانوں کی خدمت اقدس میں یوں رقمطراز ہے کہ ”نماز حنفی مدلل“ چونکہ ایک بڑے وسیع پیمانہ پر لکھی گئی ہے اور اس میں کئی ایک اشارات و کنایات آئیں گے کہ جس کا سمجھنا عوام الناس کو نہایت مشکل اور دشوار ہوگا اس واسطے اصل مضمون شروع کرنے سے پیشتر ان امور کا بیان کرنا نہایت لازمی اور ضروری ہے کہ جسکے بغیر اس کتاب کا مضمون سمجھ میں نہیں آسکتا۔ حقیقت میں یہ مقدمۃ الکتاب نماز حنفی کی کنجی ہے کہ جس کے بغیر مسائل فقہیہ کی عقدہ کشائی نہیں ہو سکتی۔ لہذا ناظرین کو مناسب ہے کہ وہ مقدمۃ الکتاب کو بڑے غور و خوض سے مطالعہ کریں تاکہ ان کو ”نماز حنفی مدلل“ کے مسائل کے سمجھنے میں کسی طرح کی دقت اور تکلیف نہ ہو کیونکہ مقدمۃ الکتاب ہی تمام کتاب کا لب لباب ہوتا ہے اور کتاب کا دار و مدار بھی اسی پر ہوتا ہے۔ یہ مقدمۃ الکتاب پانچ بابوں پر منقسم ہے۔ پہلے باب میں علم کا بیان ہے۔ دوسرے میں علم عقائد کا ذکر ہے۔ تیسرے میں تدوین فقہ کا حال ہے۔ چوتھے میں تقلید کا بیان ہے۔ پانچویں میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگردوں کا مختصر ذکر لکھا گیا ہے۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## پہلا باب

### علم کا بیان

علم ایک ایسی نعمت غیر مترقبہ ہے کہ جس کے بغیر انسان کسی کام کا نہیں ہے۔  
یہ ایک ایسی نعمت عظمیٰ ہے کہ جس کے بغیر انسان ترقی کے زینہ پر چڑھ نہیں سکتا۔  
یہ ایک ایسی برکت ہے کہ جس کے بغیر انسان اپنے خالق و مالک کو پہچان نہیں سکتا۔  
ع کہ بے علم نتواں خدا را شناخت۔ یہ ایک ایسا نورانی آفتاب ہے کہ جس گھر میں  
اس کی نورانی شعاعیں نہیں پڑتیں وہ گھر تاریک اور ظلمت کدہ ہے۔ یہ ایک ایسا  
زیور ہے کہ جس کے بغیر انسان کسی علمی مجلس میں بات کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔  
یہ ایک ایسا ہنر ہے کہ جس نے اس میں کمال حاصل کیا وہ کبھی بھی تکلیف نہیں اٹھاتا۔  
یہ ایک ایسا زبردست اوزار ہے کہ جس نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا، اس کے مقابلہ  
میں کوئی نہیں آ سکتا۔ آج جو قوم معراج ترقی پر ہے وہ اسی کی بدولت ہے۔ تمام  
انبیاء کو شرف و بزرگی اسی علم کے باعث ہے۔ حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو علم کی  
اشاعت کیلئے مبعوث کیا تھا۔

### شانِ رسول ﷺ

دیکھئے! اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک، خیر خواہ امت، ہادی صراط مستقیم، قاسم  
نار و نعیم، شفیع المذنبین، خاتم النبیین، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے رفعت مرتبت اور  
علم و فضل کے کمال کا یوں اظہار فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا  
مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ  
قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (پ ۲۸ سورہ جمعہ آیت نمبر ۲) یعنی اے میرے پیدا کئے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ہوئے بندو۔ جانو اور آگاہ ہو کہ ہم نے تم پر کتنا بڑا بھاری احسان کیا، کیا فضل و انعام کیا کہ تمہارے قلوب کی اصلاح، تمہاری خرابیوں کے ازالہ کے واسطے اپنے محبوب خاص، پیارے رسول مکرم کو اپنا خاص نائب بنا کر تمہارے پاس بھیج دیا۔ یہ ہمارا ہی کام تھا کہ ہم نے اپنے محبوب خاص اور مخصوص بارگاہ عالم وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (پ ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱۳) جیسے رسول اللہ ﷺ کو ایسی ان پڑھ قوم میں مبعوث فرمایا جو راہ راست کو چھوڑے ہوئے، صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے پیچ در پیچ گھائیوں میں سر ٹکراتے تھے۔ اس ہمارے تعلیم یافتہ رسول مقبول ﷺ نے جن کو کبھی کسی کے سامنے کتاب رکھنے اور سبق پڑھنے کی نوبت نہ آئی۔ علی الاعلان رموز معرفت و اسرار حکمت الہیہ کی تعلیم کو نہایت تعمیل کے ساتھ مشتہر و شائع کر دیا۔

تیجے کہ ناکر وہ قرآن درست کتب خانہ چند ملت ہشت

اسی ہمارے محبوب خاص کا کام ہے کہ ہمارے بندوں کو ہماری آیتیں سنانا ہے۔ ان کے تاریک قلوب میں ایمان کی پرفیض اور چمکدار روشنی اسی کی قوت عملیہ کا اثر ہے۔ ہماری مقدس کتاب کی تعلیمات و ہدایات کا قوم کو سبق دیتا ہے۔ غرض ان کے دلوں کو کفر و شرک وغیرہ باتوں سے پاک کرتا ہے اور ان کو اخلاق و آداب کی باتیں سکھلاتا ہے اور وہ بیشک اس سے پہلے کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ اس آیت کریمہ سے علم دین کی کس قدر عظمت اور فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہل اسلام بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر علم کی فضیلت اور اہل علم کی رفعت و مرتبت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی اور اپنے حبیب اکرم ﷺ کی یوں صفت و ثناء کرے کہ ہماری وہ ذات پاک ہے کہ ہم نے ایسے عالم علوم ربانیہ کو مبعوث کیا اور ہمارے محبوب کی وہ شان رفیع ہے کہ ہمارے بندوں کو ان علوم کا سبق دیتا ہے۔ (اللہ اکبر)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

غرض علم آپ کے پیدا کرنے والے پاک پروردگار کا پسندیدہ خاص ہے اور آپ کے نبی برحق و شفیع مطلق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص ترکہ ہے جو آپ کے بعد آپ کے جانشینوں کو ملتا رہا اور تا قیامت ملتا رہے گا۔

گذرتا نہیں اُس پہ رنج و ملال  
رسائی تیری ہو اگر علم تک  
بڑھا اپنا رُتبہ بہ علم و ادب  
رہو علم کے واسطے جانفشاں  
ہیں سب متفق اس پہ اہل دلیل  
جو ہے دولت بے بہا علم ہے  
ترا نام مشہور علامہ ہو  
جدھر جائے تو آئیں لینے کو لوگ  
جو ہو صاحب علم و فضل و کمال  
زمین پر کرے بیٹھ سیرِ فلک  
کہ ہو نیک دُنیا میں تیرا سبب  
کہ ہو جسم میں خلق کے مثل جاں  
کہ ہے مرد بے علم خوار و ذلیل  
جسے کہتے ہیں کیمیا علم ہے  
تیرے جسم پر فخر کا جامہ ہو  
ہوں سب مستعد جان دینے کو لوگ

## فضائل

علم کی فضیلت میں قرآن مجید کی بیسار آیات پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ منجملہ

ان کے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ سورۃ مجادلہ رکوع ۲ پارہ ۲۸ آیت نمبر ۱۱ میں ارشاد فرماتا ہے۔

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ  
یعنی اللہ تعالیٰ ان کے درجے بلند کر دے گا جو تم میں ایمان لائے اور جن کو علم عطا کیا گیا اور اللہ ان اعمال سے جو تم کر رہے ہو باخبر ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ان درجات کی نسبت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ علماء کے درجات ایمانداروں پر سات سو درجے ہوں گے کہ دو درجوں کا فاصلہ پانچ سو برس کی راہ ہوگی۔ (احیاء العلوم)

(۲) اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ رکوع ۳۷ پارہ ۳ آیت نمبر ۲۶۹ میں ارشاد فرماتا ہے۔  
وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا لَّيْنِي وَيَسْجُدٌ دِيْتَا هَيْ جَس كُو سَجْهَل كُنِي  
تو بیشک اس کو بڑی خوبی مل گئی۔

(۳) اللہ تعالیٰ سورۃ زمر رکوع ۱ پارہ ۲۳ آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرماتا ہے۔ قُلْ  
هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَّيْنِي كَهْدِي (يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللہُ عَلَيْهٖ وَسَلَّمَ)  
لوگوں کو کہ کہیں برابر ہوتے ہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے۔ یعنی جو لوگ  
اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات سے اور اس کے احکام سے واقف ہیں اور وہ جو ان  
باتوں سے بے خبر ہیں، کیا ان کا درجہ ان کے درجے کے برابر ہے۔ ہرگز نہیں۔

(۴) سورہ رعد پ ۱۳ ع ۶ آیت نمبر ۲۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔ قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ  
شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ لَّيْنِي كَهْدِي كَافِي هِي اللّٰهُ كَوَاة  
میرے اور تمہارے درمیان اور وہ لوگ کہ جن کو کتاب کا علم ہے۔

(۵) سورہ نمل پ ۱۹ ع ۳ آیت نمبر ۴۰ میں ارشاد ہوتا ہے۔ قَالَ الَّذِي  
عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ اَنَا اَتِيكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ بُولَا اِيَك فُخْص  
جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اس کو حضور میں لائے دیتا ہوں اس سے پہلے  
کہ لوٹے آپ کی طرف آپ کی آنکھ۔ اس میں اس بات کی تشبیہ ہے کہ وہ تخت  
کے لانے پر بزور علم قادر ہوا۔

(۶) سورہ قصص پ ۲۰ ع ۸ آیت نمبر ۸۰ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَقَالَ الَّذِي  
اُوتُوا الْعِلْمَ وَيَلِكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صٰلِحًا لَّيْنِي اُوْر بُولِي وَه

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



لوگ جن کو علم ملا تھا کہ تم پر افسوس۔ اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کیلئے جو ایمان لایا اور نیک عمل کئے۔ اس میں بیان فرمایا کہ قدر آخرت کی بزرگی علم سے معلوم ہوتی ہے۔

(۷) اللہ تعالیٰ پ ۲۴ سورہ مومن آیت نمبر ۵۸ میں فرماتا ہے۔ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ یعنی اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں یعنی جس کو علم اور سوجھ ہے وہ اللہ

کے تمام احکام پر چلتا اور اس کی رضا مندی ہمیشہ ڈھونڈتا ہے اور جو علم اور سوجھ نہیں رکھتا وہ دین کی باتوں سے اندھا ہے ہاں دنیا کے کاموں میں خوب چوکس ہوتا ہے۔

گر زندگی ابد ہے تجھ کو منظور کر سعی تو علم دین میں حتی المقدور احمد کو اسی سے قاب تو سین ملا موسیٰ پہ ہوا تھا اس سے ہی جلوہ طور

(۸) سورہ عنکبوت ع ۴ پارہ ۲۰ آیت نمبر ۴۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعُلَمَاءُ یعنی اور یہ مثالیں ہم بیان فرماتے ہیں لوگوں کیلئے اور ان کو وہی سمجھتے ہیں جن کو علم ہے۔

(۹) سورہ طہ ع ۶ پارہ ۱۶ آیت نمبر ۱۱۴ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا یعنی اور کہہ (یا محمد ﷺ) اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے۔

(۱۰) سورہ عمران ع ۲ پارہ ۳ آیت نمبر ۱۸ میں ارشاد ہوتا ہے۔ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَانِمًا بِالْقُسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

یعنی اللہ گواہ ہے کہ کوئی عبادت کے قابل نہیں اس کے سوا اور فرشتے اور علم والے (گواہ ہیں) کہ وہ عالم کو سنبھالے ہوئے ہے انصاف سے کوئی معبود نہیں سوائے

اس کے زبردست ہے حکمت والا۔

دیکھئے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنی ذات پاک سے شروع فرمایا پھر دوسرے مرتبہ میں فرشتوں کو ذکر فرمایا تیسرے میں علم والوں کو۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ علم کی فضیلت و بزرگی کے واسطے یہی آیت کافی ہے۔

(۱۱) سورہ آل عمران پ ۳ ع ۱ آیت نمبر ۷ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ یعنی اور نہیں جانتا ان کا اصل مطلب اللہ کے سوا کوئی اور جو لوگ ثابت قدم ہیں حکم میں وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے۔ سب کچھ ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور سمجھائے نہیں سمجھتے مگر عقلمند لوگ۔

(۱۲) سورہ الرحمن پ ۲۷ ع ۱ آیت نمبر ۳۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔ خَلَقَ الْإِنْسَانَ عِلْمَهُ الْبَيِّنَاتِ يَعْنِي اس نے پیدا کیا انسان کو پھر اس کو بولنا سکھلایا۔

(۱۳) سورہ فاطر پ ۲۲ ع ۲ آیت نمبر ۲۸ میں ارشاد ہوتا ہے۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ أَلْوَانٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ اللہ تعالیٰ کی دونوں صفتیں کامل ہیں، خطاؤں کا بخشنے والا بھی ہے اور اگر مواخذہ کر بیٹھے تو کوئی اس سے زیادہ زبردست نہیں جو اس کو بچالے۔ لیکن ان صفات کا سمجھنا اور پھر اس سے ڈرنا علم اور سمجھ والوں ہی کا کام ہے کہ عالم میں اس کی عجیب قدرتوں کے نمونے دیکھ کر اس کی عظمت کا خیال ذہن نشین کریں۔ اس نے رنگ برنگ کے پھولے نکالے۔ طرح طرح کی رنگوں کے پہاڑ بنائے۔ سنگ مرمر سفید۔ سنگ سرخ سرخ اور سنگ موسیٰ سیاہ پیدا کیا۔ طرح طرح کی رنگوں والے آدمی اور جانور پیدا فرمائے۔ جس طرح انسانوں کی رنگتیں اور صورتیں جدا جدا ہیں اسی طرح طبیعتیں اور سیرتیں بھی الگ الگ ہیں۔ کوئی کافر، کوئی مسلمان اور کوئی نچی اور کوئی بخیل وغیرہ وغیرہ۔

غرض آیت إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (پ ۲۲ سورہ فاطر آیت نمبر ۲۸) میں مفعول کی تقدیم سے اختصاص و حضر فاعلیت کا افادہ ہوتا ہے مطلب یہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ہے کہ اللہ تعالیٰ سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ خشیت کا مدار علم ہے۔ انسان کو جس قدر معرفت زیادہ ہوگی۔ اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اَنَا أَخْشَى كُمْ اللَّهُ وَأَنَا أَتَقَى كُمْ لَهُ، یعنی میں تمہاری نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا اور زیادہ پرہیزگار ہوں۔

(۱۳) علم ہی سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر ترجیح دی اور خلعت خلافت سے مشرف فرمایا۔ چنانچہ سورہ بقرہ پ ا ع ۳ آیت نمبر ۳۱، ۳۲، ۳۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ ابْنُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ قَالَ يَا آدَمُ ابْنِهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا ابْتَاهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ الْغَيْبِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ یعنی اور اللہ تعالیٰ نے بتلا دیئے آدم علیہ السلام کو چیزوں کے نام سارے۔ پھر سامنے کیا ان چیزوں کو فرشتوں کے۔ پھر فرمایا کہ بتلاؤ مجھ کو ان چیزوں کے نام اگر تم سچے ہو۔ وہ بولے کہ تو پاک ذات ہے۔ ہم کو کچھ معلوم نہیں مگر جتنا تو نے سکھلایا۔ بیشک تو ہی اصل دانا حکمت والا ہے۔ فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام تو بتلا دے ان کو ان چیزوں کے نام۔ پس جب ان کو بتلا دیئے آدم علیہ السلام نے ان چیزوں کے نام۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کیوں میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں جانتا ہوں چھپی چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی اور مجھ کو معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے اور جو کچھ چھپاتے ہو۔

غرض آیات مذکورہ بالا سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ علم اور صاحب علم کی بزرگی اور عظمت تمام چیزوں سے بڑھ کر ہے۔ اسی واسطے رسول اللہ ﷺ نے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



بھی اس کی عظمت اور خوبی کے ظاہر کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ کیا ہی اچھا شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

بنی آدم از علم یابد کمال نہ از حشمت و جاہ و مال و منال  
چو شمع از پئے علم باید گداخت کہ بے علم نتوان خدارا شناخت  
خرد مند باشد طلب گار علم کہ گرم است پیوستہ بازار علم  
کے را کہ شد در ازل بختیار طلب کردن علم کرد اختیار  
طلب کردن علم شد بر تو فرض دگر واجب است از پئے قطع ارض  
برو دامن علم گیر استوار کہ علمت رساند بدار القرار  
میا موز جز علم گر عاقلی کہ بے علم یون بود عاقلی  
ترا علم در دین و دنیا تمام کہ کار تو از علم گیرد نظام  
علم کی فضیلت میں بیٹھار احادیث آئی ہیں۔ چنانچہ منجملہ ان کے چند ایک  
کا ذکر کیا جاتا ہے۔

### فقہ کی بزرگی

(۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي (متفق عليه، مشکوٰۃ کتاب العلم پہلی فصل) صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نسبت خدا بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین میں فقہ یعنی سمجھ دار بناتا ہے۔ اور میں بیشک تقسیم کنندہ علم و فقہ ہوں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

### سب سے بہتر عبادت

(۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَالِهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْفِعْلُ وَأَفْضَلُ الدِّينِ الْوَرَعُ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۵) یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے بہتر عبادت فقہ ہے اور سب سے بہتر دین پرہیزگاری ہے۔

### سب سے بہتر عمل

(۳) حدیث شریف میں مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کونسا عمل بہتر اور افضل ہے فرمایا علم۔ دوسری بار پھر عرض کیا۔ فرمایا علم۔ تب صحابہ نے عرض کیا کہ کونسا علم۔ آپ نے فرمایا إِنَّ قَلِيلَ الْعَمَلِ مَعَ الْعِلْمِ كَثِيرٌ وَكَثِيرٌ الْعِلْمِ مَعَ الْجَهْلِ قَلِيلٌ یعنی علم کے ساتھ تھوڑا عمل بہت ہے اور بہت عمل جہل کے ساتھ تھوڑا ہے۔ معلوم ہوا کہ کوئی بزرگی اور مرتبہ علم کے بغیر حاصل نہیں ہوتا ہے۔ (اسی مفہوم کی حدیث کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۴۴ میں بھی ہے)

### علم کے بغیر حلاوت ایمان کا نہ ہونا

(۴) حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الْعِلْمُ ثَمَرَةُ الْإِيمَانِ وَمِصْبَاةُ الْإِسْلَامِ یعنی علم ایمان کا پھل ہے اور اسلام کی روشنائی ہے۔ یعنی جس شخص کو علم سے بہرہ نہیں اسے لذت ایمانی حاصل نہیں۔

### علم سے ہی چھ خصائل کا پیدا ہونا

(۵) دیکھئے مومن علم کی ترغیب نہیں کرتا مگر چھ خصلتوں کے سبب۔  
(۱) اللہ تعالیٰ نے ادائے فرائض کا حکم کیا اور مجھ کو ادائے فرائض کی طاقت نہیں مگر علم کے ساتھ۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے معاصی سے منع کیا اور مجھ کو معاصی سے طاقت اجتناب نہیں مگر علم کے ساتھ۔ (۳) اللہ تعالیٰ نے نعمتوں پر شکر کو واجب کیا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور مجھ کو اس پر قدرت نہیں مگر علم کے ساتھ (۴) اللہ تعالیٰ نے خلق کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم کیا اور مجھ کو انصاف کی قدرت نہیں ہے مگر علم کے ساتھ۔ (۵) اللہ تعالیٰ نے بلاؤں پر صبر کا حکم کیا۔ اور مجھ کو قدرت نہیں مگر علم کے ساتھ۔ (۶) اللہ تعالیٰ نے شیطان سے عداوت کا حکم کیا اور مجھ کو قدرت نہیں ہے مگر علم کے ساتھ۔

### علم اور مال کی فضیلت کا مقابلہ

صحیح روایت میں آیا ہے کہ علم اور مال کی فضیلت میں اہل شام اور بصرہ کے درمیان جھگڑا ہو پڑا۔ کیونکہ اہل شام کہتے تھے کہ مال علم سے بہتر اور افضل ہے لیکن اہل بصرہ کہتے تھے کہ علم کا مرتبہ بہت بڑا ہے اور مال کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ نوبت بانجا رسید کہ دونوں فریق آپس میں جھگڑتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مبارک میں فیصلہ کیلئے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ اس مسئلہ کا فیصلہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے اہل شام علم مال کی نسبت آٹھ درجہ بڑھ کر ہے۔

(۱) علم پیغمبروں کی میراث ہے اور مال کسریٰ، قیصر، فرعون اور قارون وغیرہ کی میراث ہے۔ (۲) علم درس و تدریس اور وعظ گوئی سے زیادہ ہوتا ہے لیکن مال خرچ کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔ (۳) علم اپنے صاحب کو نگاہ رکھتا ہے لیکن مال کی حفاظت و نگہبانی خود صاحب مال کو کرنی پڑتی ہے۔ (۴) جب صاحب علم مر جاتا ہے تو علم اس سے جدا نہیں ہوتا اور مال مرنے کے بعد صاحب مال سے الگ ہو جاتا ہے اور اس کو اس کے وارث لے لیتے ہیں۔ (۵) کل نوع بشر کے چار گروہ ہیں۔ (۱) علماء (۲) امراء (۳) اغنیاء (۴) فقراء۔ پس یہ آخری تینوں گروہ تحقیق مسائل کیلئے علماء کے محتاج ہیں لیکن دیندار علماء کو ان کی کچھ حاجت نہیں پڑتی۔ (۶) اللہ تعالیٰ علم نہیں دیتا مگر اپنے خاص بندوں کو اور مال دیتا ہے کافروں اور ظالموں کو

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



نکی اور بدی کے ساتھ۔ (۷) علم اپنے صاحب کو پل صراط سے برق درخشاں کی طرح گزار لے گا اور مال اپنے صاحب کو اسراف اور زکوٰۃ کے نہ دینے کے باعث دوزخ میں لے جائے گا۔ (۸) کسی شخص نے تحصیل علم کے باعث خدائی کا دعویٰ کیا نہیں کیا مگر فرعون شدادِ نمرود وغیرہ نے مالدار ہونے کے باعث خدائی کا دعویٰ کیا اور مردود ہوئے۔

علم مثل جوہر است اے باہر بشنواز من گرتو ہستی باخبر  
ہست فاضلتر ز مال و ملک علم پیش جاہ انبیائے باہر  
علم کا عمل سے افضل ہونا

علم عمل سے پانچ وجوہات کے باعث افضل ہے۔ (۱) علم بغیر عمل کے حاصل ہوتا ہے مگر عمل بغیر علم کے حاصل نہیں ہوتا۔ (۲) علم بغیر عمل کے نفع دیتا ہے مگر عمل بغیر علم کے نفع نہیں دیتا۔ (۳) علم چراغ کی مانند ایک نور ہے مگر عمل علم سے روشن ہوتا ہے۔ (۴) علم انبیاء علیہم السلام کا مقام ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں مگر عمل کو یہ رتبہ حاصل نہیں ہے۔ (۵) علم خدا کی صفت ہے مگر عمل بندوں کی صفت ہے اور اللہ کی صفت بندوں کی صفت سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر ہے۔

### علم کے حروف میں لطائف عجیبہ

علم کے تین حرف ہیں۔ (۱) عین (۲) لام (۳) میم پس عین کا اشتقاق علیین سے ہے۔ لام کا لطف سے اور میم کا ملک سے۔ اور عین لے جاتا ہے عالم کو علیین میں لام اس کو لطیف کر دیتا ہے اور میم اس کو خلق پر مالک کرتا ہے۔ دیکھئے اللہ تبارک و تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے۔ وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (پ ۱۶ سورہ طہ آیت نمبر ۱۱۴) یعنی اور تم کہو (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کہ اے میرے رب مجھ کو

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

علم زیادہ دے۔ گو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام کمالات عنایت فرمائے تھے مگر آپ کو سوائے علم کے اور کسی چیز کے زیادہ خواہش کرنے کا حکم نہیں کیا۔

### حصول علم کا حکم

حصول علم کیلئے احادیث میں بڑی تاکید آئی ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَطْلِبُوا الْعِلْمَ فَإِنَّ الطَّالِبِينَ لِلدُّنْيَا كَثِيرًا یعنی تم علم کو طلب کرو اور عقل کو ڈھونڈو کیونکہ دنیا کے ڈھونڈنے والے بکثرت ہیں۔

### عمل بغیر علم کے غبار کی طرح ہے

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حال میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف خطاب کیا کہ اے موسیٰ نعلین اور عصا لو ہے کالے کر علم اور دانش کو طلب کر یہاں تک کہ نعلین پھٹ جائیں اور عصا ٹوٹ جائے۔ اس واسطے کہ عمل بغیر علم کے غبار کی مانند یعنی ذلیل و خوار ہے۔

### دل علم کے بغیر مُردہ ہے

حدیث صحیح میں ہے کہ علم عمل کی دلیل ہے اور جو چیز بغیر دلیل اور حجت کے ہے وہ بیشک گمراہی میں ہے۔ آج کل عوام الناس دینی علم سے بالکل بے خبر اور جاہل ہو رہے ہیں حالانکہ لطف زندگی اور دل کی روشنی علم سے ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ الْعِلْمُ صَيَقَلُ الْقَلْبِ یعنی علم دل کا صیقل یعنی جلا دینے والا ہے۔ ایک روایت میں اس طرح آیا ہے۔ الْقَلْبُ مَيِّتٌ وَحَيَاتُهُ بِالْعِلْمِ وَالْعِلْمُ مَيِّتٌ وَحَيَاتُهُ بِالطَّلَبِ یعنی دل مُردہ ہے اور اس کی زندگی علم سے ہوتی ہے اور علم بھی مُردہ ہے اور اس کی زندگی طلب کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

دل جاہلاں را تو مُردہ شناس نباشد دل جاہلاں حق شناس  
دلت را بعلم و ادب زندہ کن وگرنہ تو باشی خبر ناشناس

Click For More Books

## علم حصول تقویٰ کا وسیلہ ہے

علم کو شرف اسی لئے ہے کہ علم تقویٰ حاصل کرنے کا وسیلہ ہے۔ تقویٰ لغت میں وقاہ و قیایہ سے ماخوذ ہے۔ اس کی اصل وقیا ہے۔ واو تا سے بدل دی گئی۔ جیسا کہ تکلان و تجاہ سے۔ اور یاء واو سے بدل گئی۔ جیسا کہ بقوی میں۔ وقایتہ کے معنی فرط الصیالہ کے ہیں۔ یہ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ فَوْقَهُ اللَّهُ سَهَنَاتٍ مَّا مَكْرُؤًا (سورہ مومن ع ۵) یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو ان برائیوں سے بچالیا جو وہ اس کے بارے میں سوچتے تھے پس تقویٰ کے لغوی معنی اپنے نفس کو کسی شے سے بہت بچانا ہے لیکن شریعت میں اس سے مراد اپنے نفس کو ایسے فعل یا ترک فعل سے بچانا ہے جس کے سبب سے وہ مستحق عذاب اخروی بن جائے۔ لہذا تقویٰ منکرات و منہیات شرعیہ سے بچنے اور معروفات و اوامر کے بجالانے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس تقویٰ کیلئے منکرات و معروفات کا علم ضروری ہے یا یوں کہیے کہ علم تقویٰ کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد محمد بن الحسن بن عبد اللہ سے یوں خطاب کیا گیا۔

وَفَضْلٌ وَعَنْوَانٌ لِكُلِّ الْمَحَامِدِ

اور فضیلت ہے اور تمام خوبیوں کا عنوان ہے

مِنَ الْعِلْمِ وَأَسْبَبٌ فِي بُحُورِ الْفَوَائِدِ

اور فائدوں کے سمندروں میں تیر

إِلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَأَعْدَلُ قَاصِدٍ

نیکی اور تقویٰ کی طرف افضل رہبر ہے اور زیادہ عدل والا عادل ہے

هُوَ الْحِصْنُ يَنْجِي مِنْ جَمِيعِ الشَّدَائِدِ

وہی جائے پناہ ہے جو تمام شدتوں سے نجات دیتا ہے

أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ

شیطان پر ہزار عابد سے بھاری ہے

تَعَلَّمَ فَإِنَّ الْعِلْمَ زِينٌ لِأَهْلِهِ

علم حاصل کر کیونکہ علم اہل علم کیلئے زینت

وَكَانَ مُسْتَفِيدًا كُلَّ يَوْمٍ زِيَادَةً

اور ہر روز علم سے زیادہ فائدہ کا طالب ہو یا

تَفَقَّهُ فَإِنَّ الْفِقْهَ أَفْضَلُ قَائِدٍ

علم فقہ کی تحصیل میں کوشش کر کیونکہ فقہ

هُوَ الْعِلْمُ الْهَادِي إِلَى سُنَنِ الْهُدَى

فقہ وہ علم ہے جو ہدایت کے طریقے کی طرف رہبر ہے

فَإِنَّ فِيهَا وَاحِدًا أَمْتُورَعًا

کیونکہ ایک پرہیزگار فقہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## تقویٰ کی خوبیوں کا بیان

تقویٰ کی خوبیاں تو بی شمار ہیں لیکن ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) عبادت کی غایت تقویٰ ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ پ ۱ ع ۳ آیت نمبر ۲۱ میں ارشاد ہوتا ہے۔ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ** یعنی اے لوگو عبادت کرو اپنے رب کی جس نے پیدا کیا تم کو اور ان کو جو تم سے پہلے ہو گزرے تاکہ تم پر ہیز گار بن جاؤ۔

(۲) روزے کی غایت تقویٰ ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ پ ۲ ع ۲۳ آیت نمبر ۱۸۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ** یعنی اے ایمان والو۔ فرض کر دیئے گئے تم پر روزے جس طرح فرض تھے ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پر ہیز گار بن جاؤ۔

(۳) اتباع راہ خدا کی وصیت کی غایت تقویٰ ہے۔ چنانچہ سورہ انعام پ ۸ ع ۱۹ آیت نمبر ۱۵۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔ **وَإِنْ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ** یعنی اور یہی میری راہ سیدھی ہے تو اس پر چلو اور نہ دوسرے راستوں پر کہ یہ تم کو تتر بتر کر دیں گے اسی کی راہ سے۔ اس کا تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم بچتے رہو۔

(۴) عدل کی غایت تقویٰ ہے۔ چنانچہ سورہ مائدہ پ ۶ ع ۲ آیت نمبر ۸ میں ارشاد ہوتا ہے۔ **إِعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ** یعنی ضرور انصاف کرو انصاف ہی پر ہیز گاری کے قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بیشک جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ باخبر ہے۔

(۵) غلو کی غایت تقویٰ ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ ۱۳ ع میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَأَنْ تَعْنُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ لِعَنَىٰ اٰرِیۡہٗ بَات کہ تم چھوڑ دو زیادہ قریب ہے پرہیزگاری کے۔

(۶) تقویٰ اچھا لباس ہے۔ چنانچہ سورہ اعراف پ ۸ ع ۳ آیت نمبر ۲۶ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَلِبَاسِ التَّقْوَىٰ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّعَنَىٰ اٰرِیۡہٗ بَات اور پرہیزگاری کا لباس یہ سب سے بہتر ہے۔

(۷) تقویٰ زادِ آخرت ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ پ ۲ ع ۲۵ آیت نمبر ۱۲۹ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُوْنَ یٰۤاُولِیِّ الْاَلْبَابِ لِعَنَىٰ اٰرِیۡہٗ بَات اور زادِ راہ لیا کرو بیشک زادِ راہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے علمبردار۔

(۸) تقویٰ مغفرت و رحمت کا باعث ہے۔ چنانچہ سورہ نساء ع ۱۹ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَاَنْ تُصَلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا لِّعَنَىٰ اٰرِیۡہٗ بَات اور اگر اصلاح کرتے رہو اور پرہیزگار بنو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۹) تقویٰ کفارہ گناہاں اور دخول جنت کا باعث ہے۔ چنانچہ سورہ انفال پ ۹ ع ۳ آیت نمبر ۲۹ میں ارشاد ہوتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَتَّقُوْا یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقٰنًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّئٰتِکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ لِّعَنَىٰ اٰرِیۡہٗ بَات ایمان والو۔ اگر ڈرتے رہو گے اللہ تعالیٰ سے تو کر دے گا تمہارے لئے ایک امتیاز اور تم سے دور کر دے گا تمہارے گناہ اور تم کو بخش دے گا اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔

(۱۰) تقویٰ فتح و برکات کا سبب ہے۔ چنانچہ سورہ اعراف پ ۹ ع ۱۲ آیت نمبر ۹۶ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَاَنْ اٰهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا فَفَتَحْنَا عَلَیْہُمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَّلٰکِنْ کَذَبُوْا فَاَخَذْنَاہُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ لِّعَنَىٰ اٰرِیۡہٗ بَات اور اگر

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بستیوں والے ایمان لے آتے اور پرہیزگار بننے تو ہم ان پر ضرور کھول دیتے برکتیں آسمان اور زمین سے لیکن وہ جھٹلانے لگے تو ہم نے ان کو دھڑ پکڑا ان کو تو توں کے وبال میں جو وہ کرتے تھے۔

(۱۱) تقویٰ کامیابی کا باعث ہے۔ چنانچہ سورہ نور پ ۱۸ ع ۷ آیت نمبر ۵۲ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ وَيَتَّقِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ یعنی اور جو حکم مانے اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول کا اور ڈرتا رہے اللہ سے اور بچ کر چلے اس کی رضا مندی سے تو یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

(۱۲) تقویٰ تکالیف سے نجات پانے اور بے سبب روزی پہنچنے کا سبب ہے۔ چنانچہ سورہ طلاق پ ۲۸ ع ۱ آیت نمبر ۲ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی اور جو شخص ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اللہ پیدا کر دے گا اس کیلئے نجات کی سبیل اور اس کو وہاں سے رزق پہنچائے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو۔

از سبب ہا بگذر و تقویٰ طلب تا خدا روزی رساند بے سبب حق ز جائے بخشدت روزی حلال کہ نباشد در گمان و در خیال (۱۳) تقویٰ مخالفین کے نکر سے امن کا باعث ہے۔ چنانچہ سورہ آل عمران پ ۳ ع ۱۲ آیت نمبر ۱۳۰ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ یعنی اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو تم کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا ان کا فریب۔ بیشک جو کچھ یہ کر رہے ہیں سب اللہ کے بس میں ہے۔

(۱۴) تقویٰ امداد الہی کا سبب ہے۔ چنانچہ سورہ آل عمران پ ۳ ع ۱۳ آیت نمبر ۱۲۵ میں ارشاد ہوتا ہے۔ بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّنْ فَوْرِهِمْ هَذَا

Click For More Books



يُمِدُّكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ یعنی بلکہ اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرتے رہو اور وہ تم پر آ پڑیں اسی دم تو تمہاری مدد کرے گا تمہارا پروردگار پانچ ہزار فرشتوں نشان والوں سے۔

(۱۵) ہر ایک کو بقدر طاقت تقویٰ اور اسکا کمال حاصل کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ سورہ تغابن پ ۲۸ ع ۲ آیت نمبر ۱۶ میں ارشاد ہوتا ہے۔ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنِفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یعنی تو ڈرو اللہ تعالیٰ سے جہاں تک تم سے ہو سکے اور سنو اور مانو اور خرچ کرو بہتر ہوگا تمہارے ہی لئے اور جو شخص محفوظ رکھا جائے اپنے نفس کے بخل سے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۱۶) عاقبت و آخرت اور جنت پرہیزگاروں کیلئے ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى (پ ۱۶ سورہ طہ رکوع ۸ آیت نمبر ۱۳۲) یعنی اور انجام بخیر پرہیزگاری کا ہے۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ (پ ۹ سورہ اعراف ع آیت نمبر ۱۲۸) یعنی اور انجام بخیر پرہیزگاروں کا ہے۔ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ جَنَّاتٍ مِّن مَّغْفَرَةٍ لَهُمُ الْآبْوَابُ (پ ۲۳ سورہ ص ع ۴ آیت نمبر ۴۹، ۵۰) یعنی اور بہشت پرہیزگاروں کیلئے اچھا ٹھکانا ہے، ہمیشگی کے باغ کہ کھلے ہوئے ہوں گے ان کیلئے دروازے۔

(۱۷) پرہیزگار جنت کے وارث ہیں۔ چنانچہ سورہ مریم پ ۱۶ ع ۴ آیت نمبر ۶۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا یعنی یہ وہ جنت ہے جس کا ہم اپنے بندوں میں سے اس شخص کو وارث بنائیں گے جو پرہیزگار ہوگا۔

(۱۸) پرہیزگار اللہ کے نزدیک بزرگ ہے۔ چنانچہ سورہ حجرات پ ۲۶ ع ۲ آیت نمبر ۱۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ یعنی تم میں زیادہ

Click For More Books

باعزت اللہ کے نزدیک پرہیزگار ہے۔

(۱۹) اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا دوست و محبت ہے۔ چنانچہ سورہ جاثیہ پ ۲۵ ع ۱ آیت نمبر ۱۹ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ یعنی اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا دوست (کارساز) ہے۔

(۲۰) اور پ ۳ سورہ آل عمران آیت نمبر ۷۶ میں ارشاد ہوتا ہے۔ بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ وَأَتَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الْمُتَّقِينَ یعنی مواخذہ کیوں نہ ہو جو کوئی پورا کرے اپنا قرار اور پرہیزگار بنے تو بیشک اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

(۲۱) اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا مددگار ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ پ ۲ ع ۲۳ آیت نمبر ۱۹۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَأَتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ یعنی اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور جانے رہو کہ اللہ ڈرنے والوں ہی کے ساتھ ہے۔

(۲۲) اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے کام آسان کر دیتا ہے۔ چنانچہ سورہ طلاق پ ۲۸ ع ۱ آیت نمبر ۴ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا یعنی اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ اس کیلئے پیدا کر دے گا اس کے کام میں آسانی۔

## علماء وفضلا کی بزرگی و عظمت

علماء وفضلا کی بزرگی و عظمت میں بی شمار حدیثیں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ منجملہ ان کے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِقِيهُهُ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



مَسَاجِدَ) یعنی ترمذی اور ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے باعتبار غلبہ کے زیادہ بھاری بوجھل ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم دوسری فصل کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۴۷، ۱۴۸)

### عالم اور عابد کی عبادت میں فرق

جو شخص بغیر علم کے عبادت اور زہد و ریاضت کرے اور جو شخص علم حاصل کر کے عبادت کرے ان دونوں کی عبادتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں مروی ہے۔ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أبا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَحَدَّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا مِنَ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أجنحتها رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْجِبَّتَانِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَكَّةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يورثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحِظِّ وَافِرٍ (رواه أحمد والترمذي)

یعنی صحیح ترمذی میں کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں مسجد دمشق میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ میں تمہاری خدمت میں مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک حدیث کیلئے آیا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو۔ مجھے اور کوئی مطلب آنے سے نہیں ہے۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ (اس کی اس

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



شوق طلب کی فضیلت کیلئے) فرمایا کہ بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ایسے راہ چلے جس میں علم کی طلب کرتا ہو تو اللہ اس کو جنت کی راہ پر چلاتا ہے اور بیشک فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کی رضا کیلئے بچھا دیتے ہیں اور پانی میں مچھلیاں استغفار کرتی ہیں اور بیشک عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسے بدر کی فضیلت تمام ستاروں پر اور بیشک علماء انبیاء ﷺ کے وارث ہیں اور بیشک انبیاء ﷺ دینار و درہم کے مورث نہیں ہوئے وہ تو علم ہی کے مورث ہوئے ہیں پھر جس نے اس کو حاصل کیا تو پورا حصہ دین کا حاصل کیا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم دوسری فصل اسی مفہوم کی حدیث کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۳۶ میں بھی ہے)

### میراثِ رسول اللہ ﷺ

طبرانی نے اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان کا گذر ایک دن بازار میں ہوا۔ کھڑے ہو کر بازار والوں سے کہنے لگے کہ تم لوگ بڑبے ہی ناتوان ہو۔ وہ بولے۔ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا بات ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ کی میراث بٹ رہی ہے اور تم یہاں بیٹھے ہوئے ہو جا کر اپنا حصہ کیوں نہیں لیتے۔ وہ سب کے سب کہنے لگے کہ کہاں بٹ رہی ہے۔ فرمایا مسجد میں۔ پھر وہ سب کے سب لپکے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے آنے تک وہیں ٹھہرے رہے۔ جب وہ آئے تو پوچھا کہنے لگے اے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم تو مسجد میں گئے مگر وہاں کوئی چیز بٹی ہوئی نہ دیکھی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا تم نے کسی کو مسجد میں نہیں دیکھا۔ کہا کیوں نہیں۔ کچھ لوگ تو نماز میں مشغول ہیں کچھ قرآن مجید کی تلاوت میں اور کچھ لوگ باہم حلال و حرام کا تذکرہ کر رہے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ افسوس یہی تو محمد رسول اللہ ﷺ کی میراث ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## عابد اور عالم کی عبادت کا مقابلہ

خزائنہ الروایت میں ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ مِّنْ عَالِمٍ يَتَكَبَّرُ عَلَى فِرَاشِهِ يَنْظُرُ فِي عِلْمِهِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الْعَابِدِ سَبْعِينَ عَامًا يَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرمایا۔ اگر عالم ایک ساعت اپنے بستر پر تکیہ لگا کر کتاب کو دیکھے تو وہ اس کا دیکھنا عابد کی ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۷)

## عالم اور عابد کا پل صراط کے وقت مقابلہ

اربعمین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْمَعَ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ عَلَى الصِّرَاطِ قِيلَ لِلْعَابِدِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِعِبَادَتِكَ وَقِيلَ لِلْعَالِمِ قِفْ مَا شَفَعُ فَمَنْ شِئْتَ فَإِنَّكَ لَا تَشْفَعُ لِأَحَلِّ إِلَّا أَشْفَعْتَ مَقَامَ الْأَنْبِيَاءِ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۸) یعنی فرمایا رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کہ جب عالم اور عابد پل صراط پر جمع ہوں گے تو عابد کو حکم کیا جائے گا کہ اپنی عبادت کے سبب جنت میں داخل ہو اور عالم کو کہا جائے گا کہ ٹھہر۔ تو شفاعت کر لوگوں کی جس کسی کی تو چاہے کیونکہ تجھے حصہ دیا جائے گا مقام انبیاء صَلَّوْا عَلَیْہِمْ سَلَامٌ سے۔

## علم پڑھانے والے اور روزہ دار کا مقابلہ

دارمی نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔ قَالَ سُنِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخِرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضَلِي عَلَيَّ اَدْنَاكُمْ لَعْنِي پوچھے گئے رسول اللہ ﷺ دو شخصوں سے کہ تھے بنی اسرائیل میں۔ ایک ان میں سے عالم تھا جو نماز فرض پڑھ کر بیٹھتا تھا اور لوگوں کو علم سکھاتا تھا اور دوسرا شخص دن کو روزہ رکھتا اور تمام رات عبادت کرتا ان دونوں میں سے کون افضل ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا اس عالم کی بزرگی (جو نماز مفروضہ پڑھتا ہے پھر بیٹھتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے) اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے جیسے میری بزرگی تمہارے ادنیٰ پر ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم تیسری فصل)

### حکایت عالم و عابد و شیطان

نقل آئی اک مجھے اس جا پہ یاد  
ایک دن کوئی ولی مردِ خدا  
دیکھا دریا پر ہجوم جنیاں  
گرد اس کے اس کی ہے اولاد سب  
پھر یہ دل میں اس ولی نے یوں کہا  
یعنی یہ شیطان ہے اے دل نہ ڈر  
تخت اک تحقیق ہے ابلیس کا  
کرتا تھا اولاد اپنی سے سوال  
سچ بتاؤ کیا کیا انسان سے  
ہیں یہ سب دشمن ہمارے آدمی  
یعنی دشمن ہیں ہماری جان کے  
تھا فرشتوں سے مرا عالی مقام  
اور تھا اک تخت میرا عرش پر

یہ بیان کرتے تھے میری استاد  
شب کو وہ کرنے وضو دریا گیا  
تخت پر ابلیس بیٹھا ہے وہاں  
اس ولی کو دیکھ کر آیا عجب  
ہے یہ جلسہ بالیقین ابلیس کا  
جس کے حق میں کہتے ہیں خیر البشر  
بے گماں پانی کے اوپر ہے بچھا  
ان سے پوچھے تھا بنی آدم کا حال  
کس کو برگشتہ کیا ایمان سے  
دشمنوں سے تم بھی موت کچھو کی  
تم ہو دشمن ان کے سب ایمان کے  
ان کے باعث سے ہوا شیطان نام  
وہ سبب ان کے سے الٹا سر بسر

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



چڑھ نہیں سکتے ہیں ان پر بے گماں  
دے جلا تم سے کوئی جائے اگر  
نجم را رجم شیاطین سے کند  
آج میں نے قتل کروایا بشر  
پیش ابلیس لعین کہنے لگا  
میں نے لا رکھا اسے مسجد سے باز  
جسکے باعث چھوڑ دی اس نے صلوٰۃ  
حج سے روکا آج میں نے اک بشر  
منع اس کو روزہ رکھنے سے کیا  
باز رکھا میں نے دینے سے زکوٰۃ  
بڑھ کے یوں ابلیس سے کہنے لگا  
باز رکھا اس کو پڑھنے سے وہاں  
تا نہ ہو دے علم سے وہ بہرہ ور  
کو دا اپنے تخت سے وہ راہ زن  
تخت پر اپنے بٹھایا اس کو لا  
گاہ اسے کہتا تھا اے جان جہاں  
تجھ پر سے قربان کئی لاکھوں پسر  
جس سے انسان کا نہیں عز و وقار  
ہم بے دنیا ہم بے عقبتی ہم حساب  
دے کے خلعت پھر اسے رخصت کیا  
دیکھ کر رکھایا سہوں نے دل میں طیش  
کام اس نے ایسا کیا مشکل کیا

اور کیا ہے بند ہم پر آسمان  
ہے نگہباں ان پہ اک تارا مگر  
سن کلام عطار کا اے باخرد  
ایک شیطان نے یہ دی اس کو خبر  
دوسرا وہ اس طرح سے بر ملا  
جاتا تھا انسان اک بہر نماز  
اور سو جھائی اس کو ایسی ایک بات  
ایک نے آ کر کے دی اس کو خبر  
ایک نے آ کر کہا اے پیشوا  
ایک نے آ کر کہا سن میری بات  
ایک شیطان سب کے پیچھے تھا کھڑا  
جاتا تھا اک طفل پڑھنے کو قرآن  
اور لگایا اس کو ایسی کھیل پر  
جو سنا ابلیس نے اس کا سخن  
آ خوشی سے لے گیا گودی اٹھا  
گاہ ماتھا چومتا تھا گاہ زباں  
گاہ کہتا تھا اسے نور البھر  
کام تو نے یہ کیا ہے استوار  
یعنی بے علمی سے ہے انسان خراب  
اور منگا اس کیلئے خلعت دیا  
تجھے جو باقی اور اس کے گرد و پیش  
ہو کے باہم سب نے شیطان سے کہا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ایسی بخشش سے ہوئے ہم سب او اس  
اپنی کم فہمی سے اپنے جہل سے  
تانا نہ ہووے حشر میں اس کی نجات  
از نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ  
تاکہ ہو قبر خدا میں مبتلا  
ہوگا رسوا حشر میں پیش خدا  
ہنس کے یوں کہنے لگا وہ زشت خو  
جاننا کچھ بھی نہیں وہ علم دیں  
لیک امر وہی سے غافل تمام  
ساتھ میرے چل کے دیکھو اسکا حال  
در پہ عابد کے کیا سب کو کھڑا  
باہر آنے میں نہ کر لیت و لعل  
یک بیک آیا چلا اس کے قریب  
حق نے کی ہے بندگی تیری قبول  
لینے آیا ہوں میں جبریل آمین  
ہو سوار اس پر تو اب جلدی یہیں  
اک گدھے پر کر دیا اس کو سوار  
اس خر بے ذم کو ہانکا تیز گام  
بول و غائط جس جگہ پر تھا پڑا  
گھر تلک آئے وہ روتے نیک نام  
لے گیا ان سب کو اک عالم کے گھر  
مرجا یاں تک تو آ مرد خدا

تم نے بخشا جو اسے خلعت لباس  
ایک لڑکا باز آیا علم سے  
اور برائی ہم نے کی انسان کے ساتھ  
اور رہے ہم ان کو مانع در حیات  
اور دیا ہم نے اسے سب کچھ بھلا  
جو نہ لایا امر خالق کا بجا  
سن شیاطینوں کی ساری گفتگو  
ایک عابد ہے یہاں خلوت نشین  
رہتا ہے درود و وظائف میں مدام  
ہے بڑا عابد وہ اور نیکو خصال  
پھر شیاطینوں کو ہمراہ لے گیا  
اور پکارا اس کو اے عابد نکل  
جو سنی عابد نے وہ بانگ عجیب  
دیکھ کر عابد کو بولا بو الفضول  
ہے بلاتا تجھ کو رب العالمین  
اور لایا ہوں براق نازنین  
دے کے عابد کو فریب استوار  
اس پر چڑھ کر ہاتھ سے باگوں کو تھام  
جا کے خندق میں دیا اس کو گرا  
بھر گئے کپڑے غلاظت میں تمام  
یہ دکھا کر حال جاہل سر بسر  
در پہ دی عالم کے یوں اس نے ندا

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حق نے تجھ پر مولوی بھیجا سلام  
یعنی میں ہوں خاص پیک ذوالجلال  
تا بٹھا دے تجھ کو اے مرد خدا  
علم تیرا بس ہوا مقبول رب  
اور کھڑے ہیں منتظر تیرے ملک  
اپنے پر تجھ پر کریں گے سائبان  
سن کے عالم نے دیا اس کو جواب  
میں نے دیکھا ہے کتابوں میں لکھا  
پھر نہیں آنے کا جبریل امیں  
اس سخن سے تیرے یہ ثابت ہوا  
تو ہے خناس اور ابلیس لعین  
کھسکے یہ گتکے لگائے اس کے چار  
جا چھپا ہفتم زمیں میں سر بسر  
اور کہا سب سے جو تھے شاکی وہاں  
گر پڑھے عالم دو رکعت آشکار  
زیادہ ان دو کا ہے اس سے مرتبہ

میں ہوں جبریل امیں لایا پیغام  
چل بلاتا ہے تجھے ایزد تعال  
عرش اپنے پر جناب کبریا  
اس سبب آیا ہوں لینے کو اب  
آئے ہیں ہمراہ مرے طے کر فلک  
تا نہ ہو خورشید کچھ ایذا رساں  
جھوٹ کیا بکتا ہے اے خانہ خراب  
لے گئے تشریف جب سے مصطفیٰ  
تا نزول عیسیٰ اے مردک لعین  
ہے فریبندہ تو شیطان برملا  
میں دعا کھانے کا اب تجھ سے نہیں  
بھاگا اس جا سے مع خویش و تبار  
کہتے ہیں ابلیس کا اس جا ہے گھر  
دیکھا تم نے علم کا رتبہ یہاں  
اور پڑھے امی اگر رکعت ہزار  
گر ہزار امی کرے رکعت ادا

### انبیاء کے وارث لوگ

علماء کا اس سے بڑھ کر اور کیا درجہ ہوگا کہ علماء انبیاء کے وارث اور گدی نشین  
ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ **عَنْ أَبِي الدُّدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْعُلَمَاءُ وَرِثَةُ الْأَنْبِيَاءِ** (رواہ ابوداؤد والترذی) یعنی ترذی  
اور ابوداؤد میں ابودرداء **رضی اللہ عنہ** سے مروی ہے کہ رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** نے فرمایا عالم انبیاء

۱۔ نزول عیسیٰ کا مفصل بیان میں نے ظہور مہدی و نزول عیسیٰ میں لکھ دیا ہے۔ (مصنف **رحمۃ اللہ علیہ**)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کے وارث ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۳، سنن ابن ماجہ ص ۲۰ باب فضل العلماء)  
مسلمانو! یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ نبوت کے درجہ سے بڑھ کر اور کوئی  
رتبہ نہیں ہے۔ پس اس رتبہ کی وراثت سے بڑھ کر کوئی اور شرف بھی نہیں ہے۔

### فرشتوں کا عالم کیلئے دعائے مغفرت کرنا

احیاء العلوم ج ۱، علم کا بیان باب فضیلت علم میں مروی ہے کہ فرمایا رسول  
اللہ ﷺ نے کہ عالم کے واسطے زمین و آسمان میں جو چیز ہے مغفرت طلب کرتی  
ہے۔ (اتحاف السادة المتعلمین ج ۱ ص ۷۱) پس اس سے بڑھ کر کونسا منصب ہوگا  
جس منصب کیلئے آسمان و زمین کے فرشتے مغفرت چاہنے میں مشغول ہوں۔  
جائے غور ہے کہ وہ تو اپنے نفس میں مشغول رہتا ہے اور فرشتے اس کیلئے مغفرت  
چاہنے میں مشغول رہتے ہیں۔ (اللہ اکبر) (احیاء علوم الدین مترجم ج ۱ ص ۳۳)  
مطبوعہ گروگریو بکس لاہور

### نبوت کے قریب تر لوگ

ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا لوگوں میں سے درجہ نبوت کے قریب تر اہل علم اور اہل جہاد ہیں۔ اہل علم  
اس واسطے کہ انہوں نے لوگوں کو وہ باتیں بتائیں جو رسول ﷺ لائے تھے اور اہل  
جہاد اس وجہ سے کہ انہوں نے پیغمبروں کی لائی ہوئی شریعت پر اپنی تلواروں سے  
جہاد کیا۔ (احیاء العلوم مترجم ج ۱ ص ۳۳) مطبوعہ پروگریو بکس لاہور

### قیامت کے دن شفاعت کرنے والے لوگ

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَفَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ (رواه ابن ماجہ ص ۲۳۰ باب ذکر  
الشفاعة) یعنی مشکوٰۃ کے باب الشفاعت میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کریں گے۔ انبیاء پھر علماء پھر شہداء۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۶) اس حدیث سے علم کا بڑا رتبہ ثابت ہوتا ہے کہ نبوت کے بعد اور شہادت کے اوپر ہے۔

ابوداؤد نے مرفوعاً ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ شہید اپنے اہل بیت میں سے ستر کی شفاعت کرے گا۔ پس اس پر علماء کی شفاعت کو قیاس کر لینا چاہیے۔

### علماء اور شہیدوں کا مقابلہ

رُويَ الشَّيرَازِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَبْدِ بَرِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبْنِ الجَوْزِيِّ فِي العِلَلِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ مَرْفُوعًا يُوْزَنُ يَوْمَ القِيَامَةِ مِدَادُ العُلَمَاءِ وَدَمُ الشُّهَدَاءِ فَمِرحَحُ عِدَادُ العُلَمَاءِ عَلَى دَمِ الشُّهَدَاءِ (مرقات جزء خامس ص ۲۸۳)

یعنی شیرازی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور ابن عبد البر رضی اللہ عنہ نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اور ابن جوزی رضی اللہ عنہ نے کتاب العلل میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہیدوں کا خون وزن کیا جائیگا۔ پس علماء کی سیاہی شہیدوں کے خون پر غالب آئے گی۔ (احیاء العلوم، کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۰)

### خاص چیزوں کے دیکھنے کا ثواب

کنز العرفان میں ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ الوَالِدَيْنِ عِبَادَةٌ وَالنَّظْرُ إِلَى الكَعْبَةِ عِبَادَةٌ وَالنَّظْرُ فِي المُّصْحَفِ عِبَادَةٌ وَالنَّظْرُ إِلَى وَجْهِ العَالِمِ عِبَادَةٌ مَنْ زَارَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا زَارَنِي وَمَنْ صَافَحَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا صَافَحَنِي وَمَنْ جَالَسَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا جَالَسَنِي وَمَنْ جَالَسَنِي فِي الدُّنْيَا أَجَلَسَهُ اللّٰهُ مَعِيَ يَوْمَ القِيَامَةِ یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے والدین کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے، کعبہ شریف کی زیارت کرنا عبادت ہے، قرآن شریف کی طرف

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نظر کرنا عبادت ہے۔ عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ جس شخص نے جس عالم کی زیارت کی، گویا اس نے میری زیارت کی اور جس شخص نے عالم سے مصافحہ کیا، گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ جو شخص عالم کی مجلس میں بیٹھا وہ گویا میری مجلس میں بیٹھا اور جو میری مجلس میں دنیا میں بیٹھا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن میرے ساتھ بٹھائے گا۔

### علماء کی طرف دیکھنے کی عظمت

حدیث صحیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ کون سی کوشش بہتر اور فاضل تر ہے فرمایا کہ علم سیکھنا۔ پھر پوچھا کہ اور کیا ہے۔ فرمایا کہ نماز، حج، گناہ پھر پوچھا کہ اور کیا ہے۔ فرمایا کہ عالموں اور عقلمندوں کی طرف دیکھنا کہ یہ عبادت میں داخل ہے۔

### مجلس علماء میں بیٹھنے کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ساعت عالم کے پاس اس حال میں بیٹھنا جہاں علم کا بیان ہو۔ ہزار رکعت نماز اور سو ہزار تسبیح اور ہزار گھوڑوں سے جو جہاد کی نیت سے باندھ رکھے ہوں بہتر اور برتر ہے۔

### آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا باعث

فرشتوں کا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا محض علم اور فہم کی تعظیم کے سبب سے تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے مصرح ہے۔

### دو جنتوں کے مستحق لوگ

حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْعَالِمِ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



سَاعَتَيْنِ أَوْ أَكَلَ مَعَهُ لُقْمَتَيْنِ أَوْ سَمِعَ مِنْهُ كَلِمَتَيْنِ أَوْ مَشَى مَعَهُ حُطْوَتَيْنِ  
اَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى جَنَّتَيْنِ كُلُّ جَنَّةٍ مِثْلُ الدُّنْيَا مَرَّتَيْنِ یعنی جو شخص عالم کے پاس  
دو ساعت بیٹھے یا عالم کے ہمراہ دو لقمے کھائے یا عالم کی زبان سے دو کلمات سنے یا  
عالم کے ساتھ دو قدم چل کر جائے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے دو جنت عطا  
فرمائے گا۔ ایک ایک جنت دنیا سے ایک ایک حصہ زیادہ ہوگا۔

### ایماندار عالم کی شناخت کا طریقہ

بیہقی نے موقوف روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ”آدمیوں میں  
سے بہتر اور ایماندار وہ عالم ہے کہ اگر لوگ اس کے پاس حاجت لے جائیں تو ان  
کو فائدہ دے اور اگر اس سے بے پروائی کریں تو وہ اپنے نفس کو بے پروا کرے۔  
(احیاء العلوم مترجم ج ۱ ص ۲۲، کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۷۴)

### ایمان کا ثمرہ

حاکم نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ  
ﷺ نے ”ایمان ننگا ہے اور اس کی پوشش تقویٰ ہے اور اس کی آرائش حیا اور  
اس کا ثمرہ علم ہے۔“ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۳، الفردوس بما ثور الخطاب ج ۱ ص ۱۱۲،  
احیاء علوم الدین عربی ج ۱ ص ۱۶)

### چالیس حدیثیں یاد کرنے والوں کو خوشخبری

ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میری امت کو چالیس حدیثیں یاد کر کے پہنچائے۔  
قیامت کے روز میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔ (احیاء العلوم مترجم ج ۱ ص ۲۴،  
مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## اللہ تعالیٰ کا علماء کو دوست رکھنا

ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے ابراہیم میں علم ہوں اور ہر علم والے کو دوست رکھتا ہوں۔ (احیاء العلوم مترجم ج ۱ ص ۴۴، کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۳۴)

## عالم کا امین ہونا

ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا امانت دار ہے۔ (احیاء العلوم مترجم ج ۱ ص ۴۴، کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۹۱)

## حکام اور فقہاء کی درستی پر لوگوں کا انحصار

ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”میری امت میں سے دو قسمیں ایسی ہیں کہ جب وہ درست ہوں تو سب لوگ درست ہو جائیں۔ اگر وہ بگڑ جائیں تو سب لوگ بگڑ جائیں۔ ایک امیر یعنی حکام ہیں، دوم فقہاء (احیاء العلوم مترجم ج ۱ ص ۴۴، کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۳۴)

## اللہ سے قریب کرنے والا علم

طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب مجھ پر کوئی ایسا دن آئے جس میں مجھ کو وہ علم نہ ہو جو مجھے خدائے تعالیٰ سے قریب کر دے تو اس روز کا آفتاب نکلتا مجھ کو نصیب نہ ہو“۔ (احیاء العلوم مترجم ج ۱ ص ۴۵، جامع ترمذی ص ۳۸۴، ۳۸۵، باب جا جاء فی فضل الفقه)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## عالم کی موت کے غم کا اندازہ

عَنْ أَبِي دُرْدَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَوْتَ الْعَالِمِ مُصِيبَةً وَلَا بَحِيرَ وَثَلَمَةَ لَا تُسَدُّ وَهُوَ نَجْمٌ طَمَسَ وَمَوْتُ قَبِيلَةٍ أَيْسَرُ مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ (رواه ابوداؤد والترمذی) یعنی ابوداؤد ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ میں ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عالم کا مرنا ایک ایسی مصیبت ہے کہ اس کا جبر نقصان نہیں اور ایسا رخنہ ہے کہ بند نہیں ہو سکتا اور وہ ستارہ ہے کہ بے نور ہو گیا اور ایک قبیلہ کا مرنا عالم کی موت کی نسبت زیادہ آسان ہے۔

## غم کرنے کا ثواب

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس مومن نے کسی عالم کے مرنے کا غم کیا تو اللہ تعالیٰ اسکے واسطے ہزار عالموں اور ہزار شہیدوں کا ثواب لکھتا ہے“ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک عالم کا مرنا گویا ایک جہان کا مرنا ہے۔

## علماء کو برا کہنے کا نتیجہ

کوشی میں مرقوم ہے کہ جو شخص کسی عالم باعمل سے بدذبانی اور فحش کلامی کرے وہ شخص کافر ہو جاتا ہے اور اس کی عورت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مطلقہ بطلاق بائن ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی صدر الشہید رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ بدیع الدین میں لکھا ہے۔ حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص عالم کی بے عزتی کرے یا عالم کو تکلیف دے یا رنج پہنچائے گویا اس نے میری بے عزتی کی اور جس نے میری بے عزتی کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی اہانت کی۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کی اہانت کی وہ دوزخ کی دکھتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔“

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## قرب قیامت کے آثار

حدیث صحیح میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عنقریب میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ علماء و فضلاء سے بھاگیں گے۔ پس ان کو اللہ تعالیٰ تین بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔ اول ان کے کسب سے برکت اٹھ جائے گی۔ دوم اللہ تعالیٰ ان پر ظالم بادشاہ بھیجے گا۔ سوم ایسے لوگ دنیا سے بے ایمان جائیں گے۔ پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ علماء کی عزت کریں اور ان کی صحبت سے فیض اٹھائیں اور ان کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کا کوئی کلمہ نہ کہیں۔

## علماء سے بغض رکھنے والوں کو عذابِ آخرت

جو لوگ دیندار علماء و فضلاء سے بغض و حسد رکھتے ہیں وہ قیامت کے دن بڑے بڑے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ جِبْرَائِيلَ عَنْ صَاحِبِ الْعِلْمِ فَقَالَ هُمْ سِرَاجُ أُمَّتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ طُوبَى لِمَنْ عَرَفَهُمْ وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَنْكَرَهُمْ وَأَبْغَضَهُمْ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں نے جبرائیل علیہ السلام سے عالم کا درجہ پوچھا اس نے کہا کہ وہ لوگ آپ کی امت کے چراغ ہیں، دنیا اور آخرت میں وہ لوگ خوش ہیں، جنہوں نے عالم کا مرتبہ پہچانا اور عذاب ہے ان لوگوں کے واسطے جنہوں نے عالموں سے انکار کیا اور ان کے ساتھ بغض و حسد رکھا اور ان سے بے ادبی اور گستاخی کی۔

(الحجۃ، امام موسیٰ بن احمد و جامی)

افسوس سخت افسوس ہے کہ آج کل مسلمانوں میں یہ سب بری باتیں پائی جاتی ہیں اور وہ علماء کی طرف سے سخت بدظن اور بدگمان ہو رہے ہیں۔ وجہ یہ ہے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کہ عام مسلمان بد صحبتوں اور بری مجلسوں کے باعث بے دین اور گمراہ ہو گئے ہیں اور ان کو دینداری اور پرہیزگاری کا مطلق شوق نہیں رہا بلکہ دیندار مسلمانوں کو دیکھ کر ہنسی اڑاتے ہیں جس کا خمیازہ ان کو آنکھ کے بند کرنے کے ساتھ ہی معلوم ہو جائے گا۔

خلاف پیمبر کے راہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

### امتِ محمدی سے خارج لوگ

دیکھئے رسول اللہ ﷺ کے حقوق کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجَلِّ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا (رواه احمد والطبرانی) یعنی احمد اور طبرانی وغیرہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص بڑے کی عزت اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں ہے۔“ (نشرطی التعریف ص ۳۴)

### علماء کے اکرام و توقیر کرنے کا فائدہ

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ يَعْنِي فِي الْقَبْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ إِلَيْ أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ (رواه البخاری) یعنی صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد میں سے دو دو کو قبر میں رکھتے۔ پھر فرماتے کہ قرآن شریف کس کو زیادہ یاد ہے۔ جب ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے لحد میں پہلے رکھتے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دیکھئے رسول اللہ ﷺ تو علمائے صالحین کی ایسی عزت و شان اور قدر و منزلت کریں مگر آج کل کے مسلمان علماء کی صحبت سے متنفر ہوں۔ افسوس صد افسوس۔

ہم لوگوں کی نہ دنیا ٹھیک ہے اور نہ ہی دین۔ مگر دنیا کے نہ ہونے کا ہر ایک کو کسی قدر رنج و غم ہوتا ہے اور اسی واسطے وہ جائز اور ناجائز وسائل یعنی چوری، لوٹ گھسوٹ، رشوت اور سود خواری سے روپیہ پیسہ پیدا کرنے کی سعی بلیغ کرتے ہیں اور اس کے ضائع ہونے کا بھی بڑا رنج ہوتا ہے۔ چنانچہ مٹی کا پیالہ جس سے پانی پیتے ہیں، ٹوٹ جاتا ہے تو کس قدر صدمہ ہوتا ہے لیکن بطور مثال عرض ہے کہ مدتوں کی نمازیں غائب اور دل پر خیال بھی نہیں آتا۔ اس کا ظاہر اسبب یہ ہے کہ ایمان میں نقصان ہے، دین میں فتور ہے۔ جس کا بڑا باعث یہ ہے کہ احکام شریعت و سیرت حضرت خاتم رسالت ﷺ حالات اصحاب کرام رضی اللہ عنہم وائل بیت عظام سے محض بے خبری اور غفلت ہے۔ اس کا منجھائے سلسلہ یہی خامی و کوتاہی علم دین ہے۔

### علماء سے متنفر ہونے کی وجہ

اگر مسلمان علماء کی صحبت اختیار کریں تو ان کو سب ضروری باتیں معلوم ہو جائیں لیکن ان کو تو ہر وقت یہ خوف رہتا ہے کہ ایسا نہ ہو مولوی صاحب کچھ کہہ بیٹھیں۔ میاں تمہاری صورت خلاف شرع ہے۔ پاجامہ خلاف سنت ہے۔ برخلاف اس کے اگر کوئی طبیب کہہ دے کہ میاں تم پر سوداویت کا غلبہ معلوم ہوتا ہے جلد اس کا علاج کر لو، ایسا نہ ہو کہ مرض بڑھ جائے تو اس کو بڑی شفقت سمجھتے ہیں۔ افسوس ایمان کو بدن کے برابر بھی عزیز نہیں رکھتے۔ اگر ان لوگوں کو جسم کے برابر بھی ایمان کی صحبت ہوتی تو علماء کی نصیحت کو برانہ مانتے، اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت بخشے۔

### علماء کی ضرورت

مروی ہے کہ امام محمد رضی اللہ عنہ قفای کے پاس سے گزرے اور فرمایا اِنَّ اَعْطَيْتَنِي

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



شَرْبَةُ أَعْلَمُكَ مَسْئَلَتَيْنِ مِنَ الْفِقْهِ یعنی اگر تو مجھ کو شربت کا ایک پیالہ عنایت کرے تو میں تجھ کو دو مسئلے فقہ سے سکھاؤں۔ فتاویٰ نے کہا کہ مجھ کو مسائل کی حاجت نہیں۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قیمت در گر انما یہ چہ دانند عوام حافظا گوہر یک دانہ مدہ جز بنحو اص  
یعنی عوام الناس قیمتی موتی کی قدر کیا جانیں۔ اے حافظ تو یکتا گوہر خواص  
کے سوا مت دے۔

الغرض اس کو ایسے مسئلے کی ضرورت درپیش ہوئی۔ وہ یہ تھی کہ اس نے حلف اٹھائی تھی کہ اگر میں اپنی بیٹی کیلئے تمام دنیا کی چیزیں جہیز میں نہ دوں تو میری عورت پر طلاق ہے۔ پس اس نے علمائے وقت سے فتویٰ طلب کیا۔ سب نے اسکے حانث ہونے پر فتویٰ دیا۔ بامر مجبوری اسے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آنا پڑا۔ آپ نے فرمایا کہ جب میں نے تجھ سے شربت کا ایک پیالہ مانگا تھا تو اس وقت میرا ارادہ اسی مسئلہ کے سکھانے کا تھا مگر اب مسئلہ کی تعظیم شان کے واسطے ہزار دینار لئے بغیر نہ سکھاؤں گا۔ اس نے بامر مجبوری ہزار دینار مہیا کر دیئے تب آپ نے فرمایا کہ اگر بیٹی کے جہیز میں مصحف دے گا تو اپنی قسم میں سچا ہوگا کیونکہ قرآن شریف میں دنیا کی تمام نعمتیں شامل ہیں۔ پس اس جواب سے علمائے وقت دنگ رہ گئے اور سب نے تسلیم کیا اور آپ کے علم میں یوں مداح ہوئے۔

علم درے است نیک باقیمت جہل دروایت سخت بے درماں  
ہنر یا بد و فضل و دین و کمال کہ گاہ آید و گہ رو دجاہ و مال

### چند عجیب و غریب سوالات کے جواب

خليفة ماموں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک ہوشیار اور تجربہ کار لوٹڈی سے پوچھا کہ جس چیز میں دم بھر کی لذت حاصل رہتی ہے وہ کونسی لذت ہے اور جس لذت کا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دن بھر میں خاتمہ ہو جاتا ہے وہ کوئی لذت ہے۔ جس لذت کا تین دن تک اثر رہتا ہے وہ کوئی لذت ہے۔ اور ایک ماہ کی لذت کس چیز میں میسر ہوتی ہے۔ سال بھر تک لذت کس چیز میں حاصل رہتی ہے اور عمر بھر کی لذت کا کس پر خاتمہ ہوتا ہے۔ ابدی لذت کس چیز میں میسر ہوتی ہے؟ تو لوٹڈی نے نہایت ہی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا کہ دم بھر کی لذت جماع میں حاصل ہوتی ہے۔ اور دن بھر کی لذت کا خاتمہ شراب پر ہوتا ہے۔ تین دن کی لذت شگوفہ میں ہے۔ نئی دلہنوں میں مہینہ بھر کی لذت و مزہ داری ہے۔ سال بھر کی لذت بچوں میں ہے۔ عمر بھر کی لذت دوستوں اور دینی بھائیوں کی ملاقات میں ہے اور جس بات میں ابدی لذت اور دوامی مزیداری ہے وہ عفو الہی ہے۔ (اسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب نصیحت میں لکھا ہے)

### عقبنی میں علماء کی ضرورت

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل جنت ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ کی زیارت کیا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تَمَنُّوا عَلٰی مَا سِئْتُمْ یعنی تم مجھ سے آرزو کرو جو چاہو۔ وہ علماء کی طرف متوجہ ہو کر کہیں گے مَا اِنَّا اَتَمْنٰی یعنی ہم کیا آرزو کریں۔ علماء جواب دیں گے۔ تَمَنُّوا عَلَیْہِمْ کَمَا کُنَّا لِعَنِیْمْ تَمَّ خَدَائِے تَعَالٰی سے فلاں فلاں آرزو کرو۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ عقبنی میں بھی علماء کی ضرورت ہوگی۔ (مرقاۃ جز خامس ص ۲۸۷، کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۶)

### سب سے بہتر باپ

صحیح روایت میں آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کے تین باپ ہوتے ہیں۔ ایک باپ تو وہ ہے جس کی صلب سے یہ خارج ہوا۔ دوسرا باپ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وہ ہے جس نے اسے علم سکھلایا۔ تیسرا باپ وہ ہے جس نے اسے دُختر دی۔ ان تینوں میں وہی زیادہ اچھا ہے جس نے اسے علم سکھلایا۔ اس لئے کہ علم خدا شناسی کا ذریعہ ہے اور اس سے بڑھ کر دین و دنیا میں کوئی نعمت نہیں۔ پھر آدمی ایسے باپ کا ادب نہ کرے تو کس کا کرے۔

### دنیا کے قائم رہنے کی چار چیزیں

حدیث صحیح میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کی مضبوطی چار چیزوں سے ہے۔ اول عالموں کے علم سے۔ دوسرے حاکموں کے عدل سے۔ تیسرے مالداروں کی سخاوت سے۔ چوتھے فقیروں کی دعا سے۔ پس اگر عالموں کا علم نہ ہوتا تو بیشک تمام لوگ جاہل و گمراہ اور بے دین ہو جاتے۔ اگر مالداروں کی سخاوت نہ ہوتی تو بیشک تمام فقیر ہلاک ہو جاتے۔ اگر فقیروں کی دعا نہ ہوتی تو تمام مالدار ضرور ہلاک ہو جاتے۔ اگر حاکموں کا انصاف نہ ہوتا تو ظالم لوگ غرباء کو کھا جاتے جیسا کہ بھیڑیا بکری کو کھا جاتا ہے۔

### رسول اللہ ﷺ کے جانشین لوگ

مسلمانو! خوب یاد رکھو کہ رسول اللہ ﷺ کے گدی نشین اور خلفاء یہی علماء و فضلاء ہیں جن کیلئے رسول اللہ ﷺ نے مغفرت کی دعا مانگی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ قَالَ الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي يَرْوُونَ أَحَادِيثِي وَيُعَلِّمُونَهَا النَّاسَ (رواه الطبرانی فی الاوسط) یعنی طبرانی نے اوسط میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ میرے خلیفوں پر رحم کیجئے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



آپ کے خلیفہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے اور میری حدیث روایت کر کے لوگوں کو تعلیم کریں گے۔ (احیاء علوم الدین مترجم ج ۱ ص ۶۰) یاد رہے کہ ان علماء سے وہ علماء مراد ہیں جو ظاہر و باطن میں رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور ان کی رفتار و گفتار اور وضع قطع اور نشست و برخاست عین اللہ و رسول کے فرمان کے مطابق ہے نہ کہ آجکل کے بعض مجہول اور گمراہ علماء سے مراد ہے جن کی ظاہری شکل تو اسلامی ہوتی ہے مگر باطن میں اس کے برعکس ایسوں ہی کی نسبت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

۔ از بروں چوں گور کافروز دروں بیگانہ دوش

اللہ تعالیٰ ان علماء کو ہدایت بخشے تاکہ دوسرے لوگ ان کی دیکھا دیکھی گمراہ نہ ہو جائیں۔

### علماء کو مغفرتِ گناہ کی بشارت

جو لوگ نیک نیتی سے دینی علم پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ **عَنْ حَمَادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْعُلَمَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ إِنِّي لَمْ أَجْعَلْ حِكْمَتِي فِي قُلُوبِكُمْ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُكُمْ الْخَيْرَ انْهَبُوا إِلَى الْجَنَّةِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ عَلَى مَا كَانَتْ مِنْكُمْ** (مسند ابوحنیفہ) یعنی مسند ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کرے گا پھر فرمائے گا کہ میں نے تمہارے دلوں کو علم سے منور کیا تھا کہ تمہارے لئے دین و دنیا میں بھلائی ہو جاؤ جنت میں میں نے تمہارے گناہ بخش دیئے جس طرح تم سے ہوئے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## علماء کو رزق کی کفالت اور دیگر مقاصد کی برآری کا وعدہ

اللہ تعالیٰ صاحب علم کی تمام دینی اور دنیوی حاجات برلاتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتِّ وَتِسْعِينَ وَأَنَا ابْنُ سِتِّ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَرَأَيْتُ حَلْقَةَ عَظِيمَةً فَقُلْتُ لِأَبِي حَلْقَةَ مِنْ هَذِهِ فَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزَّبِيدِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مُهْمَهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ يَعْنِي مُنْذَرًا عَظِيمًا فِي حَضْرَةِ ابْنِ أَبِي حَنِيفَةَ رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں ۸۰ ہجری میں پیدا ہوا اور اپنے باپ کے ساتھ ۹۶ ہجری میں حج کو گیا اور اس وقت میری عمر ۱۶ برس کی تھی پھر جب میں مسجد الحرام میں داخل ہوا اور ایک بڑا حلقہ دیکھا تو میں نے اپنے والد ماجد رضي الله عنه سے پوچھا کہ یہ کس کا حلقہ ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ رضي الله عنه بن الحارث بن جزء الزبیدی کا۔ تب میں آگے بڑھا تو میں نے سنا وہ کہتے تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے اللہ کے دین میں تفقہ حاصل کیا اللہ اس کے مقاصد کا ذمہ دار ہے اور اس کو رزق دے گا جہاں سے گمان بھی نہ ہو۔

## درود شریف لکھنے کا ثواب

علم پڑھنے کا یہ بڑا فائدہ ہے کہ جو کوئی تصنیف و تالیف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف لکھنے کا التزام رکھتا ہے اس کیلئے فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عَلَيْهِ وَالِإِلهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ  
إِسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ (رواه الطبرانی) یعنی طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کتاب میں لکھ کر مجھ پر درود  
بھیجا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا، فرشتے برابر اس کیلئے دعائے  
مغفرت کرتے رہیں گے۔

صحیح ترمذی ابواب الوتر باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ نزدیک  
مجھ سے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا یعنی مرد ہو یا عورت جو سب سے زیادہ مجھ پر  
درود بھیجتا ہے۔ (مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلها، دوسری فصل)

اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص سب سے بڑھ کر شفاعت کا مستحق ہوگا۔ یہ  
وصف صوفیائے کرام رضی اللہ عنہم میں بالخصوص زیادہ تر پایا جاتا ہے کیونکہ یہ پاک لوگ  
رات دن درود خوانی میں مشغول رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی درود پڑھنے کی ترغیب  
دیتے ہیں۔

صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۵ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار  
رحمت بھیجتا ہے۔ ایک روایت میں اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ دس درجے بڑھتے ہیں  
اور دس گناہ مٹتے ہیں۔ (اس کو احمد، نسائی وغیرہ ج ۱ ص ۱۵۲ نے ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت کیا ہے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بدلہ ملنا ایک بڑی فوزِ عظیم ہے۔ یہ  
حدیث مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فصل اول میں ہے)

۱۔ صوفیوں کے اصول اور رموز تصوف اور عملیات مجرب کتاب عملیات و تعویذات مجدد الف  
ثانی رضی اللہ عنہ میں مدلل و مفصل طور پر لکھ دیے ہیں۔ (مصنف)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



صحیح ترمذی ابواب الدعوات میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کا ذکر سن کر درود نہ بھیجے وہ بخیل ہے۔ (یہ حدیث مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ کی تیسری فصل میں ہے)

ترمذی ابواب الدعوات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ اس کی ناک پر خاک پڑے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۹۳، مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے ذکر کے وقت درود بھیجنا واجب ہے۔ جو اس وقت درود نہیں بھیجتا ہے وہ ذلیل و خوار ہوگا۔

حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا لفظ یہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے درود نہ بھیجا وہ شقی ہے۔ (اس کو ابن سنی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے)

حدیث صحیح میں مروی ہے کہ دنیا میں جو فرشتے چلتے پھرتے سیر کرتے ہیں۔ وہ امت کا صلوٰۃ و سلام پہنچا دیتے ہیں (مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ و فصلها دوسری فصل) جو رسول اللہ ﷺ کے عاشق ہیں اس کا جواب خود رسول اللہ ﷺ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ایک سلام کے عوض دس سلام کرتا ہے۔ (یہ مضمون حدیث حضرت عبدالرحمن بن عوف میں نزدیک حاکم کے آیا ہے)

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یوں وارد ہے کہ جس نے ایک بار درود شریف بھیجا اللہ اور فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں۔ (اسکو احمد نے روایت کیا ہے) (مسند احمد ج ۲ ص ۱۸۷، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۸۷)

معلوم ہوا کہ درود شریف کے سبب سے دنیا کی تمام مہمیں آسان ہو جاتی ہیں اور آخرت میں مغفرت ہوتی ہے۔ دنیا بھی ملی، آخرت بھی سنور گئی۔ کہو اب کیا باقی رہا مگر اکثر لوگ اس نعمت عظمیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ دیکھئے شاہ ولی اللہ صاحب

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ پایا ہے اسی درود شریف کی برکت سے پایا ہے۔ راقم الحروف کے والد ماجد مولوی مست علی حنفی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے درود شریف کی برکت سے طریقت میں کمال حاصل کیا۔ کہتے ہیں کہ آپ درود شریف اس کثرت سے پڑھا کرتے تھے کہ آپ کے جسم مبارک کے ہر ایک بال سے درود شریف کی صدا آتی تھی اور نیز جس جگہ آپ بیٹھتے تھے اس جگہ سے خوشبو آتی تھی۔ یہ بات بالکل قرین قیاس اور صحیح ہے کیونکہ میں نے بھی خود اپنے شیخ کی ایسی حالت دیکھی ہے۔  
ابوداؤد میں حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جمعہ کے دن مجھ پر بہت درود شریف بھیجا کرو کیونکہ تمہارا یہ درود شریف مجھ پر عرض کیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب الجمعہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کو درود شریف کو کثرت سے پڑھنے کی زیادہ خصوصیت ہے۔ طبرانی میں حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ میں یہ بھی آیا ہے کہ ہر دعا اوٹ میں ہے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود نہ بھیجا جائے۔  
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر دعا کے اوّل و آخر درود شریف پڑھ لینا چاہیے تاکہ وہ دعا قبول ہو جائے اور جو کام دعاؤں اور ذکروں سے نکلتا ہے وہ کام فقط کثرت درود شریف سے نکلتا ہے۔ غرض درود شریف کے فائدے بی شمار ہیں مگر اس جگہ تھوڑے سے فائدے لکھے جاتے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کیساتھ موافقت ہے، گو ہمارے درود اور اللہ تعالیٰ کے درود میں بہت بڑا فرق ہے۔ کہاں تراب کہاں رب الارباب۔ (۲) فرشتوں کی موافقت۔

۱۔ اس کو وہی سمجھتے ہیں جو اس رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ چودل بمہر نگارے زستہ اے ماہ۔  
تراز حالت عشاق لے لواجہ خبر۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(۳) اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتوں کا اس شخص پر درود بھیجنا۔ (۴) ایک درود پر دس درود کا اللہ تعالیٰ سے حاصل ہونا۔ (۵) ایک درود پر دس نیکیاں ملنی دس گناہ مٹنے دس درجے بڑھنے۔ (۶) دوزخ اور نفاق سے بری ہونا۔ (۷) جنت میں شہیدوں کے ہمراہ ایک جگہ بسنا۔ (۸) اس دعا کا قبول ہونا جسکے ساتھ درود پڑھا گیا ہے۔ (۹) شفاعت کا مستحق ہونا۔ (۱۰) مرنے سے پہلے جنت کی بشارت کا ملنا۔ (۱۱) سو درود پر ہزار درود کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا۔ (۱۲) فرشتوں کا دوست ہو جانا اور اس کی مدد کرنا۔ (۱۳) بہشت کے دروازے پر اس کے کندھے رسول اللہ ﷺ کے کندھے سے بھڑ جانا۔ (۱۴) مرنے کے بعد قبر پر درود کا اس کیلئے استغفار کرنا۔ (۱۵) ایک درود کا برابر کوہ احد کے ہو جانا۔ (۱۶) ایک فرشتے کا رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر اسکے درود پہنچانے کیلئے مقرر ہونا۔ (۱۷) بھرپور ثواب کا ملنا۔ (۱۸) گناہوں کا روز بروز مٹنا۔ (۱۹) بردہ آزاد کرنے سے زیادہ ثواب کا حاصل ہونا۔ (۲۰) ایک درود میں اسی برس کے گناہ صغیرہ کا دور ہو جانا۔ (۲۱) کراما کا تبین کا تین دن تک گناہ کا بانظر توبہ نہ لکھنا۔ (۲۲) ہول قیامت سے نجات پانا۔ (۲۳) رحمت کا ہر طرف سے اس کو ڈھانپ لینا۔ (۲۴) اللہ کے غضب سے امان میں آ جانا۔ (۲۵) عرش کے نیچے سایہ پانا۔ (۲۶) ترازو کا بھاری ہو جانا اور دوزخ سے بچ جانا۔ (۲۷) محشر کی پیاس سے امن میں ہونا۔ (۲۸) پل صراط پر ثابت قدم رہنا۔ (۲۹) ہزار بار درود پڑھنے سے جنت کا اپنے لئے دیکھ لینا۔ (۳۰) بہت سی بیویوں کا جنت میں ملنا۔ (۳۱) برابر بیس جہاد کے ثواب پانا۔ (۳۲) برابر صدقے کے اجر حاصل کرنا۔ (۳۳) سو درود کا برابر لاکھ نیکی کے ہونا اور لاکھ گناہوں کا معاف ہو جانا۔ (۳۴) ہر روز سو بار درود شریف کا پڑھنا موجب ہے سو حاجتوں کے بر آنے کا۔ تیس دنیا میں ستر آخرت میں۔ (۳۵) ہر روز سو بار درود شریف پڑھنا ایسا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ہے جیسے رات دن عبادت کی۔ (۳۶) یہ کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام عملوں سے محبوب تر ہے۔ (۳۷) مجلس کی زینت ہے اور قیامت کے روز نور ہے۔ (۳۸) محتاجی دور ہوتی ہے۔ (۳۹) رسول اللہ ﷺ سے بہت قریب ہو جاتا ہے۔ (۴۰) اس کی برکت اس کی اولاد میں اثر کرتی ہے۔ (۴۱) زیادہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جاتا ہے۔ (۴۲) درود خواں سے بعض فرائض فوت شدہ کا سوال نہیں ہوتا۔ (۴۳) جو پچاس دفعہ روز درود شریف پڑھتا ہے قیامت میں اس کا مصافحہ رسول اللہ ﷺ سے ہوگا۔ (۴۴) دل کا زنگ دور ہو جاتا ہے۔ (۴۵) جس دعا کے ساتھ درود ہوتا ہے وہ دعا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پردہ پھاڑ کر جا پہنچتی ہے۔ (۴۶) صبح و شام دس بار درود شریف پڑھنے سے شفاعت کا استحقاق ہو جاتا ہے۔ (۴۷) جس نے دن میں تیس بار رات میں تیس بار شوق و محبت سے درود پڑھا اس کے گناہ اس دن اور اس رات کے معاف ہو جاتے ہیں۔ (۴۸) گھر میں سلام کر کے جانا۔ پھر درود شریف پڑھنا محتاجی و ضیق کو دور کرتا ہے۔ (۴۹) بھولی ہوئی بات یاد آ جاتی ہے۔ (۵۰) مرض نسیان دور ہو جاتا ہے۔ (۵۱) محتاج کیلئے بجائے صدقہ و خیرات کرنے کے ہے۔ (۵۲) مصلیٰ کو خود رسول اللہ ﷺ کا جواب دیتے ہیں۔ (۵۳) رسول اللہ ﷺ سے کہا جاتا ہے کہ فلاں بن فلاں آپ پر درود بھیجتا ہے مثلاً فرشتے یوں عرض کرتے ہیں کہ محمد صالح بن مولوی مست علی ﷺ آپ پر درود بھیجتا ہے۔ مثلاً فرشتے یوں عرض کرتے ہیں کہ محمد صالح بن مولوی مست علی ﷺ آپ پر درود و سلام عرض کرتا ہے۔ زہے عزت و شرف زہے سعادت و کرامت کہ ہم سے گنہگاروں کا وہاں نام مذکور ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہماری خوش نصیبی ہوگی۔ (۵۴) جو بددعا رسول اللہ ﷺ اور جبرائیل علیہ السلام نے درود شریف نہ بھیجنے والی پر کی ہے اس سے نجات ملتی ہے۔ (۵۵) ایسا آدمی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بہشت کا رستہ نہیں بھولتا۔ (۵۶) رسول ﷺ پر جفا کرنے سے بچاؤ ہو جاتا ہے۔  
(۵۷) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی لعنت سے نجات ملتی ہے۔ (۵۸)  
بخیل کہلانے سے امن حاصل ہوتا ہے۔ (۵۹) رسول اللہ ﷺ کو اس شخص سے دلی  
محبت ہو جاتی ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت میں ہر شخص اپنے دوست کے  
ساتھ ہوگا گو عمل میں اس کے برابر نہ ہو۔ ہم کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا اور رسول  
خدا ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت اور اولیاء اور مجتہدین اور محدثین کا حشر  
میں ساتھ ہوگا۔ (۶۰) درود شریف پڑھنے سے ہدایت ایمان اور حیات دل ملتی ہے  
اور گمراہی و فسق سے بچ جاتا ہے۔ (۶۱) اس شخص کی محبت کو اللہ تعالیٰ تمام آسمان اور  
زمین والوں کے دل میں ڈال دیتا ہے یعنی نیک لوگ اسے دل سے چاہنے لگتے  
ہیں۔ (۶۲) اس کے ہر کام میں۔ عمر میں مال میں ایمان میں گھر بار اور بال  
بچوں میں برکت ہوتی ہے۔ (۶۳) کثرت درود شریف سے کثرت محبت رسول  
اللہ ﷺ کی پیدا ہوتی ہے یہ محبت آخر کو جنت میں لے جائے گی۔ (۶۴) اس میں  
کچھ نہ کچھ رسول اللہ ﷺ کا حق ادا ہو جاتا ہے سب نہ سب تھوڑا ہی سہی ورنہ حضور  
ﷺ کے حقوق و احسانات کا شکر کسی مخلوق سے کہاں ادا ہو سکتا ہے۔ (۶۵) درود  
شریف پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی آ جاتا ہے۔ (۶۶) رسول اللہ ﷺ پر درود  
شریف بھیجنے والا کثیر الذکر قرار دیا جاتا ہے۔ (۶۷) کثرت درود سے محبت برزخ  
بھی کبھی میسر آ جاتی ہے یا خواب میں مشرف بزیارت ہوتا ہے۔ (۶۸) کثرت  
درود کی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا چاہنے والا ہے۔ جو شخص جس  
چیز کو زیادہ دوست رکھا کرتا ہے تو اس کا ذکر بھی بہت کیا کرتا ہے ورنہ زبانی محبت کا  
دعویٰ کرنے والے بہت ہیں۔ محبت کی جگہ دل ہے زبان نہیں ہے۔ دل کی محبت کا  
اثر پڑتا ہے۔ زبان کی دوستی خالی از نفاق نہیں ہوتی۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ان فوائد کے علاوہ اور بہت سے درود شریف کے فائدے ہیں جن میں سے کچھ جمعۃ المبارک کے بیان میں بھی آئیں گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بعد تلاوت قرآن مجید اور ذکر خدا کے کوئی وظیفہ درود شریف سے بہتر نہیں ہے بلکہ اگر اور ذکر نہ کر سکے تو اسی درود شریف پر قناعت کرے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی آ جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھی پڑھ لیا جاتا ہے۔ درود شریف کے صیغے قریب تیس عدد کے احادیث شریف میں بالفاظ مختلف آئے ہیں جن کا ذکر میں نے اپنی کتاب فضائل درود شریف میں مفصل طور پر لکھ دیا ہے جو عنقریب شائع کی جائے گی جس کا حجم غالباً چار پانچ سو صفحہ کے قریب ہوگا۔ غرض درود شریف پڑھنے کے بڑے فائدے ہیں۔ وَلَنِعْمَ مَا قِيلَ

آسان ہر ایک ہوتی ہے مشکل درود سے مقصد دلوں کے ہوتے ہیں حاصل درود سے ناقص اگر پڑھے تو ہو کامل درود سے دل سوئے دوست رہتا ہے مائل درود سے خالق کی یاد رہتی ہے دل میں بسی ہوئی جس نے پڑھا درود اسے حق رسی ہوئی حاصل درود خواں کو ہو دیدارِ مصطفیٰ ﷺ ہوتا ہے دستیاب ہر اک دل کا مدعا ہر رنج کا علاج ہے ہر درد کی دوا غمگین کو ہے رفاہ تو بیمار کو شفاء عشق آلہ بہر مصلی درود ہے تاریکی دروں کی تجلی درود ہے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## عالم اور عابد کا مقابلہ

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخِرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةُ فِي حُجْرَتِهَا وَحَتَّى الْحَوَاتِ لِيُصَلُّوا عَلَيَّ مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرِ (رواه الترمذی)

یعنی ترمذی میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رو برو دو شخصوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک ان میں سے عابد اور دوسرا عالم۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم دوسری فصل ص ۳۴)

## طالب العلم کیلئے حشرات الارض کا دعا کرنا

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے اور اہل آسمان و زمین یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور یہاں تک کہ مچھلیاں اس شخص کیلئے دعائے خیر کرتی ہیں جو لوگوں کو نیکی کی تعلیم دینے والا ہو۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم دوسری فصل)

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو کیسا نبوت کے درجے کے ساتھ کیا ہے اور جو عمل کہ علم سے خالی ہو اس کے رتبے کو کیسا کم فرمایا ہے۔ حالانکہ عابد جس عبادت کو ہمیشہ کرتا ہے اس کو علم تو رکھتا ہی ہے۔ اگر اس کا علم نہ ہو تو عبادت نہ ہوگی۔

عَنْ أَبِي الدُّدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ لِعَنَى ابوداؤد ابن ماجہ اور ترمذی وغیرہ نے حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی بزرگی سب ستاروں پر۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم دوسری فصل)

### پنجمیوں کی وراثت

عَنْ أَبِي الدُّدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنْ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوْرثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ مِنْ أَخَذَ بِحِطِّهِ وَأَقْرَبُ (رواه ابوداؤد الترمذی) یعنی ابوداؤد و ترمذی وغیرہ میں حضرت ابودراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تحقیق علماء پنجمیوں کے وارث ہیں پنجمی میراث میں دینار و درہم نہیں چھوڑتے وہ تو علم ہی کا ترکہ چھوڑتے ہیں جس نے اسے حاصل کیا اس نے بھرپور حصہ لیا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم دوسری فصل)

### علم دین کے سکھلانے کی بزرگی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَدْعُونَ اللَّهَ وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُونَ الْفِقْهَ أَوْ الْعِلْمَ وَيَعْلَمُونَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ (رواه الدارمی) یعنی دارمی میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں دو مجلسوں پر گزرے اور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فرمایا کہ دونوں اچھے کام پر ہیں اور ایک دونوں میں سے اپنے ساتھی سے افضل ہے۔ یہ لوگ جو خدا سے دعا مانگ رہے ہیں اور اس کی طرف دل لگا رہے ہیں اگر خدا چاہے تو ان کو دے اور اگر چاہے تو نہ دے لیکن یہ لوگ جو فقہ یا علم سیکھتے اور جہلا کو سکھلاتے ہیں تو یہ افضل ہیں اور بیشک میں بھی معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں پھر آپ انہیں میں بیٹھ گئے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم تیسری فصل ابن ماجہ ص ۲۱، کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۴۷)

اس حدیث سے علم کی فضیلت عبادت پر کس قدر ثابت ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا مجلس علم میں بیٹھنا کیسی نعمت عظمیٰ کو بیان کر رہا ہے۔ کسی بزرگ نے اس موقعہ پر کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

گدایاں را ازیں معنی خبر نیست کہ سلطان جہاں با ماست امروز

### علم کی مجالس میں بیٹھنا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ مَجَالِسُ الْعِلْمِ (رواه الطبرانی فی الکبیر) یعنی طبرانی نے کبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارا جنت کے باغوں میں گذر ہوا کرے تو چرا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جنت کے باغ کون سے ہیں؟ فرمایا: علم کی مجالس۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۹)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ جُلَسَانِنَا خَيْرٌ قَالَ مَنْ ذَكَرَكُمْ اللَّهُ رُؤْيَتْهُ، وَذَكَرَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ، وَذَكَرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ، (رواه ابویعلی) یعنی ابویعلی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کسی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے کون سا ہم نشین بہتر ہے؟ فرمایا: جس

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کی زیارت خدا کو یاد دلائے اور گفتگو علم کو بڑھائے اور عمل آخرت کو یاد دلائے۔

## باقیات الصالحات

یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کی موت کے ساتھ ہی اس کے اعمال بھی منقطع ہو جاتے ہیں لیکن چند عملوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِي قَبْرِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ مَنْ عِلَّمَ عِلْمًا أَوْ كَرَى نَهْرًا أَوْ حَفَرَ بِنْرًا أَوْ غَرَسَ نَخْلًا أَوْ بَنَى مَسْجِدًا أَوْ وَرَثَ مُصْحَفًا أَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ** (رواہ البزار و ابونعیم فی الحلیة) یعنی بزار اور ابونعیم نے حلیہ میں انس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات چیزوں کا ثواب مرنے کے بعد بندے کو قبر میں برابر پہنچتا رہتا ہے۔ (۱) جس نے لوگوں کو علم سکھایا۔ (۲) جس نے نہر نکالی۔ (۳) جس نے کنواں کھدوایا۔ (۴) جس نے کھجوروں کے درخت لگائے۔ (یا کوئی اور میوہ دار درخت اور باغ وغیرہ لگائے جس کو تمام آدمی اور چرند پرند کھائیں۔ (۵) جس نے مسجد بنوائی۔ (۶) جس نے ترکہ میں قرآن شریف چھوڑا۔ (۷) جس نے اولاد (صالح) چھوڑی کہ مرنے کے بعد اس کیلئے مغفرت کی دعا کرے۔ جلال الدین سیوطی **رحمۃ اللہ علیہ** نے تین چیزیں اور بیان فرمائی ہیں۔ (۸) جو اپنی صحت و زندگی میں اپنے مال سے صدقہ نکال کر دے جائے۔ (۹) جو ندی نالا اور دریاؤں کے پل تیار کرا جائے۔ (۱۰) جو مسافروں کے واسطے سرائے بنا جائے۔

علم کے سکھلانے اور پھیلانے سے یہ مراد ہے کہ وہ علم لوگوں کو سکھایا ہے کتابوں میں پڑھایا ہے کتابیں تصنیف کر کے چھوڑ گیا ہے جس کو لوگ پڑھ کر ہدایت پاتے ہیں، حق بات معلوم کرتے ہیں۔ یہ نفع خاص علم قرآن و حدیث میں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہوتا ہے نہ کسی اور علم میں۔ نیک بخت بیٹے سے یہ مراد ہے کہ عالم باعمل یا عامل صالح ہو ایسا بیٹا باپ کیلئے جب دعائے مغفرت کرتا رہتا ہے تو وہ دعا اس کے والدین کیلئے مغفرت کا سبب ہوتی ہے۔ جس کے پاس قرآن پاک ہوتا ہے وہ اس میں تلاوت کرتا ہے۔ جب تک کوئی شخص اس میں تلاوت کرے گا ایک اجر اس تلاوت کا اس مالک قرآن مجید کو بھی ملتا رہے گا جو قرآن مجید کو ترکہ میں چھوڑ گیا ہے۔ اسی طرح جب تک کوئی مسجد آباد رہے گی لوگ اس میں نماز بخجگانہ ادا کیا کریں گے تب تک اس نماز کا ثواب اس شخص کو بھی ملا کرے گا۔ اسی طرح جب تک مسافر لوگ اس کی سرائے میں ٹھہرا کریں گے آرام پائیں گے اس بانی سرائے کو بھی اس کا اجر ملتا رہے گا۔ اسی طرح نہر کا پانی جو آدمی اور جانور پئیں گے اس کا ثواب نہر والے کو ہوگا۔ صدقہ و خیرات سے خواہ کوئی باغ یا زمین وقف کر جائے یا کوئی جائیداد آمدنی چھوڑ جائے جس سے خلق منتفع ہو اس کا اجر بھی ہمیشہ حاصل ہوتا رہے گا۔

نہ مرد آنکہ ماند پس ازوے بجایے پل و مسجد و چاہ و مہماں سرائے  
طبرانی میں حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ جس نے کوئی اچھی راہ نکالی اس کو اس نیکی کا اجر ملے گا کہ وہ خود اس  
کام کو اپنی زندگی میں کرتا رہے گا اور مرنے کے بعد جب تک کہ وہ کام متروک نہ  
ہوگا۔ اور جس نے بری راہ نکالی اس پر گناہ ہے اس برائی کا جب تک کہ وہ کام  
متروک نہ ہو۔ اس مفہوم کی احادیث صحیح مسلم کتاب العلم، مشکوٰۃ کتاب العلم پہلی فصل،  
سنن ابن ماجہ باب من سن سنۃ حسنة اوسینۃ اور موطا امام مالک کتاب القرآن باب  
العمل فی الدعا میں ہیں۔

معلوم ہوا کہ جو شخص مرد ہو یا عورت کوئی سنت حسنة نکال جاتا ہے یعنی فرائض

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وواجبات و سنن شریعت و حسنات و فضائل دین کو اپنے گھر یا محلہ یا شہر یا ریاست یا سلطنت یا ملک یا اقلیم میں جاری کر جاتا ہے لوگ اس پر عمل کرنے لگتے ہیں۔ اس کا اجر اس کو ہمیشہ جب تک وہ کام دنیا میں جاری رہتا ہے ملا کرتا ہے جس طرح کوئی کسی کو نماز، روزے، زکوٰۃ اور حج پر قائم کر جائے، کوئی عدل کا رستہ بتا جائے، کوئی طریقہ صدقہ و خیرات کا سکھا جائے۔ کوئی علم سنت و قرآن کا رواج کر جائے سو یہ کام داخل باقیات الصالحات ہیں۔ اس کے مقابلہ میں برے کام بھی ہیں۔ جس طرح کوئی رواج شراب خواری، زنا کاری یا کسی اور فسق و فجور کا اپنے گھر، محلے یا شہر میں چھوڑ جائے، ظلم و ستم کا طریقہ تعلیم کر جائے، اس کا وبال بھی ہمیشہ اس کو ملتا رہے گا، جب تک یہ برا کام جاری رہے گا۔ جو امرا، رؤسا، فاسق ظالم ہوتے ہیں، ان کو دیکھ کر جو کوئی ویسا کام کرتا ہے ان سب کا گناہ اس کے ذمہ پر بھی لکھا جاتا ہے، پورا پورا، نہ کم نہ زیادہ۔ جو امیر رئیس امر بالمعروف نہی عن المنکر کرتا ہے، پھر جو کوئی اس کے کہنے پر چلتا ہے تو ان سب کا اجر اس کو بھی ملتا ہے۔ اس لئے اہل دولت و حکومت یا تو سب سے زیادہ اجر پاتے ہیں یا سب سے زیادہ عذاب کے مستحق ہوتے ہیں۔ اول جنت میں جاتے ہیں، دوسرے کیلئے دوزخ تیار ہو چکی ہے۔

طبرانی میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کہا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تو یہ باقیات صالحات ہیں، ان کلمات کو کہنا گناہوں کو ایسا جھاڑتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو گراتا ہے۔ یہ کلمات کنوز جنت میں سے ہیں۔

صحیح مسلم میں سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک رات دن کی رباط مہینے بھر کے صیام و قیام سے بہتر ہے، پھر اگر اسی حال میں مر گیا تو اس کا عمل جس کو وہ کیا کرتا تھا جاری رہتا ہے، اس کو

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



رِزْقِ مَلْتَا هِيَ اَوْرَمَنْكَر نَكِير سَ اَمْنِ مِثْلِ هُو جَاتَا هِيَ۔ طبرانی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ وہ قیامت کے دن شہید اٹھے گا۔

طبرانی میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مرابط کا عمل جاری رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن قبر سے اٹھائے۔ یاد رہے کہ مرابط وہ ہے جو راہِ خدا میں کمر باندھ کر چوکی پہرہ کیلئے سرحدِ اسلام پر تیار رہتا ہے۔ یا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر ہے۔

غرض یہ کام تو بالخصوص داخلِ باقیاتِ الصالحات ہیں؛ انکے علاوہ اس طرح کے جتنے اچھے کام ہیں ایک زمانہ دراز تک باقی رہ سکتے ہیں؛ مگر یہ جب ہوتا ہے کہ وہ سارے کام خالصاً لوجہ اللہ کئے گئے ہوں۔ دکھانے، سنانے، ناموری، نیک نامی حاصل کرنے کیلئے نہ ہوں۔ امراءِ رؤسا ایسے کام بکثرت کرتے ہیں مگر ان کی نیت بھی شہرت و نیک نامی ہوتی ہے؛ وہ اس اجر سے بالکل محروم رہ جاتے ہیں؛ ان کے حق میں یہ کام سیناتِ باقیات ہو کر عذاب کا سبب ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ ہر عمل کا اعتبار نیت پر ہے۔ جب نیت درست ہوتی ہے تب ہی پھل بھی ملتا ہے۔ وَالْاَفْلَا  
گندم از گندم بروید جو ز جو از مکافاتِ عمل غافل مشو

### کافر، منافق اور مومن کے پہچاننے کا طریقہ

مروی ہے کہ حضرت شقیق بنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری مجلس کے لوگ تین طرح سے اٹھتے ہیں۔ اول کافر، دوم منافق، سوم مومن محض۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ میں تفسیرِ قرآن بیان کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ خدا و رسول یوں فرماتے ہیں۔ جو کوئی میری تصدیق نہ کرے پس وہ کافر ہے۔ اور جس کا دل اس بیان سے تنگ ہو پس وہ منافق ہے اور جو کوئی اپنے گناہ پر نادم ہو اور ترکِ گناہ کا عزم بالجزم کرے پس وہ مومن محض ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## مردود علم کی تشریح

انسان کیلئے کوئی چیز علم سے بہتر نہیں مگر جو لوگ علم اس واسطے حاصل کرتے ہیں کہ دنیا کے کاموں کو رونق دیں اور اس سے جاہ و چشم پیدا کریں، ان کے حق میں بہتر یہی ہے کہ اس نیت سے علم نہ سیکھیں بلکہ کسی کسب پر دل لگائیں، کیونکہ جو لوگ ایسی نیت سے علم سیکھتے ہیں وہ شیاطین الانس ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو ان سے محفوظ رکھے۔ اس پر مجھے ایک حکایت یاد آئی ہے کہ کسی بزرگ نے شیطان کو خواب میں بیکار بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ تم تو گمراہی کے دھندے میں رات دن لگے رہتے ہو، تمہاری بیکاری کا کیا سبب ہے؟ اس نے جواب دیا کہ جب سے اس زمانے کے علماء پیدا ہوئے ہیں ہر ایک میرا شاگرد رشید ہے، اور بدچالی اور گمراہی کے فن میں پکا ہے۔ پس جو کچھ مجھے کرنا چاہیے تھا، یہ سعادت مند فرزند شب و روز اس کی تدبیرات میں لگے رہتے ہیں اور میری خواہش کے کام بخوبی بجالاتے ہیں، اس لئے اب میں خوش و خرم ہوں۔ پھر اس نے پوچھا کہ بعض ان میں سے نماز پڑھتے، روزے رکھتے، مونچھیں منڈواتے، داڑھی بڑھاتے ہیں اور عصا ہاتھ میں لیکر چلتے ہیں۔ ان کی یہ صورت تو اہل شرع کی سی ہے پھر کیونکر ان سے ایسے کام ہوتے ہیں جن سے تیری رضا مندی ہوتی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ یہ بھی عین شاگردی اور میری پیروی ہے کہ ظاہر میں حاجی، ملا، عالم اور شیخ کی صورت بنائے رہنا اور باطن میں پرلے درجے کے حسد، بغض، کینہ، مکر، فریب اور طمع وغیرہ کے زنگ سے دل کو سیاہ رکھنا کہ سچے مسلمان جو دنیا کے کاموں میں بڑے نا سمجھ ہوتے ہیں، ان کو اپنی چال میں فوراً پھنسا لیں اور ان کے جان و مال کو ایک دم میں تاخت و تاراج کر دیں اور کسی کا مال و جان لیں اور کسی کا جوہر ایمان۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے ریاکار لوگوں سے محفوظ رکھے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## ریا اور دکھاوے کے عمل کا انجام

ریا اور دکھاوے کا انجام نہایت برا ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ولید بن ابی عثمان مدنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مسلم کے بیٹے عقبہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا اور اس سے سفیا صحیحی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مدینے گیا تو دیکھا کہ ایک شخص پر لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں تو میں ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا وہ لوگوں کو حدیث سنا رہے تھے۔ جب وہ فارغ ہو کر خلوت پذیر ہوئے تو میں نے کہا آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ مجھ سے وہی حدیث بیان کریں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر سمجھی ہو جھی ہوگی۔ فرمایا: اگر یہ تیرا ارادہ ہے تو میں وہی حدیث بیان کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر سمجھی ہو جھی ہوگی۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ کہہ کر بے ہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے تو کہا میں وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس مکان میں کہ سوائے میرے اور آپ کہ کوئی نہ تھا بیان کی تھی۔ یہ کہہ کر دوبارہ بیہوش ہو گئے۔ کچھ دیر بعد ہوش میں آ کر اپنا منہ پونچھا اور کہا کہ میں وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس مکان میں اس حالت میں کہ سوائے میرے اور آپ کہ کوئی نہ تھا بیان کی تھی۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایسے سخت بیہوش ہوئے کہ منہ کہ بل زمین پر گرنے لگے تو میں دیر تک تکیہ دیئے رہا۔ پھر ہوش میں آ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ تبارک و تعالیٰ حساب کیلئے اپنے بندوں کی طرف نزول فرمائے گا اور ہر ایک امت زانو کہ بل گری ہوگی تو سب سے پہلے ایک عالم ایک شہید اور ایک مالدار کو بلایا جائے گا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ مَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنَّ يُقَالُ فُلَانٌ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى الْغِي فِي النَّارِ يَعْنِي حَضْرَتَ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتَ كَرْتِي هِي كِي مِي نِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو يِي فَرَمَاتِي هُوِي سِنَا كِي اللّٰهِ تَعَالَى قِيَامَتِ كِي دِنِ سَبِّ سِي پِي لِي اِي كِي شَهِيْدِ كُو حَسَابِ كِي لِي بَلَا كَر اِي نِي نِعْمَتِي اِي سِي جَبَاِي كِي۔ وَهُ اَقْرَارِ كَر تَا جَاِي كِي۔ پھر كَمِ هُو كِي۔ اچھا تُو نِي اِن نِعْمَتُوں كَا كِيَا حَقِ اِدَا كِيَا۔ وَهُ عَرْضِ كَرِي كَا خِدَاوندَا مِي تِي رِي رَاہِ مِي لُڑ كَر شَهِيْدِ هُو كِيَا۔ اَرشَادِ هُو كَا تُو نِي جھوٹِ كِيَا۔ تُو نَامِ آوَرِي اُو رِ بِيَاوَرِي جَتَانِي كِي عَرْضِ سِي لُڑَا سُو تَجِي لُو كُوں نِي بِيَاوَرِ كِيَا، مَحْضِ هَامَارِي رَاہِ مِي نِي كِ نِي تِي كِي سَا تَه نِي لُڑَا نِي شَهِيْدِ هُوَا پھر فَرَشْتُوں كُو كَمِ هُو كَا كِي اِي سِي مَنِي كِي بِلِ كَھِنِجِ كَر دُو زِخِ مِيں ڈَالِ دُو۔

وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِيٌّ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى الْغِي فِي النَّارِ يَعْنِي اُو رِ اِي كِي شَخْصِ كُو جِسِ نِي اِي نِي عَمْرِ كُو تَعْلِيْمِ وَتَعْلَمِ پُڑھِنِي پُڑھَانِي اُو رِ قُرْآنِ مَجِيْدِ كِي تِلَاوَتِ مِيں سَرَفِ كِي هُو كِي اللّٰهِ تَعَالَى اِي سِي بَلَا كَر اِي نِي نِعْمَتِي جَتَاِي كِي اُو رِ وَهُ اَقْرَارِ كَرِي كِي۔ پھر اَرشَادِ هُو كَا كِي اِن نِعْمَتُوں كَا تُو نِي كِيَا حَقِ اِدَا كِيَا؟ وَهُ عَرْضِ كَرِي كِي۔ خِدَاوندَا مِيں نِي عِلْمِ پُڑھَا پُڑھَا يَا، قُرْآنِ مَجِيْدِ كِي تِلَاوَتِ مِيں مَشْغُوْلِ رِيَا۔ كَمِ هُو كَا كِي تُو جھوٹَا ہِي تِي رَا پُڑھِنَا پُڑھَانَا، قُرْآنِ مَجِيْدِ كِي تِلَاوَتِ اِي عَرْضِ سِي تَهِي كِي تَجِي لُو كِ عَالِمِ اُو رِ قَارِي كِي كِيں سُو اِي كَا ثَمْرِي تَجِي مِلِ چكا ہِي پھر فَرَشْتُوں كُو كَمِ هُو كَا اِي سِي مَنِي كِي بِلِ كَھِنِجِ كَر دُو زِخِ مِيں ڈَالِ دُو۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

وَرَجُلٌ وَسِعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَهُ  
فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا  
أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيَقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ  
فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى الْقَيْ فِي النَّارِ (رواه الترمذی والمسلم والنسائی) یعنی ایک  
اور شخص کو بلا کر جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کئی قسم کے مال سے وسعت دی ہوگی  
اپنی نعمتیں بتائے گا۔ سو وہ اقرار کرے گا۔ پھر حکم ہوگا کہ بھلا تو نے ان نعمتوں کا کیا  
حق ادا کیا؟ وہ عرض کرے گا۔ خداوند میں نے تیری رضا مندی کیلئے تیرے سب  
راستوں میں خرچ کیا کہ لوگ تجھے فیاض اور سخی کہیں، سو جس غرض و نیت سے تو نے  
دیا اس نیت کا پھل تجھے مل گیا کہ تو دنیا میں مشہور ہو گیا۔ پھر فرشتوں کو حکم ہوگا کہ  
اسے منہ کہ بل گھیٹ کر دوزخ میں ڈال دو۔ (ترمذی و مسلم اور نسائی وغیرہ نے  
روایت کیا) (یہ حدیث مشکوٰۃ کتاب العلم کی پہلی فصل میں ہے)

ابو عثمان مدینی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ علا بن ابی حکیم رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان  
کیا ہے کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا جلا وطن تھا۔ ایک دن ایک شخص نے ان کے پاس  
یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے  
کہ جب ان لوگوں کا یہ حال ہوگا تو باقی لوگ کس گنتی میں رہے۔ پھر حضرت  
معاویہ رضی اللہ عنہ اتنا روئے کہ ہمیں ان کی ہلاکت کا گمان ہو گیا۔ ہم کہنے لگے کہ اس  
نے بہت بڑی خبر لاسنائی۔ تھوڑی دیر کہ بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہوش میں آئے  
اور اپنا منہ پونچھا اور کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔ نیک کام کرنے  
سے جن کا مطلب دنیا کی زندگی اور دنیاوی رونق ہے، ہم ان کے عملوں کا بدلہ یہیں  
دنیا میں ان کو پورا پورا بھر دیتے ہیں اور وہ دنیا میں کسی طرح گھانٹے میں نہیں رہتے  
لیکن یہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے آخرت میں گئے گزرے ہوئے اور ان کا کیا دھرا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



سب اکارت اور لغو ہوا۔ چنانچہ ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَرِّ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالسَّنَاءِ وَالذِّينِ وَالرَّفْعَةِ وَالتَّمَكِينِ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ (رواه البيهقي) یعنی بہت ہی میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ امت روشنی دین، بلندی اور زمین میں غلبہ کی خوشخبری دی گئی ہے سو جو کوئی آخرت کا کام دنیا کیلئے کرے اس کیلئے قیامت میں کچھ نہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُومُ فِي الدُّنْيَا مَقَامَ سَمْعَةَ وَرَبِيعَةَ إِلَّا سَمِعَ اللَّهُ بِهِ عَلَى رَأْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواه الطبرانی) یعنی طبرانی میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ دنیا میں سنانے اور دکھانے کی نیت سے عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اس کی فاسد نیت کا اظہار کرے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَزَيَّنَ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ وَهُوَ لَا يُرِيدُهَا وَلَا يَطْلُبُهَا لُعِنَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (رواه طبرانی) یعنی طبرانی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو کوئی آخرت کے عمل سے آراستہ ہوا اور اس کی نیت طلب آخرت کی نہیں تو اہل آسمان اس پر لعنت کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتَلِطُونَ الدُّنْيَا بِالذِّينِ يَلْبَسُونَ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّانِ مِنَ اللَّبَنِ السِّنْتَهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوبَهُمْ قُلُوبُ  
الذِّيَابِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبِي يَغْتَرُونَ أَمْ عَلِيٌّ يَجْتَرُونَ وَنَ فَبِي حَلَفْتُ  
لَأَبْعَثَنَّ عَلِيًّا أَوْلِيكَ مِنْهُمْ فِتْنَةٌ تَدْعُ الْحَلِيمَ حَيْرَانَ (رواه الترمذی) یعنی ترمذی  
میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانے  
میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دین و دنیا کو گڈمڈ کر دیں گے اور دکھاوے کیلئے  
بھیڑوں کے نرم چمڑے پہنیں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی مگر  
دل ان کے بھیڑیوں جیسے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا مجھے دھوکا دیتے ہیں یا  
مجھ پر جرات کرتے ہیں مجھے قسم ہے اپنی ذات کی میں ان پر ایسا فتنہ بھیجوں گا کہ  
عقل مندوں کو بھی حیران و پریشان کر دے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب الرياء والسمة)  
جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ دین اسلام پر مستقیم ہو جائیں ان کو لازم ہے کہ اپنے عمل بے ریا  
اور خالصاً اللہ کریں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

### دین پر مستقیم ہونے کا علاج

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ مَا أَكْتَسَبَ مُكْتَسِبٌ مِثْلَ فَضْلِ عِلْمٍ يَهْدِي صَاحِبَهُ إِلَى هُدًى أَوْ يَرُدُّهُ  
عَنْ رَدًى وَمَا اسْتَقَامَ دِينُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ عَمَلُهُ (رواه الطبرانی والكبير) یعنی  
طبرانی نے کبیر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کسی نے علم جیسی کوئی بزرگ شے حاصل نہیں کہ جو اپنے صاحب کو سیدھا راستہ  
دکھائے اور ہلاکت سے باز رکھے اور جب تک عمل مستقیم نہ ہوگا دین مستقیم نہ ہوگا۔  
مطلب یہ ہوا کہ جب تک عمل میں خلوص اور نیک نیتی نہ ہو وہ نہ تو مومن  
ہوتا ہے اور نہ ہی حصول بہشت اور عذاب آخرت سے محفوظ ہو سکتا ہے کیونکہ جب  
ایمان ہی نہ رہا تو پھر بہشت کیسے مل سکتا ہے۔ دیکھئے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومن کی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

خاص خاص نشانیاں بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

## مومن کی نشانی

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ خَيْفٍ مَنِ يَقُولُ نَصْرَ اللَّهِ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَدَعَاَهَا وَبَلَّغَهَا مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَرُبَّ حَامِلٍ فَقِهٍ لَافِقُهُ لَهُ، وَرُبَّ حَامِلٍ فَقِهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يَفْعَلُنَّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِإِنَّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَكَزُومٌ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تَحُوطُ مِنْ وَرَائِهِمْ (رواه احمد و ابن ماجه والطبرانی فی الکبیر) یعنی ابن ماجہ وغیرہ میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے منیٰ کی مسجد خیف میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سن کر یاد رکھی اور نہ سننے والے تک پہنچائی۔ بہت سے فقہ کے اٹھانے والے فقہ کی حقیقت سے واقف نہیں ہوتے اور بہت سے ایسے بھی ہیں کہ اپنے سے افقہ کی طرف فقہ کو لے جاتے ہیں۔ تین چیزوں پر مومن کا دل دریغ نہیں کرتا۔ (۱) عمل میں اخلاص پیدا کرنا۔ (۲) مسلمانوں کے پیشواؤں کی خیر خواہی کرنی۔ (۳) مسلمانوں کی جماعت میں جمے رہنا کیونکہ ان کی دعاسب کو محیط ہے۔

## عقبیٰ میں چند عملوں کی پرش

مسلمانو! آخرت میں جب ہم دوبارہ پیدا ہو کر حساب کتاب کیلئے دوبار آ لہی میں پیش کئے جائیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ہم سے بالخصوص پانچ باتیں دریافت کرے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خُمْسٍ عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَهْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ  
مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، وَمَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ (رواه الترمذی والبیہقی) یعنی  
ترمذی اور بیہقی میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ ابن آدم قیامت کے دن پانچ چیزوں کے دریافت ہونے تک کہیں ٹل نہ  
سکے گا۔ (۱) اپنی عمر کس مشغل میں فنا کی۔ (۲) اپنی جوانی کا ہے میں پرانی کی۔  
(۳) مال کہاں سے کمایا۔ (۴) مال کہاں خرچ کیا۔ (۵) علم پر کیا عمل کیا۔  
(مشکوٰۃ کتاب الرقاق کی دوسری فصل)

### عالم بے عمل کو عذاب آخرت کا ملنا

صحیح بخاری و مسلم میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر دوزخ میں ڈالا  
جائے گا تو اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی اور وہ انہیں کھینچ کر گھومے گا جیسے گدھا اپنی  
چکی کے چاروں طرف گھوما کرتا ہے تو دوزخی اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے۔ اے  
شخص تیرا کیا حال ہے کیا تو ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کیا کرتا تھا؟  
وہ کہے گا میں تمہیں تو امر بالمعروف کرتا تھا مگر آپ اس پر عمل نہیں کرتے تھے اور  
نہی عن المنکر تم کو کرتا لیکن خود باز نہیں آتا تھا۔ (مشکوٰۃ کتاب الآداب باب الامر  
بالمعروف پہلی فصل) راوی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے  
ہوئے سنا ہے کہ شب معراج میں ایک قوم کے پاس میرا گزر ہوا کہ آگ کی  
قینچیوں سے ان کے ہونٹ کاٹے جاتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا اے جبرائیل!  
یہ کون لوگ ہیں۔ جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو کہنے کے مطابق  
عمل نہ کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ کتاب الآداب باب الامر بالمعروف دوسری فصل)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## عمل کرنے کی تاکید

عمل کرنا علم پر موقوف ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **الْعَمَلُ بِلَا عِلْمٍ ضَلَالٌ** یعنی عمل بے علم کے گمراہی ہے۔ اور ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ **الْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ كَالْقَوْسِ بِلَا وَتَرٍ** یعنی علم بغیر عمل کمان بے زہ کی طرح ہے۔  
علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کی درگاہ وہی لوگ اچھے ہیں جو اچھے کام کریں وہاں ذات پات کی پریش نہ ہوگی۔

## بجز عمل کے حسب نسب کسی کام کے نہیں

صحیح حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ عرب کو فرمایا کہ تم اپنے قبیلے سے ایک لڑکی کا ایاض ﷺ کے ساتھ نکاح کر دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنی لڑکی کا ایک غلام حجام کے ساتھ نکاح کر دیں۔ اسی طرح پر بعض لوگوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کالا کوا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ٹھکنی کہا۔ اسی موقعہ پر آیت نازل ہوئی۔ **إِنَّا أَكْرَمَكُمُ عِنْدَ اللَّهِ أَنْتُمْ** (پ ۳۶ سورہ حجرات آیت نمبر ۱۳) یعنی تمہاری بزرگی اللہ کے نزدیک تمہاری پرہیزگاری یعنی اللہ سے ڈرنا ہے اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا **إِنَّ خَيْرَ مَا بَدَأَ اللَّهُ الْخَلْقَ** (پ ۲ سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۹) یعنی بہترین توشہ آخرت کیلئے خدا سے ڈرنا ہے۔ پس جو شخص متقی ہے۔ وہی سب سے بڑا ہے۔

اگر شیخ یا سید کہلا کر خدا کی نافرمانی کی اور جولاء اور ذہنیا کہلا کر خدا اور رسول کی اطاعت کی تو وہ جلاہا بنسبت سید خدا کے نزدیک بڑا ہی حسب والا اور اچھی ذات پات ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ** (رواہ مسلم)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یعنی مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے عمل نے دیر کی اس کا نسب جلدی سے اسے جنت میں نہ پہنچائے گا یعنی عمل نہ ہونے کی صورت میں نسب کچھ کام نہ آئے گا۔

طبرانی نے کبیر میں حضرت اسمعیل بن س رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ جمع ہو کر خدائے تعالیٰ کا کلام ایک دوسرے کو تعلیم کرتے ہیں وہ لوگ خدا تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اور وہاں سے اٹھتے تک یا اور کسی بات میں مشغول ہونے تک فرشتے انہیں ڈھانکے رہتے ہیں اور جو عالم سیکھنے کی طلب میں نکلے اس ڈر سے کہ ایسا نہ ہو علم مفقود ہو جائے یا اس کے لکھنے کی تلاش میں بائیں خوف کہ ایسا نہ ہو علم مٹ کر نابود ہو جائے تو وہ اس غازی جیسا ہے جو خدا کے راستہ میں چلتا ہے اور جس شخص کا عمل اس سے دیر اور تاخیر کرتا ہے اس کا نسب اس کیلئے عجلت نہیں کرتا۔ یعنی عمل نہ ہو تو محض نسب سے کام نہیں چلتا۔

### مردود علم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پناہ مانگنا

دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس علم سے جو فائدہ مند نہ ہو پناہ مانگتے ہیں۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا** (رواہ المسلم والترذی والنسائی) یعنی صحیح مسلم، ترمذی اور نسائی میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے۔ **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا** یعنی اے اللہ میں اس علم سے جو فائدہ مند نہ ہو اور اس دل سے جو خوف نہ کرتا ہو۔ اور اس نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو پناہ مانگتا ہوں۔ (یہ حدیث مشکوٰۃ باب الاستعاذہ کی

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



دوسری فصل میں ہے)

## زمانہ کی نازک حالت اور بے دینی اور بے عملی کا رواج

آج کل زمانہ کی ایسی نازک حالت ہو گئی ہے کہ چاروں طرف بد مذہبی اور بے دینی کا رواج ہو گیا ہے یہی دور قرب قیامت کا آثار ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْشَكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رِسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاءُؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَيْدِي السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ

(رواہ ابیہتی) یعنی بیہتی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عنقریب لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ اسلام سے باقی نہ رہے گا مگر نام اس کا (یعنی علم تو رہے گا مگر عمل نہیں ہوگا) اور قرآن مجید سے باقی نہ رہے گا مگر نشان اس کا۔ (یعنی صرف الفاظ و عبارات پڑھیں گے مگر معنوں کی طرف غور نہیں ہوگا)۔ ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر درحقیقت ہدایت کے نہ ہونے سے اجاڑ ہوں گی۔ (یعنی لوگ وہاں دنیا کی غرض کیلئے جمع ہوں گے نہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور درس و تدریس کو) ان کے علماء بدترین خلائق زیر آسمان ہیں ان کے ہی پاس سے فتنہ ظاہر ہوگا (یعنی ہر طرح کی دین اور دنیا کی خرابی ان کی ذات سے پیدا ہوگی کیونکہ انہوں نے اپنے طریق کو چھوڑ کر ظالموں کی مدد سے شرارت اختیار کی ان کے برے چلن سے تمام خلق گمراہ ہوئی) اور ان کی ہی طرف وہ فتنہ و فساد پلٹے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم تیسری فصل) (یعنی ان کی بددینی اور بدباطنی سے وہی فساد اور ظلم اور گمراہی ان پر پڑے گی یعنی ان کی بیخ اور بنیاد اللہ تعالیٰ ظالموں کے ہاتھ کھدوا ڈالے گا اور ان کو دین و دنیا میں ذلیل اور رسوا بنا دے گا۔ جیسے مثل مشہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ہے کہ جو کوئی اللہ کی خلقت کو آزار دے کر اس کا نقصان چاہ کر کسی مخلوق کے دل کو خوش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس مخلوق کو ظالم کے ہاتھ سے اس کی سزا دلاتا ہے اور بے عزت کرواتا ہے) غرض اس حدیث شریف کا مضمون اس زمانے میں موجود ہے۔ عیاں راچہ بیاں۔ آنکھ ہو تو دیکھو۔ کان ہو تو سنو۔ اللہ تعالیٰ ایسے گمراہ اور چال باز عالموں کی صحبت سے مومنوں کو دور رکھے اور ان کی گمراہی کے پھندے سے بچا رہے سیدھے سادھے مسلمانوں کو بچائے اور صراط مستقیم پر قائم رکھے اور نیک عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

### جھوٹی اور وضعی حدیث کے بنانے کا عذاب

آج کل یہ مرض عام طور پر پھیل گئی ہے کہ وضعی احادیث اور غلط روایات بیان کی جاتی ہیں جس کی سخت ممانعت احادیث صحیحہ میں آئی ہے۔ عَنِ الْمَغْبِرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبِ عَلَيَّ أَحَدٍ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (رواہ مسلم) یعنی صحیح مسلم میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ پر جھوٹ بولنا اور لوگوں پر جھوٹ بولنے کا سا نہیں ہے جس نے مجھ پر جان کر جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ اپنی جگہ دوزخ میں دیکھ لے۔

أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (یعنی مسند ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا۔ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔) (اسی مفہوم کی حدیث مشکوٰۃ کتاب العلم میں بھی ہیں)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مسلمانوں کو ان احادیث صحیحہ پر غور کرنا چاہیے اور یاد رکھنا چاہیے کہ آج کل کے گمراہ فرقتے جس قدر وضعی احادیث اور من گھڑت تفسیر قرآن بیان کرتے ہیں وہ سب کے سب دوزخ کا ایندھن ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان عیاروں اور دھوکے بازوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین ثم آمین

## انگریزی خواں اور علمائے اسلام

### انگریزی خوانوں کی غلط فہمی

افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ خسارت نشانہ میں سلف صالحین کے معتقدات اور معمولات کو باطل اور ناراست بتایا جاتا ہے اور خود ایجاد کردہ راہ و رسم کو راست مانا جاتا ہے۔ خواہشات نفسانی اور وساوس شیطانی کی اس قدر پیروی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قرآن مجید اور احادیث نبویہ اور اجماع امت جو اصل اور مدار اسلام ہے اس کی وقعت نہیں کی جاتی، ان کے مقاصد کو اپنی خواہش کے مطابق بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید کی ترمیم اور تکمیل بھی ہونی چاہیے۔ علمائے کرام اور صلحائے عظام جو ان کے معانی کو سمجھنے والے ہیں اور ان کے مطابق عمل کرنے والے ہیں، ان کو حقارت اور خسارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور ان کو مفسد اور فتنہ انداز قرار دیا جاتا ہے۔ ان کی تحقیق اور تنقیح مسائل کو نفاق اور شیطان اخس کی طرح چپ چاپ رہنے کو اتفاق تعبیر کیا جاتا ہے حالانکہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ذریعے سے اسلام ہم تک پہنچا اور رسومات اسلامی کا پتہ لگا۔ دنیا داروں کو جو شب و روز دنیا کے حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں ان کو اس قدر کہاں فرصت کہ وہ اپنے مذہب کے معمولات اور دستور العمل کو غیر مذاہب سے پرکھیں اور ان

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پرواقفی حاصل کریں۔ یہی علمائے کرام رضی اللہ عنہم اور صلحائے عظام ہیں جو اپنے عزیز اوقات کو صدق و کذب درست اور نادرست سے تمیز کر کے ان کے سامنے پیش کرتے ہیں اور وعظ و نصیحت سنا کر اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اگر یہ فرقہ نہ ہو تو اسلام کا نام و نشان ہی زمین پر نہ رہے۔ انہیں لوگوں کے وجود موجب ترقی اور ان کی تحقیر باعث تنزل ہے۔

### خدا شناسی کا طریقہ

اگر کوئی شخص دنیاوی تعلیم میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرے۔ مثلاً بی اے ایم اے یا ایل ایل بی۔ یا ایل ایل ڈی وغیرہ ڈگریاں حاصل کرے مگر خدا شناسی اور خدا دانی کی راہ سے بالکل ناواقف اور لاعلم ہے بلکہ جہاں تک ظاہری علوم میں ترقی کرتا ہے۔ اسی قدر اس کو خدا کی شناخت اور علوم الہیہ میں پھید گیاں پڑتی جائیں گی۔ جب تک کسی رہبر کامل کی ہدایت سے ہدایت یاب ہوگا تب تک ان مشکلات سے جو راہ میں پیش آنے والی ہیں عقدہ کشائی نہ ہوگی۔ جس کی اصل منبع کلام ربانی اور وحی حقانی ہے اس کا پڑھنا ہم پر فرض ہے اسی کے حاصل ہونے سے ابوالبشر آدم علیہ السلام خلافت کے انعام و اکرام سے مشرف کئے گئے اور اشرف المخلوقات کے لقب سے ممتاز کئے گئے۔ سب نبیوں اور مرسلوں کی تعلیم کا مجموعہ قرآن مجید اور فرقان حمید ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہم تک پہنچا اور جہاں تک بنظر عاقل اس کلام پاک میں دیکھا جاتا ہے جمیع علوم کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ کسی بزرگ نے فرمایا ہے۔

جَمِيعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْآنِ لَكِنْ تَقَاصِرُ عَنْهُ اَنْهَامُ الرِّجَالِ

اس لئے افضل عبادات بعد الفرائض قرآن مجید کی تلاوت ہی قرار دی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ ایک ایک حرف پڑھنے کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں

Click For More Books



اور نماز میں پچیس نیکیاں۔ قرآن مجید قیامت کے روز اس کے پڑھنے والے کیلئے شفیع ہوگا۔

اسلامی تعلیم پر دنیاوی تعلیم کو فوقیت اور عزت دی جاتی ہے اور اس کی طرف توجہ ہرگز نہیں کی جاتی اور نہ دلائی جاتی ہے۔ علم دین ایک نعمت عظمیٰ ہے جس کا شکر یہ انسان ضعیف البیان ادا نہیں کر سکتا۔ کمتر اس کا رتبہ یہ ہے کہ جب کوئی طالب علم علم دین سیکھنے کیلئے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے تلوؤں کے نیچے پر بچھا دیتے ہیں اور یہی علم ہے جس کی نسبت یہ مقولہ مقبولہ کہا گیا ہے۔ **النَّاسُ مَوْتَى الْعِلْمِ أَحْيَاءٌ** یعنی دینی عالم زندہ ہیں باقی سب لوگ مردہ ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ زندگی کا مدار روح پر اور روح کا مدار غذا پر ہے۔ اگر روح کو غذا نہ ملے اور قطعاً بند کی جائے تو جب تک اس میں غذا حاصل کر وہ کا اثر باقی ہے تب تک تو طاقت ہے اور پھر رفتہ رفتہ کمزور ہوتا جائے گا حتیٰ کہ ایک دن مردہ ہو جائے گا۔ چونکہ اس کے مناسب کی غذا جو ہے وہ علم ربانی ہے نہ دنیاوی۔ جہاں کہیں قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں فضیلت علم بیان کی گئی وہاں یہی علم مراد ہے جو موصول الی اللہ ہے اور وہ علم علم فقہ اور تفسیر اور حدیث ہے۔

علم دین فقہ است و قرآن و حدیث ہر کہ خواند غیر زیں گرد و خبیث

### حصول علم میں غفلت

رسول اللہ ﷺ کا تو یہ حکم ہے۔ **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ** وَمُسْلِمَةٌ یعنی ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر علم کا طلب کرنا فرض ہے لیکن ہم مسلمان اس کی طلب سے کوسوں بھاگ رہے ہیں اور بجائے اس کے دنیاوی علم کے حاصل کرنے میں سخت کوشش اور سعی بلیغ کر رہے ہیں۔ چنانچہ نقشہ دنیا تو از بریاد ہے مگر اس کلام ربانی کی ایک چھوٹی سی چھوٹی سورہ تک بھی یاد نہیں جو جزو

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عبادت ہے۔ تاریخ ہند اور تاریخ یورپ وغیرہ تو نوک زبان ہے مگر دینی مسائل اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات سے محض نا آشنا ہیں۔ قوانین اور ضوابط اور سکولوں اور کالجوں کے کورس حرز جان ہیں مگر اسلامی کورس نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سے جو مکلف روح و ابدان کا فرمان ہے بالکل بے پروا ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ تو بلانوں کا طریقہ کہا جاتا ہے مگر گڈ مارنگ جنٹلمینوں میں محبت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ دیسی یا اسلامی لباس تو باعث شرم ہے مگر کوٹ پتلون وغیرہ موجب حشم ہے۔ استغفار کی بجائے فونوگراف کے ترانے اور ناولوں کے فسانے اور عشقیہ مضامین کے پڑھنے کے شوقین ہیں۔

### اتباع شریعت کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی

غرض میرا اس سے یہ مقصد نہیں ہے کہ دنیا کو بالکل چھوڑ دو یا اس کی تعلیم کو حاصل نہ کرو بلکہ مقصود یہ ہے کہ دین اور دنیا دونوں کو باہم جمع کرو لیکن دینی تعلیم کو دنیوی تعلیم سے مقدم رکھو۔

مسلمانو! تمہاری ترقی فقط اتباع شریعت پر موقوف ہے۔ تمہاری قوم کا قوام شریعت اسلام ہے۔ تمہارے اسلاف نے جو جو ترقیاں کیں وہ صرف اتباع شریعت سے کیں پس جب تک شریعت کی پابندی نہ کی جائے آپ ہرگز ترقی نہیں کر سکتے۔ لہذا ہم مسلمانوں خصوصاً ہمارے نوجوانوں کیلئے جو سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں علماء کی از حد ضرورت ہے۔ تم پر فرض ہے کہ طلباء دین کی مدد کیا کریں۔ ایسا نہ ہو کہ علمائے شریعت تم میں سے مفقود ہو جائیں اور پھر تم پر جہالت کی تاریکی چھا جائے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف کتاب العلم کی پہلی فصل میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتِزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ یَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رِءُوسًا جِهَالًا فَسَنَلُوا فَاسْتَلُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا (رواہ  
الصحيحین) یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہ اٹھائے گا کہ بندوں سے اسے  
نکال لے بلکہ علماء کو اٹھالے گا یہاں تک کہ جب کسی عالم کو باقی نہ رکھے گا تو لوگ  
سردار جاہل پکڑیں گے۔ پس وہ مسئلے پوچھے جائیں گے اور بغیر علم کے فتویٰ دیں  
گے۔ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔

مسلمانو! نہیں ہے بے سبب دنیا کو حیرانی کہ اپنی آید پر پھر رہا ہے آج کل پانی  
نہ وہ اسلاف کا ہم میں رہا ہے علم و فن باقی عوض اسکے ہے چھایا ہم پہ ایز جہل و نادانی  
نہ وہ تلوار کی ہے دھاگ باقی قلب دشمن پر کہاں وہ تاج شای ہے کہاں تخت سلیمانی  
حکومت کی ہماری دھاگ بیٹھی تھی زمانے میں ہر اک اسلام کا افسر تھا عالم گیر کا مانی  
کہاں حکمت ہے وہ باقی کہاں وہ فلسفہ باقی ریاضی ہے کہاں وہ اور کدھر ہے طب یونانی  
کہاں ہیں مدرسوں میں اب وہ صرف و نحو کے چہے جہالت سے معافی کو کہا کرتے ہیں اب مانی  
بدیہی ہیں کہاں اور اب بیانی ہیں کہاں باقی کہاں منطوق کی اب باقی رعی ہے بحث طولانی  
کہاں رمال ہیں ویسے کہاں ویسے منجم ہیں کہاں ہیں قال کے موجد کہاں ہیں جفر کے بانی  
کہاں نثر مستحج اور معنی کی وہ زمینیں کہاں نظم مسلسل کی رعی وہ گوہر افشانی  
کہاں ہمت کہاں جرأت کہاں دولت کہاں شہت تجارت کے بنے بیٹھے ہیں کیسے دشمن جانی  
نہیں واقف ہزاروں میں کوئی علم قلاحت سے فقط کہتے ہیں یا رب خوب سا برسادے تو پانی  
کہاں تقریر پر تاثیر اور لکچر کہاں ویسے گلی ہے عالموں کے منہ پہ کیا مہر سلیمانی  
فقط اب دماغ میں باقی ہے اک مضمون سخاوت کا جو ملا ہیں انہیں اک یاد ہے روٹی کما کھانی  
نفاق اب پھیلتا ہے اپنی قوم میں بے حد مسلمان ہیں مسلمانوں کے دل سے دشمن جانی  
حسد کا بغض کا کہنے کا اب دل ہو گیا مسکن دماغوں میں رحمت ہے سروں میں خبط و نادانی  
شراب اور کوٹ اور چلون پر جامے سے ہیں باہر جو پہنیں بوٹ تو ہو قیمتی چڑا ہو جاپانی  
نہ کھانا گھر میں ہو کچھ بھی مگر میز اور کرسی ہو پے تفریح سیکل ہو۔ چھتا کلٹر کا ہو پانی  
چھڑی ہو بید کی عمدہ گھڑی ہو اک کلائی پر عوض دربان کے بل ڈاگ کی ہو درپہ درہانی  
چرٹ منہ میں کلاں سر ہو نیا فیشن ہو ہالوں کا بڑھی موٹھیں صفا ڈاڑھی سراسر شکل شیطانی  
نہیں اندھے مگر بینک ہوئی ہے داخل فیشن بصارت کی ہوئی اس پردہ غفلت سے حیرانی  
سائیکس اک ہو فشن ہو اور موٹر کار بھی گھر میں مکان بھی ہیو و آلات سے ہو خوب لورانی

Click For More Books



بجائے آب سوڈا ہو عوض شربت کے ہولنڈ بھی اک شیر مادر ہے یہی زخم کا ہے پانی ملے گر سوپ تو دونوں جہاں کی مل گئی نعمت جو مل جائے کوئی بسکت نہیں درکار بریانی بہت سے رسم پردہ بھی اٹھانے کو ہیں آمادہ زن و ہمشیر کے ہمراہ سیکھی ہے ہوا کھانی نہ دوزخ کا انہیں کھانا نہ جنت کی انہیں خواہش بنے ہیں پورے نیچر بندۂ لذات نفسانی معاذ اللہ یہ وہ ہیں جو خدا کے بھی نہیں قائل عبادت بھی ہے گویا ان کے حق میں کار نادانی جو کی تقلید یورپ کی تو ہم نے اس طرح کی ہے لٹی دولت بنے جاہل ہوئی حاصل پریشانی رہا کچھ بھی نہ جب باقی تو اب ہم منہ کو تکتے ہیں اڑا کر لے گئے جوہر ہمارے سارے نصرانی نہ سوچا ہم نے کیا ہوگا نتیجہ اپنی غفلت کا چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی نکل کر علم کا دریا عرب سے پہنچا یورپ میں وہیں ہر علم کے پیاسے کو مل جاتا ہے اب پانی کرو کوشش مسلمانو کہ اب بھی وقت ہے باقی خداوند دو عالم دور کر دے گا پریشانی ابھر آئیں گے اب بھی سینکڑوں خاک مذلت میں چھپے ان کنکروں میں اب بھی ہیں لعل بدخشانی کرو وہ کام دنیا میں رہے نام و نشان باقی اگرچہ چند روزہ ہے یہ سارا عالم فانی خدا چاہے تو پلٹے گی ضرور اس قوم کی کایا کہاں تک اس رڈی حالت میں ہوگی مرثیہ خوانی کہا ہے مختصر میں نے بہت کچھ دل میں تھا مضمون کہ باقی رات تھوڑی سی یہ قصہ ہے طولانی

### امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

عالمہ بن سعید بن عبدالرحمن بن ابی بنی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ پڑھا کہ چند مسلمانوں کے گروہ کی تعریف بیان فرمائی پھر فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے ہمسائیوں کو نہ سمجھاتے اور نہ تعلیم دیتے اور نہ اچھے کاموں کا حکم کرتے اور نہ برے کاموں سے روکتے ہیں اور ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے ہمسائیوں سے نہ سیکھتے نہ دین کی باتوں کی سمجھ پیدا کرتے اور نہ ان کی پند سے اثر پذیر ہوتے ہیں۔ خدا کی قسم۔ لوگوں کو چاہیے کہ اپنے ہمسائیوں کو تعلیم کریں اور سمجھائیں اور انہیں پند و نصیحت کریں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔ اور لوگوں کو چاہیے کہ اپنے ہمسائیوں سے سیکھیں اور سمجھیں اور پند و نصیحت حاصل کریں۔ یا بہت جلد عذاب آئے گا۔ جب منبر سے اترے تو لوگوں نے سوال کیا۔ آپ کا یہ خیال ہم میں سے

Click For More Books

کن لوگوں کی طرف ہے۔ فرمایا۔ قبیلہ اشعریین کی طرف۔ جب یہ خبر اشعریین کو پہنچی تو انہوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے لوگوں کو بھلائی سے یاد فرمایا اور ہمیں برائی سے ہمارا کیا حال ہے۔ فرمایا۔ لوگوں کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے سیکھیں اور ہند و نصیحت کی باتیں اور تفقہ حاصل کریں یا دنیا ہی میں ان پر بہت جلد عذاب آئے گا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اوروں کو سمجھائیں۔ تب بھی آپ نے یہی فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا ہمیں ایک سال کی مہلت دیجئے۔ تو آپ نے سکھانے اور تعلیم کرنے اور نصیحت کرنے کی غرض سے ایک سال کی مہلت دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ بنی اسرائیل میں سے لوگ منکر ہیں، وہ عیسیٰ بن مریم اور داؤد علیہ السلام کی بددعا سے ملعون ہو چکے ہیں۔

### اہل و عیال کو تعلیم نہ دینے کا نتیجہ

حدیث صحیح میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن جو چیز مرد کے آگے آئے گی اس کے اہل و عیال ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا کریں گے اور اس کے اہل و عیال کہیں گے کہ بار خدایا اس سے ہمارا حق لے کہ اس نے ہم کو احکام دین کی تعلیم نہیں کی اور ہم کو مال حرام کھلایا جس کو ہم نہیں جانتے تھے۔ ایک حدیث میں اس طرح آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَجْهَلِ أَهْلِهِ، یعنی قیامت کے دن آدمی کیلئے جہالت سے بڑھ کر کوئی گناہ نہ ہوگا یعنی اپنے اہل و عیال کو تعلیم علم دین نہ کرے گا اور وہ جاہل رہیں گے تو یہ ولی کے حق میں بڑا گناہ ہے۔

حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ایسا بندہ ہوگا جس کی نیکیاں پہلڑوں کے برابر ہوں گی۔ پھر اس سے اہل

Click For More Books



و عیال کے حقوق اور کسب مال کی بابت سوال کیا جائے گا۔ پس اس مطالبہ میں اس کی سب نیکیاں جاتی رہیں گی۔ اس وقت فرشتے فریاد کریں گے کہ یہ وہ شخص ہے جس کی نیکیاں اہل و عیال لے گئے۔

اس موقعہ پر مجھے یہ بات بھی بیان کرنی ضروری ہے کہ لڑکوں کی تعلیم کی بابت اس کے باپ یا ولی ہی سے مواخذہ ہوگا مگر لڑکی کی تعلیم کی بابت چار شخص مواخذہ میں پڑیں گے یعنی باپ، بھائی، خاوند اور لڑکا۔ اور قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ سے خطاب ہوگا کہ تم لوگ تو اس سے بہت قریب تھے تم نے اس کو علم شریعت کیوں نہیں پڑھایا۔ پس ان الزاموں سے بچ کر مفاد دارین کا یہی عمدہ سبب ہے کہ اپنی اولاد کو علم دین پڑھائیں اور آج کل کے رواجی علوم کے حاصل کرنے سے پہلے ان کو گھر میں دینی تعلیم ضرور دیں۔ کم سے کم ترجمہ قرآن مجید اور چند فقہ و احادیث کی کتابیں ضرور پڑھا کہ مدرسہ وغیرہ میں داخل کریں۔ پھر انشاء اللہ وہ لڑکے بڑے دیندار اور پابند صوم و صلوة اور ماں باپ کے تابعدار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسی نیک سمجھ عطا فرمائے تاکہ وہ اپنے بچوں کو کوئی اور مشغل شروع کرنے سے پہلے دینی تعلیم دلوانے کے عادی ہو جائیں۔

## مفروضہ علم

صاحبو! علم کا پڑھنا ہر ایک مسلمان پر فرض و واجب ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ** (مشکوٰۃ کتاب العلم و مسند ابی حنیفہ کتاب العلم) یعنی مسند ابو حنیفہ اور مشکوٰۃ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”علم کا سیکھنا ہر ایک مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فرض ہے۔“

پس اس حدیث میں علم سے مراد علم حال ہے یعنی جو امر پیش آئے اس کا علم حاصل کرنا فرض ہے۔ مثلاً جب آدمی مسلمان ہوا تو اس پر صانع جل جلالہ کی معرفت اور نبوت رسول کا جانتا اور ان چیزوں کا علم جن کے بغیر ایمان صحیح نہیں ہوتا واجب ہوا۔ جب نماز کا وقت آیا تو احکام نماز کا علم سیکھنا واجب ہوا۔ جب رمضان شریف آیا تو احکام صوم کا علم ضروری ہے۔ جب مالک نصاب ہوا تو احکام زکوٰۃ کا جاننا لازم ہوا۔ جب نکاح کیا تو حیض و نفاس اور طلاق وغیرہ کے مسائل کا سیکھنا واجب ہوا۔ جب بیع و شرا کرنے لگے تو اس کے مسائل کی واقفیت واجب ہوئی۔ اسی طرح احوال قلب (توکل۔ رضا۔ صبر۔ شکر وغیرہ) کا علم ضروری ہے۔

غرض علم اطال کا سیکھنا فرض عین ہے۔ اگر کوئی نہ سیکھے گا تو سخت گنہگار ہوگا مگر جو علم ما یتحتاج الیہ سے زائد دوسروں کے نفع کیلئے ہو اس کا سیکھنا فرض کفایہ ہے۔ اگر شہر میں بعض لوگ اس فرض کو ادا کریں گے تو باقیوں کے ذمے سے ساقط ہو جائے گا اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو تمام گنہگار ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ آل عمران ع ۱۱ پ ۴ آیت نمبر ۱۰۴ میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَكَفَىٰ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یعنی اور تم میں رہنا چاہیے ایک ایسا گروہ جو بلا تے رہیں نیک کام کی جانب اور حکم کرتے رہیں اچھے کاموں کا اور منع کرتے رہیں برے کاموں سے اور یہی لوگ اپنی مراد کو پہنچیں گے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ہمیشہ ان میں ایک گروہ ایسا رہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا رہے اسی کا نام فرض کفایہ ہے۔

سورہ توبہ ع ۱۵ پ ۱۱ آیت نمبر ۱۲۲ میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَمَا كَانَ

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفكروا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون یعنی اور یہ ٹھیک نہیں کہ مسلمان سب کے سب نکل کھڑے ہوں۔ پھر کیوں نہ نکلے ان کی ہر جماعت میں سے چند لوگ تاکہ سمجھ پیدا کریں دین میں اور ڈرائیں اپنی قوم کو جب لوٹ آئیں ان کی جانب شاید وہ سمجھتے رہیں۔ یعنی جہاد اور طلب علم دونوں فرض کفایہ ہیں اس لئے ہر جماعت میں سے چند آدمی جہاد کو نکلیں اور چند رسول کی خدمت میں علم سیکھیں تاکہ جب مجاہدین واپس آئیں تو یہ علمی مسائل ان کو بھی سکھلائیں۔ اس صورت میں جہاد اصغر یعنی کفار سے لڑنا اور جہاد اکبر یعنی ریاضت کرنا، علم سیکھنا، اپنی جانیں، دماغ، قلب، اللہ کے راستے میں خرچ کرنا دونوں باقی رہیں گے۔ پس دونوں آیتوں سے ثابت ہوا کہ دعوت الی الحق اور تفقہ فرض کفایہ ہے۔

### اقسام علم مفروض

علم دین میں دو مرتبے ہیں۔ ایک فرض عین، دوسرا فرض کفایہ۔ اول فرض عین تو وہ ہے جس کی ضرورت واقع ہوئی ہو۔ مثلاً نماز سب پر فرض ہے اور اس کے احکام بھی جانتا سب پر فرض ہے۔ زکوٰۃ مالداروں پر فرض ہے اس کے احکام جانتا بھی ان ہی پر فرض ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس جو حالت ہوتی جائے اس کے احکام کا سیکھنا فرض ہوتا جائے گا۔ دوسرا فرض کفایہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر جگہ ایک دو آدمی ایسے ہونے چاہئیں جو اہل بستی کی دینی ضرورتوں کو رفع کر سکیں اور مخالفین اسلام کے شبہات و اعتراضات کا جواب دے سکیں۔

### عوام کے لئے حصول علم دین کا سہل طریقہ

جو علم فرض عین ہے اس کیلئے عربی زبان کی تحصیل ضرور نہیں بلکہ فارسی یا

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اُردو میں مسائل و عقائد کا سیکھ لینا کافی ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ کم از کم اپنے بچوں کو اتنا علم دین سکھلا دیا کریں کہ دو چار نسلوں کے بعد شاید دین سے ایسی اجنبیت ہو جائے کہ دین و اسلام کے انتساب سے بھی عار آنے لگے۔ خدا کیلئے اس طوفان بے تمیزی کے روکنے کی فکر کرو۔ اگر کسی وجہ سے اُردو فارسی پڑھنا بھی ممکن نہ ہو تو علماء کی صحبت میں اپنے عقائد و مسائل کی تصحیح کرے اور اولاد کو بھی تاکید کرے کہ روزمرہ یا تیسرے چوتھے روز دس پندرہ منٹ کیلئے خوش عقیدہ متقی محقق عالم کی صحبت سے فیض اٹھایا کریں۔ صحبت کے عجیب منافع و برکات ہیں۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا  
گو نشیند در حضورِ اولیاء  
یک زمانے صحبت با اولیاء  
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

### اختلاف علم مفروضہ

حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ تحصیل علم ہر ایک مسلمان پر فرض ہے مگر اس میں یہ اختلاف ہے کہ اس علم سے کون سا علم مراد ہے۔ اہل کلام کہتے ہیں کہ یہ علم کلام ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ فقہاء کے نزدیک علم فقہ (مسائل عبادت و معاملات) کا پڑھنا واجب ہے کہ اس سے حلال و حرام میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ محدثین علم کتاب و سنت (تفسیر و حدیث) کو واجب کہتے ہیں کیونکہ یہ اصل علوم شرعی ہیں۔ حضرات صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ دل کو دل کے احوال کا علم حاصل کرنا فرض ہے کہ بندہ کو خدا کی جانب راستہ دل کی بدولت ہے۔ غرض ہر فرقہ اپنے اپنے علم کی فضیلت و تعریف بیان کرتا ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ خاص ایک ہی علم فرض نہیں اور یہ سب علم بھی بالکل واجب نہیں بلکہ اس مقام میں تفصیل ہے جس سے جھگڑا دور ہوتا ہے اور ہر گروہ کا قول بجائے خود موزوں و

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



مناسب نظر آتا ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی دوپہر سے پہلے مثلاً مسلمان ہو اس وقت اس پر اسی قدر واجب ہوگا کہ کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کے معنی سمجھے اور جس طور سے کہ اہل اسلام کا اعتقاد ہے خود بھی حاصل کرے۔ خدا کو واحد جاننے میں دلیل کی ضرورت نہیں بلکہ بلا دلیل یقین کر لینا اور اس کلمہ کے معنی مان لینا ضرور ہے۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے صفات رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور اس کی تصدیق بہشت دوزخ کا اعتقاد حشر و نشر کا ہونا بھی مانے۔ اور یہ بھی جانے کہ اس کا خالق خدائے مطلق ہے جو بصفات کاملہ موصوف ہے اور اپنے بندوں کو اپنی عبادت کا حکم دیتا ہے۔ اپنے رسول کی زبانی احکام نازل فرمائے اگر بندہ طاعت الہی میں مصروف رہے گا تو دولت سعادت پائے گا۔ اگر گناہ کے راستہ پر چلے گا تو مال کا رخرابی ہے۔ اس قدر علم عقائد ہے۔

اس کے بعد دو علم اور بھی حاصل کرے۔ ایک علم دل کے متعلق ہے دوسرا اعمال کے ساتھ متعلق ہے۔ قسم دوم یعنی جس کو اعمال سے تعلق ہے دو طرح ہے۔ ایک کرنے کے قابل دوسرا نہ کرنے کے قابل۔ جو اعمال کرنے کے ہیں وہ یہ ہیں مثلاً ظہر کے وقت مسائل وضو سیکھنا نماز کا طریقہ ظہر میں کتنی رکعتیں فرض ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس جو اور امور مسنون ہیں ان کا علم بھی مسنون ہے۔ اسی طرح عصر مغرب اور عشاء کے وقت۔ جب نمازیں واجب ہوئیں تو ان کے ادا کرنے کا طریقہ بھی معلوم کرنا چاہیے۔ پھر ماہ رمضان کے آتے ہی مسائل روزے کے سیکھے۔ اگر مالدار ہے تو اس کو سال گزرنے پر زکوٰۃ کے مسئلے معلوم کرنے چاہئیں۔ حج واجب ہو تو اس کے مسائل معلوم کرے۔ غرض جو کام پیش آئے اس کے متعلق فرض و واجب معلوم کرنا فرض ہے۔ مثلاً نکاح کیا تو معلوم کرے کہ عورت کے حقوق مرد

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پر کیا ہیں، حالت حیض میں عورت سے صحبت حرام ہے۔ یہ تو متعلق بعبادات ہے۔  
اب اگر وہ شخص سوداگر ہے تو اس کو سود بیاج کے مسئلے سیکھنا واجب ہوا بلکہ  
خرید و فروخت کے سب مسئلے بخوبی معلوم کرنے چاہئیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
بازاریوں کو درے مارتے اور فرماتے تھے کہ خرید و فروخت کے مسئلے سیکھ آؤ، پھر  
بازار میں خرید و فروخت کرو۔ اگر حجام بزار ہے تو اس کے متعلق جو کام کرنا واجب  
ہے اس کو حاصل کرے۔ اور جو اعمال کرنے کے نہیں یعنی حرام ہیں وہ یہ ہیں کہ  
اگر مالدار ذی مقدرت ہے اس کو یہ معلوم کرنا چاہیے کہ ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہے۔  
اگر شراب خواروں میں رہتا ہے تو شراب کی حرمت جانتا واجب ہے۔ کسی کا مال  
غضب کر لینا، کسی پر ظلم کرنا، نامحرم عورتوں میں نشست و برخاست رکھنا، بلا ضرورت  
ان کے پاس آنا جانا، جو امور حرام ہیں ان سب کا سیکھنا، تاکہ حرام سے بچے۔ اسی  
طرح عورتوں کو جن باتوں کی ضرورت درپیش رہتی ہے جیسے حیض و نفاس، ان کے  
احکام انہیں کو سیکھنا واجب ہے مرد پر واجب نہیں۔ جو مردوں کے متعلق ہیں ان کا علم  
سیکھنا عورتوں پر واجب نہیں۔ یہ تمام مسائل جو تمثیلاً مذکور ہوئے علم فقہ کے ہیں۔

قسم اول متعلق بہ دل جس کو تصوف کہتے ہیں، یہ بھی دو جنس ہے۔ ایک تو وہ  
ہے جس کو خاص دل کے حالات سے تعلق ہے۔ دوسری متعلق باعتقادات۔ جنس  
اول یہ ہے۔ مثلاً جانے۔ حسد کرنا حرام ہے، کسی پر بدگمانی کرنا حرام ہے۔ اس  
قدر علم کلام و فقہ و تصوف فرض عین ہے، اس کا سیکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے، کسی  
فرد بشر کو اس سے گریز نہیں۔ اس سے زیادہ علم فقہ کے مسائل جیسے مسائل اجارہ،  
رہن وغیرہ سیکھنا ہر شخص کے ذمہ فرض عین نہیں۔

جنس دوسری متعلق باعتقاد یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان کو کسی عقیدہ میں کچھ شک  
پیدا ہو تو اس کو واجب ہے کہ فوراً اس شک کو دل سے نکالے، علماء و فضلاء سے اپنی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تسلی کر لے ورنہ ایمان کا نقصان ہے۔  
اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور خاص ایک قسم علم ضرور نہیں بلکہ جملہ اقسام علوم سے بقدر ضرورت مسائل سیکھنا فرض ہے اسی واسطے طلب علم فرض ہے۔

جب یہ بات بخوبی ثابت ہو گئی کہ اقسام جملہ علوم سے بقدر ضرورت ہر مسلمان کو سیکھنا فرض ہے اب اگر کوئی اپنی لاعلمی و جہالت سے کسی امر حرام کا مرتکب ہو یا کسی فرض کو ترک کیا مثلاً حالت حیض میں اپنی عورت سے صحبت کی یا دیدہ و دانستہ فرض نماز فوت کی اور کہا کہ میں تو یہ باتیں نہ جانتا تھا اس صورت میں وہ شخص معذور نہ ہوگا قیامت میں اس سے کہا جائے گا کہ تو نے اس قدر علم کیوں نہ سیکھا۔ البتہ کوئی خاص مسئلہ نادر الوقوع پیش آیا اور اس میں غلطی کی تو امید ہے کہ عذر قبول ہو۔

جب معلوم ہو گیا کہ علم بتفصیل مذکورہ بالا ہر شخص پر فرض ہے اور جاہل اور لاعلم ہر وقت محل خطر میں ہے تو جاننا چاہیے کہ انسان کے حق میں علم سیکھنے سے بڑھ کر زیادہ موجب فضیلت دینی و دنیوی امر دیگر نہیں ہے۔

### اقسام طالب علم

طالب علم چار طرح پر ہیں۔ اول صاحب دولت و مال۔ یہ شخص ضرور علم دین حاصل کرے، علم اس مال کا نگہبان ہوگا دنیا میں اس کی عزت علم کے سبب زیادہ ہوگی اور آخرت میں درجات جنت نصیب ہوں گے۔ دوسرا وہ شخص جس کے گذر اوقات کی کوئی آمدنی نہیں۔ دنیوی جاہ و عزت کچھ نہیں رکھتا مگر دولت قناعت سے مالا مال ہے۔ صبح سے شام تک جو میسر آیا کھا کر اپنا پیٹ بھرا نہ ملا تو فاقہ سے پڑا رہا، یہ شخص بھی علم پڑھے، اس شخص کو علم کی قدر آخرت میں معلوم ہوگی جبکہ درویش اہل اللہ مالداروں سے پانچ سو برس پہلے بہشت میں داخل ہوں گے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



تیسرا وہ طالب علم جس کی گزراوقات کو مال حلال بیت المال یا اور مسلمانوں سے ملتا رہتا ہے۔ اہل ثروت اس کے متکفل ہیں اس کی خدمت کیا کرتے ہیں اور اس قدر اس کو مل جاتا ہے کہ اس کا ضروری خرچ اس آمدنی سے نکلتا رہتا ہے۔ یہ بھی بخوبی علوم دینی حاصل کر سکتا ہے اور اس کے حق میں طلب علم دنیا و دین کے سب کاموں سے بہتر ہے۔

چوتھا وہ شخص ہے کہ خود اس کے پاس کھانے پینے کو نہیں علم حاصل کرنے سے تحصیل دنیا مقصود ہے۔ یہ شخص بغیر اس کے کہ سلطانی خزانہ سے اس کا کوئی وظیفہ مقرر نہ ہو اور اس کی ضروریات کے پورا ہونے کا کافی انتظام نہ ہو طالب علمی سے قاصر ہے۔ اس کے حق میں اولیٰ یہ ہے کہ ضروری علم کے سوا اور کچھ حاصل کرنے کی فکر نہ کرے بلکہ دوسرا پیشہ اختیار کرے جس کے ذریعے سے معاش دنیوی حاصل کر سکے اگر دنیا کی طلب میں علم حاصل کرتا ہے تو یہ شخص پورا شیطان ہے۔ خدا نخواستہ بعد تحصیل علم کے یہی نیت رہی تو عامہ خلایق اس کی پیروی سے گمراہ ہوگی۔ اس کو کیا ضروری ہے کہ علم کو آلہ تحصیل دنیا بنائے دنیا کمانے کے تو اور بھی طریقے ہیں۔ ایسے عقلمند ذی علم جس قدر دنیا میں کم ہوں اچھا ہی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جب اس شخص کو علم آ جائے گا تو وہ علم ہی اس کا رہبر ہو کر خدا کی جانب لے جائے گا۔ اس وقت جو نیت فاسد ہے یہ بھی درست ہو جائے گی کیونکہ بعض کا مقولہ ہے کہ ہم نے علم خدا کے واسطے نہیں سیکھا مگر وہ خود ہم کو خدا کی طرف لے گیا۔ جواب یہ ہے کہ جس علم کی یہ تعریف ہے وہ علم قرآن و حدیث علم اسرار آخرت و حقائق شریعت ہے وہ بیشک راہ حق پران کو لے جائیگا۔ بزرگان دین کا حال جدا ہے ان کے باطل پاکیزہ تھے حرص دنیا ان کو چھو نہ گئی تھی، محبت دنیا سے دور اس کے لذات سے نفور تھے۔ آج کل کے علماء اور طلباء جو کچھ پڑھتے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پڑھاتے ہیں وہ علوم اکثر علم کلام کے مخالف ہوتے ہیں؛ بجز قصہ و کہانی کے کوئی نفع کی بات ان سے حاصل نہیں ہوتی۔ علمائے زمانہ اپنے علم کو جاہلوں کے پھانسنے کا جال بناتے ہیں۔ ایسے کی صحبت اور ان کی شاگردی کسی طالب علم کو راہ حق پر نہیں لے جاتی۔ غور کرنے سے اس کی تصدیق ہو جائے گی کہ یہ علمائے زمانہ علمائے دین ہیں یا نہیں۔ عام اشخاص کو ان کی پیروی مفید ہے یا مضر۔ اتفاقاً کسی جگہ ایسے بزرگ عالم نظر آسکیں گے جو لباس تقویٰ سے آراستہ ہیں؛ علمائے سلف کے طریقہ پر علمی تعلیم ان کا شیوہ ہے؛ عوام کو دنیا کے فریب اور اس کے مکر سے ڈراتے ہیں؛ رات اور دن اپنا عزیز وقت نیک کاموں میں صرف کرتے ہیں؛ ایسوں کی صحبت ہر شخص کو نفع رساں ہے۔ ان کی تعلیم کا ذکر ہی کیا صرف ان کی ملاقات ہی میں دونوں جہان کے فائدے ہیں اور جب کوئی بندہ خدا خالصاً للہ علم دینی حاصل کرے اور وہ علم پڑھے جو اس کو مفید ہو۔ یہ اس کے حق میں سب ہنروں اور پیشوں سے بہتر ہے اس کو دنیا حقیر نظر آئے گی۔ آخرت کے کام اس کے نزدیک بڑے ہوں گے۔ دنیا داروں کی جہالت معلوم ہوگی کہ وہ آخرت چھوڑ کر فانی شے کے پیچھے پڑے ہیں۔ تکبر، حسد، خود بینی، خود پسندی، حرص، حب دنیا، حب جان و مال، ان کو خراب جانے گا، ان کا علاج ان کے دفعیہ کی ترکیب سے واقف ہوگا۔ الغرض علم بہ نیت دنیا اور بغرض تحصیل دنیا بالکل نقصان پہنچانے والا ہے اور آخرت کی نیت سے دونوں جہان میں مفید۔

### علم کے سکھلانے والوں کو ثواب بی شمار ملنا

جو شخص کسی کو علم دین سکھلائے تو اس کو عمل کرنے والوں کا ثواب بغیر ان کی کمی کے ملے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرٌ مِّنْ عَمَلٍ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ شَيْءٌ (رواه ابن ماجه)  
باب ثواب معلم الناس الخيرا) یعنی ابن ماجه میں حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہما  
اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے لوگوں کو  
علم سکھایا تو اسے عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا اور عمل کرنے والوں کے ثواب  
میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

## ایک مسئلہ بتانے سے ساٹھ برس کی عبادت کا مستحق ہونا

جو شخص کسی کو نیک نیتی سے ایک مسئلہ بتلائے اللہ تعالیٰ اس کو ساٹھ برس کی  
عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حسن الایمان میں ہے کہ حضرت ابوحنیفہ  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا دَرَسَ مَسْئَلَةً لَمْ تَقَعْ بَيْنَ النَّاسِ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً یعنی  
کسی کو ایک مسئلہ سکھلانا ساٹھ برس کی عبادت کے ثواب کے برابر ہے بلکہ اس  
سے بھی بڑھ کر۔

## علم کو بیچنے کا عذاب

ہر ایک صاحب علم کو ضروری ہے کہ وہ دینی علم کو بلا طمع اور بغیر کسی قسم کے  
عوض کے سکھلائیں ورنہ وہ سخت عذاب میں گرفتار ہوگا۔ چنانچہ حدیث شریف میں  
ہے۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُلَمَاءُ  
هَذِهِ الْأُمَّةِ رَجُلَانِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا فَبَدَّلَهُ لِلنَّاسِ وَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِ طَمَعًا  
وَلَمْ يَشْتَرِ بِهِ ثَمَنًا فَذَلِكَ تَسْتَفِيرُهُ، حَيْثَانُ الْبَحْرُ وَدَوَابُّ الْبَرِّ وَالطَّيْرُ فِي  
جَوَّ السَّمَاءِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا فَبِخَلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللَّهِ وَآخَذَ عَلَيْهِ طَمَعًا وَشَرَى  
ثَمَنًا فَذَلِكَ يُلْجَمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ وَيُنَادِي مُنَادٍ هَذَا الَّذِي آتَاهُ اللَّهُ  
عِلْمًا فَبِخَلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللَّهِ وَآخَذَ عَلَيْهِ طَمَعًا وَاشْتَرَى بِهِ ثَمَنًا وَكَذَلِكَ حَتَّى

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



يَفْرَغُ الْحِسَابَ (رواه الطبرانی فی الاوسط)

یعنی طبرانی نے اوسط میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے علماء دو قسم کے ہوں گے۔ ایک تو وہ جسے خدائے تعالیٰ نے علم عنایت کیا اور وہ لوگوں کو بے طمع سکھاتا ہے اور اس کے دام نہیں لیتا۔ اس کیلئے دریا کی مچھلیاں، جنگل کے چارپائے جو آسمان کے اڑنے والے جانور مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جسے خدا تعالیٰ نے علم عنایت کیا اور وہ خدائے تعالیٰ کے بندوں سے بخل کرتا ہے، طمع میں گرفتار اور اسے داموں میں فروخت کرتا ہے۔ اس کے منہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام دی جائے گی اور ایک پکارنے والا فرشتہ پکار کر کہے گا کہ یہ وہی شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم عنایت کیا تھا اور اس نے خدا کے بندوں سے بخل کیا اور اس کی طمع میں گرفتار رہ کر اس کو داموں سے فروخت کرتا رہا۔ حساب سے فارغ ہونے تک آگ کی لگام چڑھی رہے گی۔

مسئلہ نہ بتانے کا عذاب

ہر شخص کو یہ مسئلہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس صاحب علم یا صاحب باطن کو کوئی شرعی مسئلہ معلوم ہو اور ان سے کوئی شخص آ کر پوچھے اس کو لازم ہے کہ وہ بلا حیل و حجت بتلا دے ورنہ وہ مستوجب سزا ہوگا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُنِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلَيْهِ ثُمَّ كَتَمَهُ الْجَمَدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ (رواه احمد و ابو داؤد و الترمذی و رواه ابن ماجہ) یعنی ابو داؤد اور ترمذی وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو اس علم سے جو وہ جانتا ہے پوچھا جائے اور وہ اسے چھپائے اور نہ بتلائے تو وہ دوزخ کی آگ کی لگام سے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لگام دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم دوسری فصل) یعنی ایک ایسا عالم ہے کہ دین کے مسئلے یاد ہیں اور ناواقف نے سوال کیا اور وہاں کوئی اور عالم نہیں ہے یا نہ بتانے کی کوئی اور معقول وجہ نہیں رکھتا، پھر اگر وہ سائل کو نہ بتا دے تو البتہ وہ سزاوار عذاب ہوگا۔

### نا اہل کو علم سکھلانے کا حکم

نا اہل کو نہ سکھلانے سے کوئی عذاب نہیں ہوگا بلکہ سخت ممانعت ہے۔ چنانچہ حدیث شریف ہے۔ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَأَضَعُ الْعِلْمَ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمَقْلِدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ (رواه ابن ماجہ باب فضل العلماء) یعنی ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ نا اہل کو علم سکھلانے والا ایسا ہے جیسا کہ خنزیر کے گلے میں جواہر موتیوں اور سونے کا ہار پہنانے والا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم دوسری فصل)

### علم کی خوبیاں

علم کی خوبی اور برکت کا کون اندازہ کون لگا سکتا ہے یہ ایک بحر بے پایاں ہے۔ ہاں حدیث شریف میں اس کی کسی قدر تفصیل آئی ہے۔ وہ یہ ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَإِنَّ تَعَلُّمَهُ لِلَّهِ خَشْيَةٌ وَطَلَبُهُ عِبَادَةٌ وَمَذَاكِرَتُهُ تَسْبِيحٌ وَالْبَحْثُ عَنْهُ جِهَادٌ وَتَعْلِيمُهُ لِمَنْ لَا يَعْلَمُهُ صَدَقَةٌ وَبَدَلُهُ لِأَهْلِهِ قُرْبَةٌ لِأَنَّهُ مَعْلَمٌ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَمَنَارٌ سُبُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُوَ الْأَيْمَسُ فِي الْوَحْشَةِ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



وَالصَّاحِبُ فِي الْغُرْبَةِ وَالْمُحَدِّثُ فِي الْخُلُوعِ وَالذَّلِيلُ عَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ  
وَالسَّلَامُ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَالزَّيْنُ عِنْدَ الْأَخْلَاءِ يَرْفَعُ اللَّهُ بِهِ أَقْوَامًا فَيَجْعَلُهُمْ فِي  
الْخَيْرِ قَادَةً قَائِمَةً تَقْتَضِي أَثَارَهُمْ وَيُقْتَدَى بِفِعَالِهِمْ وَيُنْتَهَى إِلَى رَأْيِهِمْ تَرْغِبُ  
الْمَلَائِكَةُ فِي خُلَّتِهِمْ وَيَأْجُنِحَتِهَا تَمْسُحُهُمْ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمْ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ  
وَحَيْتَانُ الْبَحْرِ وَهُوَ أُمَّهُ، وَسِبَاءُ الْبَرِّ وَأَنْعَامُهُ، لِأَنَّ الْعِلْمَ حَيَاةَ الْقُلُوبِ مِنَ  
الْجَهْلِ وَمَصَابِيحُ الْأَبْصَارِ مِنَ الظُّلْمِ يَبْلُغُ الْعَبْدُ بِالْعِلْمِ مَنَازِلَ الْأَخْيَارِ  
وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ التَّفَكُّرُ فِيهِ يَعْدِلُ الصَّوْمُ وَمَدَارِسُهُ  
تَعْدِلُ الْقِيَامَ بِهِ تُوَصَّلُ الْأَرْحَامُ وَبِهِ يُعْرَفُ الْحَلَالُ مِنَ الْحَرَامِ وَهُوَ إِمَامُ  
الْعَمَلِ وَالْعَمَلُ تَابِعُهُ، يُلْهِمُهُ السُّعْدَاءُ وَيُحْرِمُهُ الْأَشْقِيَاءُ (رواه عبد البر النعماني في  
كتاب العلم، ترغيب وترهيب ج 1 ص 94، 95)

یعنی ترغیب ترہیب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علم حاصل کیا کرو کیوں کہ خدا کیلئے علم سیکھنا خشیت کا باعث  
ہے اور اس کی طلب عبادت ہے اور باہم یاد کرنا قائم مقام تسبیح ہے اس میں بحث  
کرنی قائم مقام جہاد ہے۔ نہ جاننے والے کو سکھانا ایک قسم کا صدقہ ہے اور اپنے  
اہل و عیال میں صرف کرنا قرب خداوندی کا باعث ہے۔ کیونکہ علم ہی حلال و حرام  
اور جنت والوں کے طریقوں کا نشان ہے اور علم ہی وحشت میں انیس و ہدم اور  
مسافرت میں ساتھی اور تنہائی میں بات چیت کرنے والا ہے۔ خوشی و تکلیف میں غم  
خوار دشمن کے مقابلہ میں ہتھیار دوستوں میں زینت کا باعث ہے۔ اس کے سبب  
اللہ تعالیٰ لوگوں کا درجہ بلند کر کے انہیں نیکی کی طرف کھینچنے والا بنائے گا۔ لوگ علم  
والوں کے قدم بقدم چلیں گے ان کے فعل کی تابعہ بنی کریں گے اور انہیں کی  
طرف انتہا ہوگی۔ فرشتے ان کی دوستی کی رغبت کریں گے اپنے پروں سے ان کے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



بدنوں کو چھوئیں گے اور کل خشک و تر اور دریا کی مچھلیاں اور اس کے حشرات اور جنگل کے درندے چار پائے ان کی بخشش کی دعا کریں گے کیونکہ علم دلوں کی زندگی ہے جہالت سے اور چراغ بینائی ہے تاریکی سے۔ بندہ علم ہی کے سبب اختیار کے مرتبے کو پہنچتا ہے اور دین و دنیا کے بلند درجے حاصل کرتا ہے۔ اس میں غور کرنا روزوں کے برابر ہے اور درس و تدریس کرنا رات کے قیام کے برابر اسی کے سبب صلہ رحمی کا طور معلوم ہوتا ہے اسی سے حلال و حرام کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ علم ہی عمل کا امام ہے اور عمل اس کا تابع۔ نیک ہی لوگوں کو اس کا الہام کیا جاتا ہے اور بد بخت اس سے محروم کئے جاتے ہیں۔ وَلَيَعْمَ مَا قِيلَ

علم ہی ہے باعث عز و وقار  
علم کی دولت ہے ایسی لازوال  
یہ بڑھائے عشرت و آرام کو  
عاقلوں کا یہ قول ہے اے عزیز  
علم ہی ہے ہر جگہ پر یار غار  
ہے سفر میں دافع وحشت یہی  
جو کہ علم و فضل سے ہیں بہرہ ور  
کرتے ہیں جاہل سے نفرت ہوشیار

علم سے ہے انسان کا اعتبار  
کوئی لے چوری سے اس کو کیا مجال  
لائے یہ قابو میں خاص و عام کو  
علم سے بہتر نہیں ہے کوئی چیز  
کون ہے اس کے برابر عمگسار  
ہے حضر میں موجب راحت یہی  
فرض ہے تعظیم ان کی شان پر  
اس کا ہوتا ہے حیوانوں میں شمار

### حصول علم کی تاکید

دینی علم کے حاصل کرنے کیلئے شرع شریف میں سخت تاکید آئی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف صحیح میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

أَطْلِبُوا الْعِلْمَ وَكَلِمَاتُكُمْ نَارٌ تَحْرِقُونَ أَوْ بَحْرٌ تَغْرِقُونَ  
یعنی علم کو طلب کرو اگرچہ تمہارے آگے آگ جلانے والی اور دریا غرق کرنے والا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہو۔ خلاصہ مطلب حدیث شریف کا یہ ہے کہ اگر کسی کو معلوم ہو کہ فلاں مقام پر علم کا خوب چرچا ہے اور وہاں جانے سے علم حاصل ہوگا تو اگرچہ اس راہ میں آگ جلانے والی اور دریا غرق کرنے والا ہو تو ہرگز اس سے خوف نہ کریں اور جس طرح سے ہو سکے اس مقام پر پہنچ کر طلب علم میں مشغول ہو۔

ایک اور حدیث شریف میں اس طرح مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

أَطْلِبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ

یعنی تم علم کو گہوارے میں جھولنے کے وقت سے قبر میں پڑنے تک طلب کرو۔

یعنی پیدا ہونے کے وقت سے لے کر مرتے دم تک حصول علم میں مشغول رہنا چاہیے۔

### حصول علم کا فائدہ

علم ایک ایسی چیز ہے کہ اگر اسے پورے طور پر حاصل کیا جائے یا نہ بھی کیا

جاسکے تو بھی اس کے بڑے بڑے فائدے ہیں چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْعَدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَادْرَكَهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ كِفْلَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ وَمَنْ

طَلَبَ عِلْمًا فَلَمْ يَدْرِكْهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ كِفْلًا مِنَ الْأَجْرِ (رواه الطبرانی في الكبير)

یعنی طبرانی نے کبیر میں حضرت وائلہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا۔ جس نے طالب علمی کی اور علم حاصل کر لیا، اللہ تعالیٰ اس کیلئے دو

حصے ثواب کے لکھتا ہے اور جس نے طالب علمی کی اور علم حاصل نہ کرسکا، اس کیلئے

اللہ تعالیٰ ایک حصہ ثواب کا لکھتا ہے۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۲، سنن دارمی ۱/۹۷)

### حصول علم میں ایک ساعت بیٹھنے کا ثواب

حصول علم کے بہت بڑے فائدے ہیں حتیٰ کہ اگر کوئی شخص ایک ساعت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حصول علم میں مشغول ہو تو اس کو بہت زیادہ ثواب ملے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

تَعْلَمُ سَاعَةً خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةٍ سَنَةٍ قَائِمٍ بِاللَّيْلِ وَصَائِمٍ بِالنَّهَارِ  
یعنی علم کی طلب میں ایک ساعت مشغول ہونا سال بھر کی ایسی عبادت سے جو تمام رات نماز پڑھتا رہے اور تمام روز روزے رکھتا رہے بہتر و برتر ہے۔ ایک حدیث شریف میں اس طرح آیا ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَآنْ تَعُدُّ وَتَعْلَمُ آيَةً مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رُكْعَةٍ وَلَآنْ تَعُدُّ وَتَعْلَمُ بِأَبَا مِنَ الْعِلْمِ عَمِلَ بِهِ أَوْلَمَّ يَعْمَلُ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رُكْعَةٍ (رواه ابن ماجه باب فضل من تعلم القرآن وعلمه)

یعنی ابن ماجہ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر رضی اللہ عنہ اگر تو صبح کو جائے اور کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھے یہ تیرے لئے سو رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور اگر تو صبح کو جائے اور علم کا کوئی باب سیکھے جس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے یہ تیرے لئے ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ وَكَيْفَ مَا قِيلَ

رفش روز قضا اندر بہشت آساں بود  
شرع چوں سزا است قرآن قطره باراں بود  
عزت از قرآن بود تازندہ باشی اے پسر  
چوں بیری مونس در گور ہم قرآن بود  
بود یا بد روز و شب باخواندن قرآن قرین  
تا قریش مصطفیٰ باجملہ یاراں بود

### حصول علم کے باعث مغفرت گناہاں

علم ایک ایسی نعمت عظمیٰ ہے کہ جس کے طلب کیلئے گھر سے باہر نکلنے کے ساتھ ہی تمام گناہ مغفور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا اتَّعَلَ عَبْدٌ قَطُّ وَلَا تَخَفَ وَلَا لَبَسَ ثَوْبًا عَنْ طَلَبِ عِلْمٍ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ حَيْثُ يَخْطُوا عُتْبَةَ دَارِهِ (رواه الطبرانی فی الاوسط)

یعنی طبرانی نے اوسط میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان نے علم کی طلب میں ابھی جوتہ اور موزہ اور لباس بھی نہیں پہنا مگر گھر کی چوکھٹ سے قدم نکالتے نکالتے خدائے تعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۶۳)

### راہ بہشت کی آسانی کا طریقہ

حصول علم کیلئے کہیں جانے سے بہشت کا راستہ آسان ہو جاتا ہے اور پل صراط وغیرہ سے بلا وقت گذر جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيمَتِيهِ اثْبَتُهُ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضَّلْتُ فِي عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلِ فِي عِبَادَةٍ وَمَلَكَ الدِّينِ الْوَرَعُ (رواه البيهقي في شعب الایمان)

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ نے مجھ پر وحی بھیجی کہ جو شخص طلب علم کیلئے ایک راہ پر چلا (میں اس کے بدلہ میں) اس پر بہشت کی راہ آسان کر دوں گا اور جس کی میں نے دونوں آنکھیں لے لیں ان کے بدلے اس کو بہشت دوں گا اور علم کی افزونی عبادت کی افزونی سے بہتر ہے اور دین کی اصل تو پرہیزگاری ہے۔

یہ بہشت کی بشارت طالب علم اور دیندار عالموں کے حق میں ہے۔ علم دین تفسیر فقہ حدیث ہے اور جو علم کہ تفسیر میں کام آئے جیسے علم صرف و نحو فصاحت و

Click For More Books

بلاغت وہ بھی علم میں شامل ہے بشرطیکہ نیت خالص ہے۔

## فرشتوں کا طالب علم کیلئے اپنے پروں کا بچھانا

فرشتے بھی طالب علم کیلئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں جبکہ وہ علم دین کے حصول کیلئے نیک نیتی سے جاتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رَضِيَ بِمَا يَصْنَعُ وَأَنَّ الْعَالِمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانِ فِي الْمَاءِ (رواه ابوداؤد ابن ماجه باب فضل العلماء)

یعنی ابوداؤد میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو علم کی طلب میں رستہ چلا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دے گا اور فرشتے طالب علم کی خوشنودی کیلئے اپنے پر بچھاتے اور زمین و آسمان کے رہنے والے حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں عالم کیلئے بخشش کی دعا کرتی ہیں۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم دوسری فصل)

## جہاد کا ثواب

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ (رواه الترمذی والدارمی ومشکوٰۃ کتاب العلم دوسری فصل)

یعنی صحیح ترمذی اور دارمی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص علم کی طلب میں نکلے پس وہ خدا کی راہ میں ہے یہاں تک کہ واپس آئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وطن سے علم دین کی طلب میں نکلنا جہاد

Click For More Books

کرنے کا ثواب رکھتا ہے۔

### طالب علم اور انبیاء کا رتبہ

عَنْ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ  
الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فِيهِنَّ، وَبَيْنَ النَّبِيِّنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ  
فِي الْجَنَّةِ (رواه الدارمی والطبرانی عن ابن عباس) یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کو موت آئے اور طالب علم ہو  
تا کہ اس سے اسلام کو زندہ کرے پس اس کے درمیان اور نبیوں کے درمیان  
بہشت میں ایک ہی درجہ ہوگا۔ (روایت کیا اس کو دارمی رضی اللہ عنہ نے اور طبرانی رضی اللہ عنہ  
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے) (احیاء علوم الدین مترجم ج ۱ ص ۵۳، کنز العمال  
ج ۱۰ ص ۲۶۰)

### ستر صد یقوں کا ثواب

جو شخص نیک نیتی سے علم دین سیکھے اور دوسروں کو سکھائے اسے ستر صد یقوں  
کا ثواب ملے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
تَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ أُعْطِيَ ثَوَابَ سَبْعِينَ صِدِّيقًا (رواه ابو منصور  
الدیلمی فی مسند الفردوس)

یعنی ابو منصور دیلمی مسند الفردوس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس غرض سے علم سیکھے کہ اور  
لوگوں کو سکھائے اسے خدائے تعالیٰ ستر صد یقوں کا ثواب عنایت کرے گا۔ (احیاء  
علوم الدین مترجم ج ۱ ص ۵۶، الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۹۸ باب فضل العلم)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## جزام۔ فالج اور نابینائی کا مجرب علاج

علم کے سکھلانے میں سے ایک علم یہ بھی ہے کہ وہ عملیات جو بزرگان دین کو صحیح صحیح سینہ بہ سینہ یا احادیث صحیحہ میں مرقوم ہیں سکھائے تاکہ وہ امراض جسمانی و روحانی سے محفوظ ہو جائے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَبِيصَةُ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ كَبُرَتْ سِنِّي وَدَقَّ عَظْمِي فَأَتَيْتَكَ لِتُعَلِّمَنِي مَا يَنْفَعُنِي اللَّهُ تَعَالَى بِهِ فَقَالَ يَا قَبِيصَةُ إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ تَعَالَى مِنَ الْعَمَى وَالْجُزَامِ وَالْقَلْبِ يَا قَبِيصَةُ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ وَأَقْضِ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَأَنْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ (رواه احمد)

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا اے قبیصہ رضی اللہ عنہ کس غرض سے آئے ہو۔ میں نے عرض کیا۔

بوڑھا ہو گیا ہوں۔ ہڈیاں ست پڑ گئیں۔ اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کوئی ایسی چیز تعلیم کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ دے تو آپ نے فرمایا اے قبیصہ رضی اللہ عنہ جب تو کسی پتھر اور درخت اور ڈھیلے کے پاس سے گزرے گا تو وہ تیرے

حق میں دعائے مغفرت کرے گا۔ اے قبیصہ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز پڑھ کر تین مرتبہ

کہہ لیا کر سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اندھے پن، جزام اور مرض فلج سے امان میں رہے گا۔ اے قبیصہ کہہ لیا کر اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ وَأَقْضِ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَأَنْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ یعنی اے اللہ میں وہ چیز مانگتا ہوں جو تیرے پاس ہے اور بہاؤے مجھ پر اپنا فضل اور پھیلا دے مجھ پر

اپنی رحمت اور نازل کر مجھ پر اپنی برکتیں۔ (روایت کیا ہے اس کو احمد نے)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## علم کے سیکھنے اور سکھلانے کی مثال

علم کے سیکھنے اور سکھلانے میں بہت بڑے فائدے ہیں۔ احادیث صحیحہ میں اس کو کئی طرح میں سمجھایا گیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں اس کے فوائد اس طرح ارشاد فرمائے ہیں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَتِ الْكَلَاءَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَارِبٌ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَفَنَعَمَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ طَائِفَةٌ أُخْرَى مِنْهَا إِنَّمَا هِيَ قَيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاءً فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَعِهَ فِي دِينِ اللَّهِ تَعَالَى وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ (رواه البخاري والمسلم)

یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ہدایت اور علم لانے کے مثل بارش کی سی ہے کہ ایسی زمین پر ہوئی کہ کچھ حصہ تو اس کا عمدہ ہے اس نے پانی کو قبول کر لیا اور کثرت سے گھاس اگائی اور کچھ حصہ اس کا بغیر گھاس کے ہے کہ اس نے پانی کو روک لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور اس میں سے خود پیا اور پلایا اور کھیتی کی۔ اور کچھ حصہ اس کا چٹیل میدان میں ہے کہ نہ پانی روک سکتا ہے اور نہ گھاس اگاتا ہے۔ بس یہی مثل اس کی ہے کہ جس نے دین میں فقاہت حاصل کی اور جو میں لے کر آیا ہوں اس سے فائدہ اٹھایا۔ خود علم سیکھا اور اس کو سکھایا۔ اور اس کی مثل جس نے اس طرف نہ تو توجہ کی اور نہ اس ہدایت کو جو میں خدا کی طرف سے لایا ہوں قبول کی۔ (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنة، پہلی فصل، بخاری شریف کتاب العلم باب فضل من علم وعلم)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## موت کے وقت بھی حصول علم کا حکم

بعض احادیث میں حصول علم کی اس قدر تاکید آئی ہے کہ جب انسان موت کے کنارے پر ہو تو اس وقت بھی اس کو علم کے حاصل کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص سے بات چیت کر رہے تھے کہ اتنے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اس کی عمر سے سوائے ایک ساعت کے اور کچھ باقی نہیں اور وہ وقت عصر کا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس حال سے اس شخص کو خبر دی۔ وہ مضطر ہوا اور کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ یٰ اَوْفَقَ عَمَلٍ لِّسِي فِي هَذِهِ السَّاعَةِ یعنی مجھ کو ایسا عمل بتاؤ جو اس ساعت کے موافق ہو۔ آپ نے فرمایا کہ علم میں مشغول ہو۔ پس وہ شخص بموجب فرمان رسول ﷺ تحصیل علم میں مشغول ہوا اور جان بحق ہوا۔ راوی حدیث کہتا ہے کہ اگر اس وقت کوئی شے علم سے افضل اور بڑھ کر ہوتی تو رسول اللہ ﷺ ایسے نازک اور تنگ وقت میں اس کا حکم فرماتے۔ سبحان اللہ علم کی یہ فضیلت اور اس زمانے میں اس قدر جہالت کہ اگر کوئی لڑکا قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھتا ہے تو والدین اور قرابت دار اور آشنا سب کے سب اس کے دشمن ہو جاتے ہیں اور علم دین سے مانع ہو کر فقط رواجی علم کے تحصیل پر جبر کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں علماء کرام کی حقارت اور ان کا افلاس بیان کرتے ہیں۔ اور ہر امور میں دنیا کو دین پر مقدم کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض مردود اور دشمن اسلام نماز سے بھی مانع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے بے دینوں اور گمراہوں سے تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

## علم کی برکات

غرض علم دین خاص خدا کے واسطے سیکھنا خشیت اور خوف الہی ہے، علم کی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



تلاش و جستجو کرنی عبادت ہے، علم کو یاد کرنا تسبیح ہے، علم کی بحث کرنا جہاد ہے۔  
تاواقف جاہل کو علم سیکھنا صدقہ ہے۔ علم وحشت میں انیس، غربت میں دوست،  
تنہائی میں باتیں کر کے دل بہلانے والی خوشی کی حالت میں ایک دلیل، تنگی کے  
وقت میں مددگار، دشمنوں پر ہتھیار دوستوں کے نزدیک زینت ہے۔ علم آنکھوں  
کیلئے مشعل کش اور روشن چراغ ہے۔ علم ہی کی برکت سے آدمی دارین میں بلند  
مرتبہ پاتا ہے۔ علم کا درس دینا قیام لیل کی مثل ہے۔ علم ہی کے سبب صلہ رحمی کی  
جاتی ہے۔ اسی کے باعث حلال و حرام پہچانا جاتا ہے۔ علم امام اور عمل اس کا مقتدی  
ہے۔ کیا ہی اچھا کسی نے علم کی وصف میں یہ نظم لکھی ہے۔

### توصیف علم

دولت علم سے بڑھ کر کوئی دولت کیا ہے  
گنج قاروں ہے کیا اس کی حقیقت کیا ہے  
علم بے نقص ہے اور مال کو ہے نقص و زوال  
علم پر مال کو ترجیح کی نسبت کیا ہے  
صرف ایک علم سے حاصل ہے ہر ایک عز و شرف  
ورنہ انسان کو حیوان پہ فضیلت کیا ہے  
ذوق اس بادہ ندانی بخدا تا نہ چشی  
صاحب علم ہی جانے کہ وہ لذت کیا ہے  
علم پر دین کا دنیا کا ہے سب دار و مدار  
گر نہ ہو علم تو جینے کی حلاوت کیا ہے  
صاحب علم اگر قابل اعزاز نہ ہوں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نام کس چیز کا عزت یہ عزت کیا ہے  
مجھ سے کیوں کر ہو بھلا علم کی پوری تعریف  
حوصلہ کیا ہے میرا میری لیاقت کیا ہے  
قطرہ ہو بحر کا مداح یہ ممکن ہی نہیں  
وصف خورشید ہو ذرہ سے یہ طاقت کیا ہے  
دین کا علم ہر ایک علم سے ہے افضل تر  
اس ضرورت سے فزوں اور ضرورت کیا ہے  
دین ہے صورت جاں جسم کی مانند ہم تم  
جسم بے جان کی بھلا دہر میں وقعت کیا ہے  
دین کا علم پڑھو سستی و غفلت نہ کرو  
مجھ سے مت پوچھو نہ پڑھنے میں قباحت کیا ہے  
حشر میں تم کو ہو معلوم قباحت اس کی  
کہ سزا اس کی ہے کیا اور مصیبت کیا ہے  
رنگ بدلہ ہے زمانے نے عجب ان روزوں  
نہیں معلوم کہ اللہ کی حکمت کیا ہے  
دہریت ملحدیت پھیل رہے ہر سو  
کہتے ہیں دین ہے کیا اور شریعت کیا ہے  
ترک بعضوں نے کیا دین نبی کے احکام  
دعویٰ پھر دین کا افسوس یہ حالت کیا ہے  
کوئی کہتا ہے کہ نہیں خوف کی ساری باتیں  
حشر کیا چیز ہے اور دوزخ و جنت کیا ہے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نہیں محسوس کریں جس کو حواسِ خمسہ  
اس پہ ایمان رکھیں ہم ہمیں حاجت کیا ہے  
تابع عقل ہے شرع عقل نہیں تابع شرع  
عقل جب ہم کو ہے پھر مذہب و ملت کیا ہے  
غرض ایسے ہی بہت سے ہیں عقائد ان کے  
غور سے دیکھنے ان لوگوں کی جرأت کیا ہے  
دینداری نہ ہو جس قوم میں وہ قوم نہیں  
قوم کا جوش عبث قومی محبت کیا ہے

### علماء کا کسب دنیا کے نہ کرنے کا باعث

یہ بات تجربے سے ثابت ہوتی ہے کہ کسی شے میں پورا کمال بدوں کمال  
اشتغال کے حاصل نہیں ہوتا اور کمال اشتغال بدوں قطع تعلقات و حصول یک سوئی  
کے میسر نہیں ہوتا۔ سو علم دینیہ میں تبحر اور اس کی پورے طور سے خدمت کرنی  
دوسرے اشغال کے ساتھ عاۓہ محال ہے۔ پس بیوقوفوں کا یہ اعتراض کہ یہ لوگ  
اور کسی کام کے نہیں ہیں کس قدر کم فہمی اور بے عقلی کی دلیل ہے۔

غرض جن دیندار علماء نے بالکل دنیا کے سر پر لات ماری اور اللہ جل شانہ  
کی اطاعت اور سامانِ آخرت مہیا کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں ان پر نکتہ چینی  
کرنے اور ان کو رہبان بنانا بھی شیوۂ دیندار نہیں ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کس طرح دنیا چھوڑے پڑے تھے اور صرف آخرت  
کی بہتری میں ساعی تھے۔ اگر یہ امر برا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ضرور ہی اس  
سے روکتے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## علم کی تحصیل

جو فضائلِ تعلم و تعلیم کے احادیث شریف میں وارد ہیں وہ سب علومِ دینیہ کے ساتھ خاص ہیں جو یا علوم ان علوم کے خادم ہیں اور جو فنونِ علومِ دینیہ میں کچھ دخل نہیں رکھتے یا دخل رکھتے ہوں مگر کبھی ان کو خدمتِ علم دین کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ تمام عمر ان ہی خرابات میں پھنسے رہے اس کو ان فضائل سے کچھ تعلق نہیں۔

## طالب علم کی امداد کرنے کا ثواب

طالب علم کی مالی بدنی جانی امداد کرنا بہت بڑا ثواب کا کام ہے۔ چنانچہ کفایت الشعمی میں ہے۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعَانَ طَالِبَ الْعِلْمِ أَعْطَاهُ اللَّهُ كِتَابَهُ بِبَيْمِينَةٍ وَمَنْ أَحَبَّ طَالِبَ الْعِلْمِ فَقَدْ أَحَبَّ جَمِيعَةَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمَنْ أَحَبَّ الْأَنْبِيَاءَ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَعَهُمْ وَأَيْضًا قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ صَافَحَهُ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ وَمَنْ أَعَانَهُ عَلَى شَيْءٍ كُتِبَ لَهُ بِرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ۔ یعنی حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طالب علم کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور جس شخص نے محبت کی طالب علم سے اس نے محبت رکھی تمام انبیاء علیہم السلام سے اور جس نے محبت رکھی انبیاء علیہم السلام سے وہ داخل ہوگا بہشت میں ان کے ساتھ اور جس نے مصافحہ کیا طالب علم سے حرام کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کا جسم نارِ جہنم پر اور جو شخص مدد کرے گا طالب علم کی چیز سے اس کے واسطے نجات ہے نارِ جہنم سے۔

## طالب العلم کی اعانت کرنے کے باعث ایک ظالم کا بخشا جانا

منقول ہے کہ شہر ترمذ میں اٹھلی نام ایک امیر تھا کہ اس کا ظلم شہرہ آفاق

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تھا۔ ہمیشہ مخلوق کو اذیت و آزار دیا کرتا تھا۔ قضا راوہ اسی حالت میں مر گیا۔ خواجہ محمد علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو خواب میں دیکھا کہ باغ بہشت میں سیر کر رہا ہے۔ آپ نہایت متعجب ہوئے کہ ایسے شخص کو بہشت میں جانا گویا ابلیس کو بہشت کا نصیب ہونا ہے۔ پوچھا کہ اے اٹھلی تجھ کو باوجود اس ظلم و ستم کے کیوں کر رہائی ہوئی اور یہ مقام عالی تجھ کو کیوں کر ملا۔ کہنے لگا کہ عالی جاہ۔ کیا بیان کروں۔ مرنے کے وقت میں نہایت مضطر اور نا امید تھا کہ میرے پاس فسق و فجور اور ظلم و ستم کے سوا کوئی نیک عمل نہیں ہے دیکھئے کیا گذرتی ہے۔ جب گور میں دفن ہوا تو اس عذاب کا حال کچھ نہ پوچھو کہ کیسا تھا۔ بعد ایک ساعت کے ایک آواز آئی کہ اس کو اس عذاب سے نجات دو۔ میں نے بدرگاہ رب العالمین عرض کی کہ خداوند امیرا تو کوئی عمل ایسا نہ تھا کہ مغفرت کا باعث ہوتا۔ حکم ہوا کہ ایک رات بازار کی طرف مکتب پر گذرا۔ وہاں ایک طالب علم اپنا سبق بھول گیا تھا اور چراغ میں تیل نہ تھا۔ اس سبب سے نہایت مغموم بیٹھا تھا۔ تیری مشعل کی روشنی سے اس نے کتاب دیکھ کر اپنا سبق یاد کر لیا تھا اور اس کا دل خوش ہوا اور اس نے تمہارے لئے روشنی ایمان اور مغفرت کے دعا کی فوراً وہ دعا مقبول ہوئی اور یہ امر تیری مغفرت کا باعث ہوا۔ پس غور کرنا چاہیے کہ علماء و فضلاء اور طلباء کے خدمت اور صحبت کا کیسا بڑا فائدہ اور بہتر نتیجہ ہوگا۔ (نزہۃ المجالس)

### علماء کی محنت و سعی و ترقی علم دین کی تحصیل میں

زمانہ سابق میں طالب علم نہایت جانفشانی سے تحصیل علم کرتے تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ جس طرح آج کوئی طالب علم مدرسہ میں آتا ہے تو کہتا ہے کہ پہلے میرا وظیفہ مقرر ہو تب پڑھوں گا۔ اس وقت اس بات کی کوئی پروا نہ کرتے تھے بلکہ جس طرح ہو سکے تحصیل علم کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ الحدیث حجاج بغدادی رحمۃ اللہ علیہ امام

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



شبابہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تحصیل علم کیلئے جانے لگے تو ان کی حالت یہ تھی کہ مادر مہربان نے ان کو سوکھے پکائے تھے اور سالن تو ہونہار فرزند نے خود تجویز کر لیا تھا۔ اس قدر کہ آج تک صد ہا برس گزرنے کے بعد بھی ویسا ہی تروتازہ موجود ہے۔ وہ کیا چیز تھی۔ دجلہ کا خداداد پانی۔ حجاج رضی اللہ عنہ ہر روز ایک روٹی دجلہ کے پانی میں بھگو کر کھا لیا کرتے اور استاد سے سبق پڑھا کرتے۔ جس روز وہ روٹیاں ختم ہو گئیں ان کو استاد کا فیض بخش دروازہ چھوڑنا پڑا۔

شیخ الاسلام بقی بن مخلد رضی اللہ عنہ اس سے بھی زیادہ موثر حکایت بیان فرماتے ہیں۔ وہ یہ کہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس پر ایام طالب علمی میں ایسا سخت زمانہ گذرا تھا کہ ناداری کی وجہ سے چقدر کے پتے کھا کر بسر کرتا تھا۔

پتے کھانا تعجب کی بات نہیں ہے۔ بھوک تو وہ بلا ہے کہ لخت جگر بچوں کے کباب بھی مادر پدر مہربان کو کھلا کر چھوڑتی ہے۔ قابل تحسین و ہزار آفرین یہ بات ہے کہ جس افلاس نے ان کو چقدر کے پتے کھانے پر مجبور کیا تھا، اس میں اتنی قوت نہ تھی کہ علمی شوق پر غالب آتا اور اس دلیر طالب علم کی ہمت کو توڑ دیتا۔ یادش بخیر امام بخاری رضی اللہ عنہ کو ایام طالب علمی کے ایک سفر میں تھی دستی نے ایسا ستایا کہ تین دن برابر انہوں نے جنگل کی بوٹیاں کھائیں۔

### زمانہ سلف میں طلباء کے گزارے کی حالت

آج کل تو حصول علم کیلئے کوئی دقت اور تکلیف اور مانع نہیں ہے مگر زمانہ سلف میں بڑی بھاری دقت تھی۔ چنانچہ صحیح روایت میں مرقوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عشق اور دین محمدی کے فریفتگی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے وطن و برادری سے چھڑا دیا تھا اور وہ مکہ معظمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ میں آپ کی خدمت میں حاضر رہتے اور علم دین کے سیکھنے کیلئے آگئے تھے۔ ایسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مہاجرین کے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



لقب سے یاد کیا جاتا تھا اور جو مدینہ منورہ والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے وہ انصار یعنی ان کے مددگار کہلاتے تھے۔ بعض مہاجرین تو اپنے معاش کیلئے تجارت و حرفت وغیرہ کام کرتے تھے لیکن بعض صحابہ رضی اللہ عنہم محض طالب علم تھے جو علم دین کے حاصل کرنے کیلئے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مقیم رہتے تھے۔ ان کا کام صرف علم دین سیکھنا تھا اور محض طالب علمانہ گذران کرتے تھے۔ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم اکثر ان کی خبر گیری کرتے تھے۔ صدقہ و خیرات کا مال ان کے کام آتا تھا۔ لیکن بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ فقر و فاقہ کی نوبت بھی آتی تھی مگر اللہ رہے ہمت اور واہ رے دیانت کہ کسی سے سوال کرنے کو بالکل معیوب سمجھتے تھے اور خالی بطن رہنا سوال سے پیٹ بھرنے سے بہتر جانتے تھے۔ یہاں پر بھی یہ جتلانا ضرور ہے کہ جن لوگوں نے بھیک مانگنے کا پیشہ اختیار کر رکھا ہے ایسوں کے نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن بھیک مانگنے والے ایسی حالت میں آئیں گے کہ ان کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا۔ یعنی ان کے چہرے سے نہایت ذلت نمایاں ہوگی۔ اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حتی الامکان سوال سے بچتے تھے۔

### طلباء کے مدد کرنے کا ثواب از مکتوبات مجددی

حضرات۔ حاملان شریعت یہی طلباء ہی ہیں۔ تبلیغ شرايع جن کیلئے انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے انہی کے ذریعے ہوا کرتی ہے۔ پس ان پر خرچ کرنے والے کتنے بڑے ثواب کے مستحق ہیں۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جلد اول مکتوت ۲۸ میں تحریر فرماتے ہیں۔

مرحمت نامہ گرامی کہ فقرار آباں نواختہ بودند بمطالعہ آن مشرف گشت۔ در کتاب مولانا محمد قلیج موفق رحمۃ اللہ علیہ مرقوم فرمودہ بودند۔ جزوے خرچے برائے طالب

۱۔ اس مضمون کو کسی اگلے حصے میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ (مصنف)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

علماء و صوفیاء فرستادہ شد۔ ذکر تقدیم طالب علموں بر صوفیاء در نظر ہمت بسیار زیبا آمد۔ بحکم الظَّاهِرُ عَنْوَانُ الْبَاطِنِ امید ہست کہ در باطن شریف نیز اس جماعت کرام تقدیم پیدا کردہ باشند کُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ و در تقدیم طالب علموں ترویج شریعت است۔ حاملان شریعت ایشا نند و ملت مصطفویہ عَلِيهِ وَعَلَى اِلٰهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ بایشاں برپا است۔ فرائے قیامت از شریعت خواہند پرسید۔ از تصوف خواہند پرسید۔ دخول جنت و تجنب از نار وابستہ باتیان شریعت است۔ اَنْبِيَاءُ صَلَّوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَتَسْلِيْمَاتٍ عَلَيْهِمْ کہ بہترین کائنات اند بشرائع دعوت کردہ اند و مدار نجات بر آں ماندہ و مقصود از بعثت اسں اکابر تبلیغ شرائع است۔ پس بزرگ ترین خیرات سعی در ترویج شریعت است۔ و احیائے حکم از احکام آں علی الخصوص در زمانیکہ شعائر اسلام منہدم شدہ باشند کرور ہا در راہ خدائے عزوجل و علا خرچ کردن برابر آں نیست کہ مسئلہ از مسائل شرعیہ را رواج دادن۔ چہ دریں فعل اقتدا با بنیاء است کہ بزرگ ترین مخلوقات اند عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ و مشارکت است بآں اکابر۔ و مقرر است کہ کامل ترین حسنات بایشاں مسلم فرمودہ اند۔ و خرچ کردن کرور ہا غیر از اسں اکابر را نیز میسر است۔ و ایضاً در اتیان شریعت مخالفت تمام است بانفس کہ شریعت برخلاف نفس وارد شدہ است۔ و در انفاق اموال گاہ است کہ نفس موافقت کند۔ بلے انفاق اموال را کہ برائے تائید شریعت باشد و ترویج ملت درجہ علیاست۔ و انفاق جتلیے باین نیت خرچ کردن برابر خرچ لکھا است۔ در غیر اسں نیت اینجا کسے سوال نکند کہ طالب العلم گرفتار از صوفی دارستہ چوں مقدم باشد جواب گویم کہ او ہنوز حقیقت سخن را در نیافتہ است۔ طالب علم باوجود گرفتاری سبب نجات خلایق است۔ چہ تبلیغ احکام شرعی از وی میسر است۔ اگر خود بآں منتفع نشود۔ و صوفی باوجود وارستگی نفس خود را اخلاص ساختہ است بخلائق

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کارے ندارد۔ آ رہے صوفی را کہ بعد از فتا و بقا و سمر عن اللہ و باللہ بعالم گردانیدہ باشند و بدعوت خلق فردا آورده از مقام نبوت نصیبے وارو داخل مبلغان شریعت است حکم علمائے شریف وارد۔ وَذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ یعنی عنایت نامہ گرامی کہ جس سے آپ نے اس فقیر کو سرفراز فرمایا تھا اس کے مطالعہ سے مشرف ہوا۔ مولانا محمد قلیج موفق کے خط میں تحریر فرمایا تھا کہ کچھ خرچ طالب علموں اور صوفیوں کیلئے بھیجا گیا۔ صوفیوں سے پہلے طالب علموں کا ذکر کرنا نظر ہمت میں بہت عمدہ معلوم ہوا۔ اس قول کے بموجب کہ ظاہر باطن کا عنوان ہوتا ہے۔ امید ہے کہ آپ کے باطن شریف میں بھی اس بزرگ جماعت (طلبہ) نے تقدیم پیدا کر لی ہوگی۔ کوزہ سے وہی شپکتا ہے جو اس میں ہے اور طالب علموں کے مقدم رکھنے میں شریعت کو رواج دینا ہے۔ شریعت کے حامل یہی ہیں اور ملت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم انہی سے قائم ہے۔ کل قیامت کو شریعت کی بابت سوال کریں گے اور تصوف کے بابت سوال نہ کریں گے۔ بہشت میں داخل ہونا اور دوزخ سے بچنا شریعت کی پیروی پر موقوف ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے جو موجودات میں سے سب سے بزرگ ہیں شریعت کے دعوت کی ہے۔ اور نجات کا دار و مدار اسی پر رہا ہے۔ ان بزرگوں کی رسالت سے مقصود شریعتوں کی تبلیغ ہے پس سب سے بڑی نیکی شریعت کے رواج دینے اور اس کے احکام میں سے کسی حکم کے زندہ کرنے میں کوشش کرنا ہے۔ خصوصاً ایسے زمانے میں جب کہ شعائر اسلام منہدم ہو گئے ہوں۔ خدائے عزوجل و علا کی راہ میں کروڑوں خرچ کرنا اس کے برابر نہیں کہ مسائل شرعیہ میں سے کسی مسئلے کو رواج دیا جائے۔ کیوں کہ اس فعل میں انبیاء علیہم السلام کی پیروی ہے جو مخلوقات میں سے سب سے بزرگ ہیں۔ اور ان بزرگوں کے ساتھ مشارکت ہے اور ثابت ہے کہ سب سے کامل نیکی انہیں عطا کی گئی ہے۔ اور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کروڑوں کا خرچ کرنا تو ان بزرگواروں کے سوا اوروں کو بھی حاصل ہے۔ علاوہ ازیں شریعت کی پیروی میں نفس کے ساتھ پوری پوری مخالفت ہے۔ شریعت نفس کے برخلاف وارد ہوئی ہے۔ اور مالوں کے خرچ کرنے میں کبھی نفس موافقت بھی کرتا ہے۔ ہاں مالوں کا خرچ کرنا جو شریعت کی تائید اور ملت کے رواج دینے کیلئے ہو بڑا درجہ رکھتا ہے۔ اور اس نیت سے ایک جھٹل (ایک پیسے کا پچیسواں حصہ) خرچ کرنا کسی اور نیت سے لاکھوں خرچ کرنے کے برابر ہے۔ یہاں کوئی یہ سوال نہ کرے کہ گرفتار طالب آزاد صوفی سے کیوں کر مقدم ہوگا۔ میں یہ جواب دیتا ہوں کہ ابھی سائل اس بات کی حقیقت کو نہیں پہنچا ہے۔ طالب علم باوجود گرفتاری کے لوگوں کی نجات کا سبب ہے کیوں کہ احکام شرعی کی تبلیغ اس سے ہو سکتی ہے اگرچہ وہ خود اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔ اور صوفی نے باوجود آزادی کے اپنے نفس کو بچایا ہوا ہے وہ لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ جس شخص پر بہت لوگوں کی نجات موقوف ہو ثابت ہے کہ وہ اس شخص سے بہتر ہے جو اپنی ہی نجات میں پھنسا ہوا ہو۔ ہاں وہ صوفی جس کو فنا بقا اور سیر عن اللہ و باللہ سے عالم کی طرف لے آئے ہوں اور خلقت کی دعوت کیلئے اس مقام سے نیچے لائے ہوں وہ مرتبہ نبوت سے ایک حصہ رکھتا ہے اور شریعت کے تبلیغ کرنے والوں میں داخل ہے۔ اور علمائے شریف کا حکم رکھتا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

### طریقت اور شریعت کا تعلق

یہ ایک بڑی بھاری غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ لوگ طریقت کو شریعت سے علیحدہ سمجھتے ہیں اور نیز یہ کہ طریقت کیلئے شریعت کی ضرورت نہیں ہے۔ حالانکہ تمام صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی کتابوں میں طریقت کا دار و مدار ہی شریعت پر رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات صدی صفحہ نمبر ۵۵ جلد دوم میں تحریر

Click For More Books

فرماتے ہیں۔ علم مجاہدات و ریاضیات راچوں طہارت است مر نماز را۔ ویچ معالطے و ریاضحے بے علم نبود چنانکہ یچ نمازے بے طہارت نبود۔ و ازینجا است کہ گفت۔

علم نر آمد و عمل مادہ دین و دنیا بدوشد آمادہ کار بے علم باروبر ندہد تخم بے مغز ہم شمر ندہد و اگر کسے ہمہ عمر بے علم مجاہدہ و ریاضیت کند ہرگونہ کہ ہست گو باش چنانا بود کہ مردے سالہا بے وضو نماز کند یا بے ایمان قرآن بخواند یعنی علم ریاضتوں اور مجاہدوں کیلئے ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کیلئے وضو کوئی معاملہ اور ریاضت علم کے بغیر نہیں ہوتا جس طرح کوئی نماز بے وضو نہیں ہوتی۔ چنانچہ کسی بزرگ نے ان شعروں میں کہا ہے کہ علم نر سے ہے اور عمل مادہ۔ دین اور دنیا کے کام دونوں کے ملنے سے ہوتے ہیں۔ علم کے بغیر کوئی کام پھول پھل نہیں دیتا۔ اور جس تخم میں مغز نہ وہ بھی نہیں اگتا۔ اور اگر کوئی تمام عمر علم کے بغیر مجاہدہ اور ریاضت کرے خواہ کسی قسم کی ریاضت ہو ضائع ہو۔ اس کے ایسی مثال ہوگی جیسے کوئی آدمی برسوں بے وضو نماز پڑھے یا بے ایمان قرآن مجید کی تلاوت کرے۔

مکتوب نمبر ۲۳ میں مرقوم ہے کہ خداوند تعالیٰ را یچ ولی جاہل نبودہ است و نباشد۔ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلِيًّا جَاهِلًا گفتہ مشائخ است یعنی اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی جاہل نہیں ہوا ہے نہ ہوگا۔ یہی مشائخ علیہ السلام کا مقولہ ہے۔

مکتوب نمبر ۲ میں مرقوم ہے کہ اگر مردے خداے را سبحانہ و تعالیٰ عبادت ملائکہ مفت آسمان و زمین بکند بے علم از جملہ زیان کاراں بود۔ یعنی اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے فرشتوں جیسی کرے علم کے بغیر وہ شخص گھاٹے اور ٹوٹے والوں میں سے ہوگا۔

مکتوب نمبر ۱۰ میں مرقوم ہے۔ اے برادر کامل کسے را گویند کہ اورا چہار

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



چیز بود۔ شریعت تمام و طریقت تمام و حقیقت تمام و معرفت تمام۔ ہر کرا میں چہار چیز بودا و مقتدا بود پیر بود شیخ بود این چنین کے پیری را شاید و ہر چہ جز نیست ہمہ ضلالت و جہالت است چنانچہ امروز شدہ است والسلام۔ یعنی اے بھائی کامل اسے کہتے ہیں جس میں چار چیزیں ہوں۔ کامل شریعت۔ کامل طریقت۔ کامل حقیقت۔ کامل معرفت۔ جس میں یہ چاروں باتیں ہوں گی وہی مقتدا ہوگا، وہی پیر ہوگا، وہی شیخ ہوگا، وہی کامل ہوگا۔ اور ایسا ہی شخص پیری کے لائق ہے اور جو اس کے سوا ہے سب گمراہی اور جہالت ہے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے والسلام۔

مکتوب نمبر ۵۹ جلد ثانی میں ہے کہ درہمہ احوال اقتدا بشریعت دارند و اخلاق خویش را بر محک سنت امتحان کنند و ہر کہ در شریعت محقق نباشد اور از طریقت ہیج فائدہ نبود۔ یعنی ہر حال میں شریعت کی پیروی رکھیں اور اپنے اخلاق کو سنت کی کسوٹی پر پرکھیں اور جو کوئی شریعت میں محقق نہ ہوگا اسے طریقت سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

مذکورہ بالا عبارتوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ شیخ کو علم شریعت میں بہت بڑا عالم صاحب تحقیقات ہونا چاہیے۔ معمول عربی فارسی کی عبارت پڑھ لینا، نظم و نثر شعر و سخن کہنا کافی نہیں ہے۔

دیکھئے تمام اولیاء اللہ مثلاً حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، علی ہجویری گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، مولوی مست علی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ، مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ جامع علوم و فنون ظاہر و باطن گذرے ہیں۔ یہ سب بزرگ اپنی اپنی تالیفات میں جہاں مشائخ کی نہایت مذمت فرماتے ہیں اور درویشی اور فقر کیلئے علم ظاہر اور اتباع شریعت کی قید لگاتے ہیں۔

Click For More Books



مکتوبات میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ یعنی علماء و طلباء حاملانِ شریعت ہیں؛ دین اسلام انہیں کے طفیل قائم ہے۔ کل قیامت کے دن شریعت ہی کا سوال ہوگا، تصوف نہ پوچھا جائے گا۔ جنت میں داخل ہونا اور دوزخ سے نجات پانا شریعت پر عمل کرنے سے ہے۔ انبیاء علیہم السلام جو تمام جہاں کے سردار ہیں انہوں نے شریعت کی دعوت کی ہے اور نجات کا دار و مدار اسی پر رکھا ہے اور انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے کی غرض تبلیغِ شریعت ہی ہے۔ پس سب نیکیوں سے بڑھ کر نیکی یہ ہے کہ شریعت کو رواج دے اور جو مال شریعت کے تائید میں خرچ ہو اس کا بہت بڑا درجہ ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس راہِ تصوف میں وہ شخص چاہے جو کلام اللہ شریف کو دائیں ہاتھ میں اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں ہاتھ پر رکھے اور دونوں شمعوں کی روشنائی میں سلوک کرے تاکہ شک و شبہ کے گڑھے اور بدعت کے اندھیرے میں نہ گرے۔

غرض تمام صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی کتابیں اور مکتوبات اور ملفوظات میں صاف صاف پایا جاتا ہے کہ طریقت اور تصوف کیلئے علمِ شریعت شرط ہے۔

### شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت میں فرق

سوال: یہ معلوم ہے کہ شریعت احکام ظاہری کو کہتے ہیں اور شارع کی جانب سے اسی کے بارے میں حکم ہے تو طریقت، حقیقت اور معرفت کا ذکر جو کتب تصوف میں ہے وہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا چیز ہے؟

جواب: لفظ شریعت کے دو معنی ہیں۔ عام اور خاص۔ معنی اول سے مراد یہ ہے کہ شریعت وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امور دین میں ثابت ہوا ہے۔ یعنی اعتقاد۔ عمل۔ خلق۔ حال۔ نیت۔ رخصت۔ غربت۔ امر و نہی۔ ان امور میں رسول

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ ثابت ہوا ہے وہی شریعت ہے۔

معنی دوم سے مراد وہ احکام ہیں جو عمل جوارج کے متعلق ہوں اور وہ یہ ہے۔ عبادت مالی و بدنی۔ معاملات مالی و بدنی۔ اور ان امور کا بیان کتب فقہ میں ہوتا ہے اور اسی کو مقابل طریقت اور اس کے ہم جنسوں کا کہتے ہیں۔

جن امور کا تعلق اخلاق و نیت اور آداب عبادت سے بطریق عزیمت کے ہو وہ طریقت ہے۔

جن امور کو تعلق اخلاص اور عین الیقین اور تحصیل مشاہدہ اور استغراق سے ہو وہ حقیقت ہے۔

جن امور کو تعلق مکاشفہ اسرار اعتقادات سے ہو یعنی کیفیت توحید و معیت و قرب و اسرار محبت و ولاد و مراتب و ولایت و مراتب اولیا اور مثل اس کے اور جو امور ہیں ان سے جن امور کو تعلق ہو اسے معرفت کہتے ہیں۔

یہ سب شریعت کے معنی اول میں داخل ہیں۔ البتہ ہر فن کے کاہلین نے اس فن کے مسائل غیر منصوص کا استنباط کیا ہے اور اسے مسائل منصوص کے ساتھ جمع کیا ہے اور شرح و بسط کے ساتھ اسے مدون کیا ہے اور اسے علم جداگانہ قرار دیا ہے اور اس علم کا یہ نام یعنی طریقت وغیرہ رکھا ہے۔ (فتاویٰ عزیزی)

### ناجائز غرض سے حصول علم کی ممانعت

اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے سوا اور کسی غرض سے علم سیکھنا باعث عذاب اخروی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيُصَرِّفَ بِهِ وَجْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ ادْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ (رواه ترمذی ابواب العلم کا باب ماجاء فی من

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بطلب بعلمہ الدنیا) یعنی صحیح ترمذی میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اس نیت سے علم سیکھے کہ علماء پر فخر اور نادانوں سے جھگڑا کرے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں جھونکے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم دوسری فصل)

## نور علم کے ضائع ہونے کا باعث

بعض ایسے امراض باطن ہیں کہ جن کے باعث عالموں کے دلوں سے نور اور برکت نکل جاتی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ **عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لِكَعْبٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) مَنْ أَرِيَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ تَلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ (رواه الدارمی) یعنی دارمی میں حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اہل علم کون ہے۔ یعنی کس کو مولوی اور عالم کہئے۔ جواب دیا کہ ان کو عالم کہئے جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ کونسی چیز ہے جو عالموں کے دل سے علم کی برکت اور نور کو نکالتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طمع۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم تیسری فصل) یعنی جس عالم نے دنیا کی دولت اور آرام اور جاہ و حشمت پر نگاہ کی اور اس کی تلاش میں لگا۔ اس نے اپنا بھرم کھو دیا اور لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوا۔**

## علماء کو امرا کی صحبت سے نقصان

جو علماء امیروں اور دولتمندوں کے پاس شب و روز بیٹھے رہتے ہیں وہ دین میں بڑے ست ہو کر گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



وَالِیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِنْسَا مِنْ اُمَّتِیْ یَتَفَقَهُوْنَ فِی الدِّیْنِ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ یَقُولُوْنَ  
نَأِیُّ الْأَمْرَاءِ قُضِیْبٌ مِنْ دُنْیَاهُمْ وَنَعْتَزَلُهُمْ بِدِیْنِنَا وَلَا یَكُوْنُ ذَلِكَ كَمَا لَا  
یُجْتَنِیْ مِنَ الْقَنَادِ إِلَّا الشُّوْكَ كَذَلِكَ لَا یُجْتَنِیْ مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ  
الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ یَعْنِی الْخَطَابَا (رواه ابن ماجه باب الانتفاع بالعلم والعمل به) یعنی  
ابن ماجه وغیرہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ تحقیق کتنے لوگ میری امت میں سے دین میں فقیہ ہوں گے اور قرآن مجید  
پڑھیں گے۔ کہیں گے کہ ہم امیروں کے پاس اس غرض کیلئے جاتے ہیں کہ ہم ان  
کی دنیا سے کچھ لیں گے اور ان سے اپنے دین کو الگ رکھیں گے۔ اور دونوں کا جمع  
ہونا کہ دین میں بھی لائق ہو اور امیروں سے بھی صحبت رکھے ایسا نہیں ہو سکتا۔ جیسا  
کانٹے دار درخت سے سوائے کانٹے کے کچھ نہیں پیدا ہوتا اسی طرح امیروں کی  
نزدیکی سے کچھ حاصل نہیں ہوتا مگر نقصان اور زیان (مشکوٰۃ کتاب العلم تیسری  
فصل) اور محمد بن صباح رضی اللہ عنہ نے جو بخاری، مسلم، ابوداؤد اور احمد رضی اللہ عنہم کے استاد ہیں  
فرماتے کہ امرا کے قرب سے سوائے گناہ اور زیان کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور وہ  
حیثہ بیان سے باہر ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دیندار علماء کو امراء کی صحبت سے سوائے نقصان  
دین اور گناہ کے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ لہذا علماء کو ان کی صحبت سے بچنا چاہیے۔  
یہ تو مسلمان امرا کا حال ہے۔ افسوس ہے ان علماء پر جو اس زمانہ میں عالم  
کہلا کر کفاروں سے صحبت اور میل کی آرزو رکھتے ہیں اور ان کی تعریف و اوصاف  
میں رطب اللسان ہیں اور ان کی صحبت کو باعث فخر سمجھتے ہیں اور بے جا اور ناجائز  
خوشامد کر کے اپنے ایمان کو ضائع کرتے ہیں یہ محض دنیاوی عزت اور جاہ و حشمت  
کیلئے ایسا کیا جاتا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللہ تبارک و تعالیٰ پ ۲۲ سورہ قاطر آیت نمبر ۲۸ میں فرماتا ہے۔ اِنَّمَا يَخْشَى  
اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ یعنی اسی طرح بس اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں عالم  
ہی ڈرتے ہیں۔ پس جو لوگ حقیقت میں عالم ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور عظمت  
کی شان اور اس کی رضا مندی کے احکام اور فرمان سے ڈرتے ہیں۔ نفس اور  
شیطان کی پیروی سے اپنے تئیں الگ رکھتے ہیں۔ دنیا کی دوستی اور اس کی ناپائندار  
خوبیوں پر نہیں بھولتے۔ اللہ کے دشمنوں کی تابعداری اور خوشامد میں لگے نہیں  
رہتے۔ ان کی رضا مندی اور محبت کا دم شب و روز نہیں بھرتے۔ ان کے بھلے سے  
اپنا بھلا نہیں جانتے۔ ان کی برائی سے اپنی برائی نہیں سمجھتے۔ برخلاف ان علماؤں  
کے جو اپنا شیوہ ہدایت کا چھوڑ کر شیطان کے خلیفہ بنتے ہیں بلکہ مسلمان دینداروں  
کی جس میں حقارت ہو اس کی پیروی میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے عالموں کے حق  
میں اللہ تعالیٰ نے پ ۲۸ سورہ جمعہ آیت نمبر ۵ میں فرمایا ہے۔ حُمِلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ  
لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْيَمْرِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا یعنی ان لوگوں کی مثال جن پر توریت  
لا دی گئی۔ پھر انہوں نے اس کو نہ اٹھایا ایسی ہے جیسے گدہا کہ پٹھ پر کتابیں لا درہا  
ہے۔ سوائے بوجھ اٹھانے کے ان سے کچھ کام نہیں ہوتا اور بجز فساد اور گمراہی کے  
اور نیکیوں کو بدراہ کرنے کے انہیں کوئی شیوہ نہیں سوجھتا۔ اور کتابوں کے پڑھنے  
سے ہرگز فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ اپنے فن میں اور یکے ہوتے ہیں۔ دین کی دولت دنیا  
کی زینت حاصل کرنے میں کھوتے ہیں۔

ایسے طاعات کے بیاں میں جن کی محافظت سے

امید ہے کہ دوسرے طاعات کا سلسلہ قائم ہو جائے

ایک ان میں علم دین حاصل کرنا ہے خواہ کتب سے حاصل کیا جائے یا

صحبت علماء سے بلکہ تحصیل کتب کے بعد بھی علماء کی صحبت ضروری ہے۔ اور ہماری

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مراد علماء سے وہ علماء ہیں جو اپنے علم پر خود عمل کرتے ہوں اور شریعت و حقیقت کے جامع ہوں، اتباع سنت کے عاشق ہوں، توسط پسند ہوں، افراط و تفریط سے بچتے ہوں، خلق اللہ پر شفیق ہوں، تعصب و عناد ان میں نہ ہو۔ گو اس وقت بھی بفضلہ تعالیٰ اس قسم کے علماء جا بجا پائے جاتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ رہیں گے جیسا کہ ہمارے رسول اکرم ﷺ کا وعدہ ہے۔ لَإِذَا لُطُفْنَا مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ عَلَى الْحَقِّ لَإِيضْرُهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَيْسَاءُ عِلْمِهِمْ وَخُدْمَتِهِمْ قَدَرٌ مِيسِرٌ هُوَ جَائِزٌ غَنِيمَتٌ كَبِيرَةٌ أَوْ نِعْمَةٌ عَظِيمَةٌ جَائِزَةٌ۔ اگر ہر روز ممکن نہ ہو تو ہفتہ میں آدھ گھنٹہ ضرور التزام کرے۔ اس کے برکات خود دیکھ لے گا۔

ایک ان میں سے نماز ہے جس طرح ہو سکے پانچوں وقت پابندی سے نماز پڑھتا رہے حتیٰ الامکان جماعت حاصل کرنے کی بھی کوشش کرے اور بامر مجبوری جس طرح ہاتھ آئے غنیمت جانے۔ اس سے دربار الہی میں ایک تعلق و ارتباط قائم رہے گا اس کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حالت درست رہے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ يَعْنِي تَحْقِيقَ نَمَازِ بے حیائی اور برے کاموں سے بچائے رکھتی ہے۔

ایک ان میں سے لوگوں سے کم بولنا اور کم ملنا اور جو کچھ بولنا ہو سوچ کر بولنا ہے۔ ہزاروں آفتوں سے محفوظ رہنے کا یہ ایک اعلیٰ درجہ کا آلہ ہے۔

ایک ان میں سے محاسبہ و مراقبہ ہے یعنی اکثر اوقات یہ خیال رکھے کہ میں اپنے مالک کے پیش ہوں۔ میرے سب اقوال و افعال و احوال پر ان کی نظر ہے، یہ مراقبہ ہوا۔ اور محاسبہ یہ کہ کوئی وقت مثلاً سوتے وقت تنہا بیٹھ کر تمام دن کے اعمال یاد کرے یوں خیال کرے کہ اس وقت میرا حساب ہو رہا ہے اور میں جواب سے عاجز ہو جاتا ہوں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ایک ان میں سے توبہ و استغفار ہے جب کبھی کوئی لغزش ہو جائے تو توقف نہ کرے کسی وقت یا کسی چیز کا انتظار نہ کرے۔ فوراً تنہائی میں جا کر سجدہ میں گر کر خوب معذرت کرے اور اگر رونا آئے تو روئے ورنہ رونے کی صورت ہی بنائے۔ یہ پانچ چیزیں ہوں۔ علم و صحبت علماء۔ نماز پنجگانہ۔ قلت کلام و قلت مخالفت۔ محاسبہ مراقبہ۔ توبہ و استغفار۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان امور پنجگانہ کی پابندی سے جو کچھ مشکل بھی نہیں تمام طاعات کا دروازہ کھل جائے گا۔

## ایسے معاصی کے بیان میں کہ ان کے بچنے سے

بفضلہ تعالیٰ قریب تمام معاصی سے نجات ہو جاتی ہے

ایک ان میں غیبت ہے۔ اس سے طرح طرح کے مفاسد دنیوی و اخروی پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ آج کل اس میں بہت لوگ مبتلا ہیں۔ اس سے بچنے کا سہل طریق یہ ہے کہ بلا ضرورت شدید نہ کسی کا تذکرہ کرے نہ سنے نہ اچھا نہ برا۔ اپنے ضروری کاموں میں مشغول رہے۔ ذکر کرے تو اپنا ہی کرے۔ اپنا دھندا کیا تھوڑا ہے جو اوروں کے ذکر کرنے کی فرصت اس کو ملتی ہے۔

ایک ان میں ظلم ہے خواہ مالی و جانی یا زبانی مثلاً کسی کا حق مار لیا، قلیل یا کثیر یا کسی کو ناحق تکلیف پہنچائی یا کسی کی بے آبروئی کی۔

ایک ان میں اپنے کو بڑا سمجھنا، اوروں کو حقیر سمجھنا۔ ظلم و غیبت وغیرہ اسی مرض سے پیدا ہوتے ہیں اور بھی خرابیاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ حقد و حسد و غضب وغیرہ ذلک۔

ایک ان میں غصہ ہے۔ اور یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ انسان غصہ کے فرو ہونے کے بعد پچھتا تا ہے کیوں کہ حالت غضب میں قوت عقلیہ مغلوب ہو جاتی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے۔ سو جو کام اس وقت ہوگا عقل کے خلاف ہی ہوگا۔ جو بات ناگفتنی تھی وہ منہ سے نکل گئی۔ جو کام ناکردنی تھا وہ ہاتھ سے ہو گیا۔ بعد غصہ اترنے کے جس کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا۔ کبھی کبھی عمر بھر کیلئے صدمہ میں گرفتاری ہو جاتی ہے۔

ایک ان میں غیر محرم عورت یا مرد سے کسی قسم کا علاقہ رکھنا۔ خواہ اس کو دیکھنا یا اس سے دل خوش کرنے کیلئے ہم کلام ہونا یا تنہائی میں اس کے پاس بیٹھنا یا اس کے پسند طبع کے موافق اس کے خوش کرنے کو اپنی وضع یا کلام کو آراستہ و نرم کرنا۔ میں سچ سچ عرض کرتا ہوں کہ اس تعلق سے جو جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور جو جو مصائب پیش آتے ہیں وہ احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔

ایک ان میں طعام مشتبہ یا حرام کھانا ہے کہ اس سے تمام ظلمات و کمورات نفسانیہ پیدا ہوتی ہیں کیوں کہ غذا اسی سے بن کر تمام اعضاء و عروق میں پھیلتی ہے۔ پس جیسی غذا ہوئی ویسا ہی اثر تمام جوارح میں پیدا ہوگا اور ویسے ہی افعال اس سے سرزد ہوں گے۔

یہ چھ معاصی ہیں جن سے اکثر معاصی پیدا ہوتے ہیں ان کے ترک سے انشاء اللہ تعالیٰ اوروں کا ترک بہت سہل ہو جائے گا بلکہ امید ہے کہ خود بخود متروک ہو جائیں گے۔ اَللّٰهُمَّ وَفَّقْنَا

### آداب شاگرد و استاد

شاگرد کے آداب یہ ہیں کہ استاد کا نام لے کر نہ پکارے اور جب استاد کو دیکھے تو اس کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جائے اور حاضر و غائب اس کو اپنا استاد جانتا رہے۔ اس کے پاس با ادب اور روزانو بیٹھے۔ اس کے سامنے بات کم کرنے اور مسئلہ بے ضرورت نہ پوچھے۔ جب تک استاد سے اجازت نہ لے لے کچھ نہ کہے اور نہ پوچھے۔ اور جو کچھ وہ جواب دے اس پر اعتراض نہ کرے اور یہ نہ کہے کہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آپ کا یہ مشورہ اچھا اور بہتر نہیں ہے۔ استاد کے سامنے خانہ داری کے راز و نیاز بیان نہ کرے۔ اپنی آنکھ استاد کی طرف رکھے ادھر ادھر نہ دیکھے۔ اگر استاد کے چہرے پر کچھ ملال پائے تو ملال کی وجہ دریافت کر کے اس کا شریک حال ہو اور اس کے رفع ملال کے واسطے حتی الامکان کوشش کرے۔ جب استاد اٹھے تو اس کی نعلین اپنے ہاتھ سے اٹھا کر اس کے قدموں کے سامنے رکھ دے۔ راستے میں استاد سے سوال نہ کرے۔ اگر باپ و استاد دونوں ساتھ ہی کسی کام کو فرمائیں تو پہلے استاد کے حکم کو بجالائے کہ بہترین پدر استاد ہے بموجب اس حدیث کے اَفْضَلُ الْاَبَاءِ اَبُو الْعِلْمِ یعنی بہترین و افضل ترین باپوں میں علم کا باپ یعنی استاد ہے۔ (۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَلْاَبَاءُ ثَلَاثَةٌ اَبٌ وَكَدَكَ وَاَبٌ زَوْجُكَ وَاَبٌ عِلْمَكَ وَخَيْرُ الْاَبَاءِ مَنْ عِلْمَكَ یعنی آدمی کے باپ تین ہیں۔ ایک وہ جس کے نطفہ سے پیدا ہوا ایک خسر اور ایک استاد۔ اور بہتر سب باپوں میں استاد ہے۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے معلموں کے حق میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُعَلِّمِيْنَ وَاَطَالَ اَعْمَارَهُمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ كَسْبِهِمْ یعنی اے رب میرے مغفرت کر معلموں کو اور دراز کر ان کی عمریں اور برکت دے ان کے کسب میں۔

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اَللّٰهُمَّ اغْنِيْ الْعُلَمَاءَ وَاغْفِرْ لِلْمُتَعَلِّمِيْنَ یعنی اے رب غنی کر علماء کو اور مغفرت کر معلموں کی۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اَكْرَمُوا الْاُسْتَاذَ وَاِنْ كَانَ فَاِسِقًا یعنی استاد کی تعظیم کرو اگرچہ فاسق ہو۔ اور استاد کو کسی حالت میں حقیر نہ جانو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مَنْ حَقَرَ الْاُسْتَاذَ نَسِيَ مَا قَرَأَ یعنی جو شخص استاد کی حقارت کرے گا پس بھول جائے گا جو کچھ پڑھا ہوگا۔

چاہیے کہ جب استاد کے دروازے پر حاضر ہو تو آواز نہ دے اور اس کے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



برآمد ہونے کا منتظر رہے کہ یہ طریق آداب اور لحاظ کا ہے اور جس کام کے واسطے استاد حکم کرے اس کو بجان و دل بجالائے۔ استاد کے کام کرنے میں اپنی حقارت نہ سمجھے۔ غرض کہ استاد کو ہر حال میں بزرگ اور برتر جائے جیسا کہ آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ اَبْنَاءُ الْكِرَامِ اِذَا تَعَلَّمُوا تَوَاضَعُوا وَاَبْنَاءُ اللِّئَامِ اِذَا تَعَلَّمُوا تَكَبَّرُوا یعنی بزرگ زادے اور حلال زادے جو علم سیکھیں تو تواضع اور فروتنی کریں ساتھ ہر شخص کے خصوصاً اپنے استاد سے۔ اور کہنے اور حرام زادے جو علم سیکھتے ہیں تو تکبر کرتے ہیں اور استاد کی خدمت کما حقہ نہیں بجالاتے ہیں۔

دیکھئے خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ مَنْ عَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ مَوْلَاهُ یعنی اگر کسی شخص نے کسی سے قرآن مجید کی ایک آیت سکھی وہ اس کا صاحب اور حاکم ہوا۔

یا آلہ العالمین اپنے پاک حبیب کے تصدق تمام مسلمانوں کو صلاحیت دے کہ وہ اپنے استادوں کے آداب اور حقوق کو بجالایا کریں۔ آمین ثم آمین

## علم کی آٹھ کارآمد باتیں

احیاء العلوم میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے اولیاء اللہ سے ہیں ان کے استاد حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے پوچھا کہ تو کتنی مدت سے میرے پاس رہتا ہے۔ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تینتیس برس سے۔ حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو نے اس مدت میں کتنا علم سیکھا۔ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آٹھ مسئلے سیکھے ہیں۔ میں نے حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ میری عمر تیرے ساتھ صرف ہوگئی اور تو نے آٹھ مسئلے سیکھے ہیں۔ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ اے استاد جھوٹ بولنا تو مجھے پسند نہیں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سچی بات تو یہی ہے کہ میں نے آٹھ مسئلوں کے سوا اور مسئلہ نہیں سیکھا۔ حضرت شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان آٹھ مسئلوں کو بیان کرتا کہ میں سنوں۔ حضرت حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پہلا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے جو اس مخلوق کی طرف نگاہ کی تو میں نے دیکھا کہ ہر ایک محبوب یعنی پیاری چیز کو دوست رکھتا ہے۔ مثلاً کوئی مکان کو دوست رکھتا ہے، کوئی عورت کو، کوئی لباس کو، کوئی باغ کو، کوئی بچوں کو، کوئی کسی چیز کو، لیکن وہ محبوب اس کا تادم زیست ہی ہے۔ بعد مرنے کے قبر میں کچھ ساتھ نہیں جاتا۔ جب قبر میں جاتا ہے تو وہ محبوب اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پس میں نے خیال کیا کہ اس فانی کو کیا محبوب رکھوں۔ لہذا نیکیوں کو میں نے اپنا محبوب کیا کہ جب قبر میں داخل ہوں گا تو میرا محبوب بھی میرے ساتھ جائے گا۔ پھر حضرت شقیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو نے خوب سیکھا یعنی واقعی یہی نیکیاں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اللہ دینا، علم پڑھانا، وغیرہ ڈلک یہی چیزیں ساتھ جائیں گی اور جو روپے مال و منال تادم زیست ہی محبوب ہیں، مرنے پر کون کسی کے کام آتا ہے۔ پھر حضرت شقیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دوسرا کیا ہے۔ حضرت حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں نظر کی۔ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ (پ ۳۰ سورہ نازعات آیت نمبر ۴۰، ۴۱) یعنی اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے رہنے سے اور باز رکھا نفس کو خواہش نفسانی سے تو بلاشبہ اس کا ٹھکانا جنت ہے۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ حق تعالیٰ کا قول حق ہے اس میں کچھ شبہ نہیں۔ لہذا میں نے اپنے نفس پر دفع کرنے خواہش نفسانی میں کوشش کی۔ یہاں تک کہ میں اطاعت الہی پر خوب مضبوط و مستعد ہوا۔ سبحان اللہ کیا اچھی سمجھ حاصل ہوئی کہ خواہش نفسانی کو دفع کروں گا تو اس کے عوض میں جنت پاؤں گا اور واقع میں بات

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یہی ہے کہ جو کوئی خاوند حقیقی کے سامنے کھڑے رہنے سے ڈرے گا اور خواہش نفسانی کو دفع کرے گا، خواہ مخواہ اچھی باتوں کے کرنے پر مستعد ہوگا اور بری باتوں سے بچے گا اور جنت کا مستحق ہوگا۔ حیف ہے کہ ایسی دولت بے زوال کو ہاتھ سے دے اور اسی کے حاصل کرنے کی فکر نہ کرے۔ پھر حضرت حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے جو مخلوق کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ جس شخص کے پاس کوئی چیز قیمتی اور ذی قدر ہوتی ہے اس کو بہت عزیز رکھتا ہے اور اسی کی محافظت کرتا ہے۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں نظر کی۔ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ (پ ۱۴ سورہ نحل آیت نمبر ۹۶) یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہے فانی ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے باقی ہے۔ پس جب کچھ قیمتی اور ذی قدر چیز میرے ہاتھ لگے اس کو میں نے اللہ صرف کیا تاکہ میرے لئے اس کے پاس باقی رہے۔ حاصل یہ ہے کہ لوگ جو کسی چیز کو عزیز رکھتے ہیں اور اس کی محافظت کرتے ہیں، یہ محض بے جا ہے کہ فانی کو عزیز رکھنا چاہیے کہ جو کچھ ہو اسی کے نام پر دیجئے تاکہ اس کے خزانہ غیب میں رہے اور بعد مرنے کے ابدلاً باد اس کے کام آئے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر چہ داری صرف کن در راہ او  
لَنْ تَنْفَلُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا  
یعنی تو بھلا اور بہتری نہ پائے گا جب تک محبوب شے کو خدا کی راہ میں صرف نہ کرے گا۔

چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے جو اس خلق کی طرف دیکھا تو دیکھا کہ ہر ایک حسب نسب اور مال کی طرف رجوع کرتا ہے۔ پس میں نے خیال کیا کہ یہ سب بیچ ہے۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ کے قول کی طرف نظر کی کہ فرماتا ہے۔ إِنْ أَنْكَرْتُمْ

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



عِنْدَ اللَّهِ اَتْقُكُمْ (پ ۲۶ سورہ حجرات آیت نمبر ۱۳) یعنی البتہ تم میں اللہ کے نزدیک اور بزرگ اور عزیز تم میں بہت پرہیزگار ہے۔ پس میں نے تقویٰ کے حاصل کرنے میں کوشش کی تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بزرگ و عزیز ہوں۔ حاصل یہ کہ مال و جاہ وغیرہ کی کچھ حقیقت نہیں اس سے اللہ کے نزدیک عزیز و ذی قدر نہیں ہوتا بلکہ جتنا تقویٰ زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ کا پیارا ہوگا۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يَسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ، یعنی جس کے عمل نے تاخیر کی اس کا نسب کچھ کام نہیں آتا۔

پانچواں مسئلہ یہ ہے کہ میں نے خلق کو دیکھا کہ بعض بعضوں پر لعن طعن کرتے ہیں اور اصل اس سب کی حسد ہے پھر میں نے اللہ تعالیٰ کے قول کی طرف نظر کی نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (سورہ زخرف آیت ۳۲) یعنی ہم نے تقسیم کی ہے درمیان ان کے معیشت ان کی زندگی دنیا میں۔ پس چھوڑ دیا میں نے حسد اور دوست رکھتا ہوں خلق کو اور جانتا ہوں کہ بلاشبہ قسمت اللہ کی طرف سے ہے کہ ہر ایک کیلئے جو کچھ مقدر ہے وہ پہنچتا ہے پھر حسد کر کے کیوں کسی کو لعن طعن کیجئے۔

چھٹا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ظلم و ستم کرتے ہیں بعض ان کے بعض پر اور جنگ و جدال کرتے ہیں بعض بعضوں سے۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف رجوع کیا۔ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا (پ ۲۲ سورہ فاطر آیت نمبر ۶) یعنی بلاشبہ شیطان تمہارے لئے دشمن ہے۔ پس پکڑو اس کو دشمن پس میں نے فقط اسی سے دشمنی باندھی اور میں اس سے بچاؤ کرنے میں کوشش کرتا ہوں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر گواہی دی کہ وہ دشمن میرا ہے پس میں نے عداوت خلق اس واسطے ترک کی۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ساتواں مسئلہ یہ ہے کہ میں نے جو خلق کو دیکھا تو دیکھا کہ ہر ایک ان میں سے کثرت مال کا طالب ہے۔ پس اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہے اور اس چیز میں داخل ہوتا ہے کہ اس کیلئے حلال نہیں ہے یعنی وجہ حرام سے مال کھاتا ہے۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ کے قول کی طرف نظر کی۔ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا (پ ۱۱ سورہ ہود آیت نمبر ۶) یعنی اور نہیں ہے کوئی چلنے والا زمین میں مگر اللہ پر ہے رزق اس کا۔ پس میں نے سمجھا کہ میں تو ایک انہیں میں سے ہوں کہ جن کا رزق اللہ تعالیٰ پر ہے۔ پس میں اس چیز میں مشغول ہوا جو مجھ پر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے یعنی اس کی اطاعت میں جو مجھ پر لازم ہے مشغول ہوا۔ اور میں نے وہ چیز ترک کی جو اس کے پاس میرے لئے ہے یعنی رزق کا کہ وہ متکفل ہے اس کیلئے کچھ سعی نہیں کرتا۔

آٹھواں مسئلہ یہ ہے کہ میں نے جو خلق کی طرف نظر کی تو ان کو دیکھا کہ کوئی تو اپنی زمین پر بھروسہ کرتا ہے، کوئی اپنی تجارت پر، کوئی اپنی کاریگری پر اور کوئی اپنی تندرستی اور حسن پر گویا تمام لوگ مخلوق پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف رجوع کی۔ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (پ ۲۸ سورہ الطلاق آیت نمبر ۳) یعنی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے پس وہ اس کو کافی ہے۔

پس جب حضرت حاتم رضی اللہ عنہ یہ مسائل بیان کر چکے تو حضرت شقیق رضی اللہ عنہ بلخی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے حاتم رضی اللہ عنہ تجھ کو اللہ تعالیٰ نیک توفیق دے۔ یہ مسائل قرآن شریف کا خلاصہ اور لب لباب ہیں۔ (احیاء علوم الدین مترجم ج ۱ ص ۱۸۳ تا ۱۸۵ مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور)

عزیزو جو تجھے اس دم میسر یہ زمانہ ہے  
جو کرنا ہے سو کر لے پھر نہیں یہ ہاتھ آتا ہے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نہ ہو مغرور اپنے مال و منصب جاہ و حشمت پر  
کہ آخر ایک دن مٹی کے اندر گھر بنانا ہے  
پدر ماور برادر اور جو ہیں سب آشنا تیرے  
جنازہ جب ترا نکلا تو پھر اک اک بیگانہ ہے  
کفن پہنا کے جب تجھ کو لٹاویں قبر کے اندر  
کہو یہ مال و دولت کچھ تیرا ہمراہ جانا ہے  
وہاں منکر نکیر آ کر سُوالی جب کہ ہوں تجھ پر  
اگر حق کہہ دیا بہتر نہیں تو گرز کھانا ہے  
بخشن و شکل ثورانی تُو سے گر یوسفِ ثانی  
نہیں یہ شکل دکھلانی وہاں کچھ کام آتا ہے  
ذرا دیکھو سلیمان کو دارا جمشید کو دیکھو  
بھلا لاکھوں سے بھی یک دو کسی کا کچھ نشانا ہے  
مجھے بتلاؤ بھی تو تم کہاں سام اور کہاں رستم  
ہوئے سب زیر و یکدم گم کہاں اُن کا ٹھکانا ہے  
یہ پیک مرگ نے یارو کسی کو جب نہیں چھوڑا  
تو پھر کیوں ناحق اس دُنیا کے پیچھے تو دیوانا ہے  
گنوائی زندگی اپنی سدا کھانے اور پینے میں  
بڑھاپا آ گیا سر پر تو پھر افسوس کھانا ہے  
یہاں رہنے سے ہونا لاں وہاں چلنے کا کر ساماں  
غنیمت یہ زمانہ اور مُبارک آشیانہ ہے  
طہارت اور وضو کے ساتھ توبہ کر گناہوں سے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



خُلُوصِ دِل سے رب کی بندگی میں سر جھکانا ہے  
فرائض اور وجوب اور ہر سنن اور ہر نوافل سے  
فراغت کر جناب کبریا میں ہاتھ اٹھانا ہے  
مناجات و دعا کرنا کہ ہو مقبول سب طاعت  
بصدق دل نہایت عاجزی سے گڑ گڑانا ہے  
سدا تسبیح و ذکرِ حق میں رکھ مشغول دِل اپنا  
گر اے جان نعمت جنت تجھے منظور کھانا ہے  
جو ہیں اب زندگی کے دن اسی کو تو غنیمت گن  
جو یہ گذرا تو اک دن حیف ہی ذلت اٹھانا ہے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## دوسرا باب

### علم عقائد کا بیان

#### اقسام احکام شرع

علمائے اسلام نے احکام الہی کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک تو وہ جن میں ہاتھ پاؤں اور زبان وغیرہ اعضاء کے عمل کی احتیاج ہو جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ۔ دوسرے وہ جن میں اعمال جو ارح کی حاجت نہ ہو بلکہ ان کا صرف مان لینا ہی کافی ہو جیسے اللہ تعالیٰ کو ایک جاننا اور اس کو سَمِیع، بَصِیر، عَلِیم وغیرہ وغیرہ تمام اوصاف کو برحق جاننا اور حشر و نشر اور بہشت و دوزخ اور عذاب قبر اور سکرات موت وغیرہ کو سچا جاننا۔

فقہائے عظام رحمہم اللہ نے رفاہ عام کی خاطر قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے پہلی قسم کے تمام احکام کو فراہم کر کے تفصیل سے علیحدہ مرتب کیا اور اس کا نام فقہ رکھا اور دوسری قسم کے احکام کو الگ تفصیل سے لکھا اور اس کا نام علم عقائد رکھا۔

#### مشروعات

غرض شرع اسلام کے مسائل کا انحصار پانچ قسموں پر ہے۔

- (۱) اعتقادات
- (۲) عبادات
- (۳) معاملات
- (۴) عقوبات

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- ۱۵ کفارات
- اول: اعتقادات بھی پانچ ہیں۔
- (۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا
- (۲) ملائکہ پر ایمان لانا
- (۳) اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا
- (۴) اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لانا
- (۵) قیامت پر ایمان لانا
- دوم: عبادات کی بھی پانچ قسمیں ہیں۔
- (۱) نماز
- (۲) روزہ
- (۳) زکوٰۃ
- (۴) حج
- (۵) جہاد
- سوم: معاملات بھی پانچ ہیں۔
- (۱) معاوضات یعنی لین دین
- (۲) مناکحات یعنی بیاہ شادی
- (۳) مخاصمات یعنی لڑائی جھگڑے
- (۴) امانات
- (۵) شرکات یعنی ساجھی وغیرہ
- چہارم: عقوبات بھی پانچ ہیں۔
- (۱) قتل عمد کی سزا جیسے قصاص وغیرہ یعنی بدلہ لینا اور قتل کرنا

Click For More Books



- (۲) مال لینے کی سزا جیسے چور کے ہاتھ کاٹ ڈالنا وغیرہ  
(۳) ہتک ستر کی سزا جیسے کوڑے لگانا، پتھر برسانا زنا وغیرہ میں  
(۴) ہتک عزت کی سزا جیسے قذف کی حد (قذف کے معانی زنا کا عیب لگانے کے ہیں۔)

(۵) خلع بیعت کی سزا جیسے قتل کرنا  
پنجم: کفارات بھی پانچ ہیں۔

- (۱) کفارہ قتل  
(۲) کفارہ ظہار یعنی اپنی بیوی کو ماں بہن بنانے کا  
(۳) کفارہ روزہ توڑنے کا  
(۴) کفارہ جھوٹی قسم کھانے کا  
(۵) جنایات حج کا

## اقسام علم عقائد

علمائے اسلام نے عقائد کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔ جن کی تشریح بتفصیل ذیل ہے۔

### قسم اول

پہلی قسم کے عقائد وہ ہیں جو یقینی اور قطعی ہیں پھر ان کی تین قسمیں ہیں۔

- (۱) جو قرآن مجید کی ظاہر عبارت سے ثابت ہیں۔  
(۲) جن کا مضمون رسول اللہ ﷺ سے بہ نقل متواتر ثابت ہو خواہ لفظ حدیث متواتر ہوں یا نہ ہوں۔

(۳) جن پر امت کا اجماع ہو گیا خواہ وہ دلیل جس کی وجہ سے امت نے اس

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مسئلہ پر اتفاق کیا ہے۔ قطعی ہو یا نہ ہو یا ہم کو معلوم ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ امت بالخصوص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین کا کسی ایسے امر پر اتفاق کرنا جو شارع کی مراد کے برخلاف ہونا ممکن ہے۔ ان مسائل کا منکر تھا دائرہ اسلام سے خارج بلکہ احاطہ خطرات سلیم سے بھی خارج شمار کیا جاتا ہے کیونکہ یہ مسائل منصف کے نزدیک قانون فطرت کے بھی مطابق ہیں۔

## قسم دوم

دوسری قسم کے وہ عقاید ہیں جو دلائل عقلیہ سے ثابت ہیں جنکے ثبوت پر شریعت کا مدار ہے یا اکثر باتیں شرع کی ان پر موقوف ہیں۔ ان کی تائید میں کوئی شرعی دلیل ہو یا نہ ہو جیسا کہ

(۱) ثبوت باری تعالیٰ

(۲) مسئلہ ثبوت صفات باری تعالیٰ

(۳) مسئلہ ثبوت نبوت

(۴) مسئلہ عصمت انبیاء

(۵) مسئلہ عصمت ملائکہ

(۶) مسئلہ ثبوت حقائق الاشیاء

(۷) مسئلہ علم حقائق الاشیاء

(۸) مسئلہ حدوث عالم

## قسم سوم

تیسری قسم کے وہ عقاید ہیں جو اخبار احاد سے ثابت ہیں یا علماء نے ان کو قرآن و حدیث سے بطور استنباط کیا ہے۔ لیکن ان میں باہم فرقہ اسلامیہ کا اختلاف

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے جس کی وجہ سے جدے جدے ناموں سے نامزد کئے گئے۔ اس لئے ان کو باہمی امتیاز کیلئے ہر ایک فریق نے اپنی کتب عقاید میں درج کیا جیسا کہ

- (۱) مسئلہ قدم قرآن
- (۲) مسئلہ فضیلت انبیاء بر ملائکہ
- (۳) مسئلہ فضیلت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یکے بر دیگرے
- (۴) مسئلہ الْأَعْمَالُ الصَّالِحَةُ جُزْءُ الْإِيمَانِ
- (۵) مسئلہ الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ وَاحِدٌ
- (۶) مسئلہ كَرَامَاتُ الْأَوْلِيَاءِ حَقٌّ
- (۷) مسئلہ ایصال ثواب
- (۸) مسئلہ امامت
- (۹) مسئلہ جبر و قدر و غیر ذلک من الخلفیات

ان مسائل میں اہلسنت سلف صالحین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رضی اللہ عنہم کے پیرو ہیں اور ان کے مخالف لوگ محض اپنے خیالات سے ان نصوص کا انکار یا تاویل کرتے ہیں۔ مثلاً

- (۱) شیعہ مسئلہ امامت میں غلو کی وجہ سے اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم خصوصاً حضرت ابو بکر صدیق۔ حضرت عمر خطاب۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو خاطمی اور برا کہتے ہیں۔ اکثر احادیث صحیحہ کا انکار اور قرآن مجید کی آیات کی تاویل کرتے ہیں۔
- (۲) خوارج و نواصب جو حضرت علی، امام حسین، حضرت عثمان اور ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو جن کا باہم سردار قائم کرنے میں اختلاف ہو کر قتال و جدال کی نوبت پہنچی، سب کو برا کہتے ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>





حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ وغیرہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہتے ہیں اور امامت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کا موروثی حق دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک وہ مسلمانوں کی رائے اور اختیار کی بات نہ تھی کہ بلحاظ حسن خدمات و لیاقت و دیانت و تقویٰ و اصابت رائے جس کو مسلمانوں نے خصوصاً مہاجرین و انصار کے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم نے انتخاب کر لیا وہ خلیفہ ہو گیا۔

جس طرح خوارج کے باہم تھوڑی باتوں پر اختلاف کرنے سے کئی فریق ہو گئے اسی طرح شیعہ میں بھی کئی فریق ہو گئے۔ چنانچہ زید یہ، اسماعیلیہ، امامیہ وغیرہ فریق ہو گئے۔

### قدریہ

پھر تابعین کے عہد میں بلکہ اخیر زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک اور فرقہ پیدا ہوا جس کو قدریہ کہتے ہیں ان کی دو جماعت ہو گئیں۔ ایک منکر قدر و تقدیر کہ بندہ جو کچھ کرتا ہے آپ کرتا ہے، قضا و قدر کچھ نہیں۔ یہ مختار مطلق ہے۔

### جبریہ

دوسرا کہنے لگا جو کچھ ہے تقدیر سے ہے، بندہ کو کچھ بھی اختیار نہیں۔ اینٹ لکڑی کی طرح مجبور محض ہے، قضا و قدر جدھر لے چلی ہے چلتا ہے۔ ان کو جبریہ کہنے لگے۔

### معتزلہ

ان کے تھوڑے دنوں بعد تابعین کے عہد میں ایک اور فرقہ نکلا جو کہتے تھے کہ اہل معاصی کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نہیں۔ نہ آخرت میں دیدار الہی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ممکن ہے۔ یہ فریق فلسفی اور حکیمانہ خیالات کا پابند تھا اسی کے موافق قرآن و احادیث کو کرنا چاہتا تھا۔

### مرجیہ

ان کے بعد فرقہ مرجیہ پیدا ہوا جو کہتے تھے کہ صرف ایمان لانا کافی ہے، عمل کی کوئی ضرورت نہیں۔ مسلمان ہو کر خواہ کوئی زنا کرے، نماز نہ پڑھے، زکوٰۃ نہ دے، روزے نہ رکھے۔ اس کو کچھ خوف نہیں، قطعاً عذاب نہ ہوگا۔

### جہمیہ

ان کے بعد خلافت عباسیہ کے قریب وسط میں ایک اور فرقہ پیدا ہوا، جس کا نام جہمیہ ہے۔ یہ لوگ صفات باری کے منکر تھے اور طرح طرح کی بدعات خلاف جمہور اہل اسلام ایجاد کر رکھی تھیں۔

ہندوستان میں تین فرقے اور پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک نیچری، دوم چکڑالوی، سوم مرزائی وغیرہ جن کا عقیدہ جمہور اہل اسلام کے خلاف ہے۔ غرض بہتر واں فرقہ جس سے یہ سب فرقے نکلے ہیں، فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کا ہے۔

## فرقہ ناجیہ

اہل اسلام کے سب فرقوں میں فقط اہلسنت و جماعت کا فرقہ ناجیہ ہے۔ چنانچہ امام احمد، ترمذی ج ۲ ص ۸۹ اور ابوداؤد ج ۲ ص ۲۷۵ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ عنقریب میری امت میں بہتر فرقے ہو جائیں گے، وہ سب کے سب دوزخی ہوں گے مگر ایک فرقہ نہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سا فرقہ ہے۔ فرمایا جو میرے طریقے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا۔ (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنة دوسری فصل)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



سواسی کے مطابق ہوا کہ خلفائے راشدین کے بعد امت میں باعتبار جزئیات عقائد کا اختلاف شروع ہوا۔ حضرت محمد ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام اور اہل بیت کا طریقہ جو چلا آتا تھا اس میں بعض بعض نے کجی اور شرارت کر کے چند لوگوں کو بہکا پھسلا کر اپنے ساتھ کر لیا اور بعض بعض امور میں جمہور سے مخالف ہو گئے اور ان کے گروہ کا ایک جدا نام قرار پایا۔ یہاں تک کہ بہتر تک نوبت پہنچی اور جس میں سے وہ جدا ہو کر الگ ہوئے تھے وہ گروہ اعظم اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر جو تھا تہتر واں فرقہ ہے اور اس کا نام فرقہ ناجیہ یعنی نجات پانے والا ہے اور یہ اہلسنت وجماعت کا فریق ہے۔

## مسائل جزئیہ میں اختلاف کی وجہ

اہلسنت وجماعت اصول و عقاید میں سب متفق ہیں ہاں جزئیات میں کسی قدر اختلاف ہے۔ سو جزئیات عملیات میں اختلاف ہونا موجب وسعت ہے۔ کما قیل اِخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ لِّعِنْيِ عُلَمَاءِ كَا اِخْتِلَافِ رَحْمَتِ هِے۔  
جزئیات میں اختلاف کی وجہ یہ ہے۔

اول تو موقع اجتہاد میں ہر مجتہد اپنی اپنی رائے کا تابع ہوتا ہے۔ پس جس کی رائے میں جو مسئلہ جس طرح آیا اس نے اس کو مسلم رکھا اور کو اس سے اختلاف ہوا۔ مثلاً (۱) اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ ع ۲۸ پ آیت نمبر ۲۲۸ میں ارشاد فرمایا ہے۔  
وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ لِّعِنْيِ اِوْر طَلَاقِ دِي هُوْنِي عُوْرَتِيْن تِيْن  
قروء تک نکاح نہ کریں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے اس طرف گئی کہ قروء سے مراد یہاں طہر ہے تو ان کے نزدیک عدت طہر قرار پایا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی رائے سلیم اس طرف گئی کہ اس سے حیض مراد ہے۔ سو ان کے نزدیک عدت حیض قرار پایا۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ ع ۲ پ ۶ آیت نمبر ۶ میں ارشاد فرمایا ہے۔  
وَأَمْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ (وضو میں) اپنے سر کا مسح کرو۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قرآن اور اولہ سے تمام سر کا مسح ثابت کیا ہے، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ چوتھائی سر کا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر ایک بال کا مسح بھی کر لے گا تو کافی ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس

دوم۔ بعض احادیث ایک امام کو بسبب کم واسطہ ہونے کے بسند صحیح پہنچی۔ بعض کو بسبب آجانے بیچ میں کسی راوی ضعیف کے سند غیر صحیح سے پہنچی۔ پس اول نے اس کو عمل کے قابل سمجھا، دوسرے نے ضعیف جان کر چھوڑ دیا۔ اختلاف مسئلہ میں واقع ہوا۔

سوم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت کی آسانی کیلئے ایک کام کو مختلف طور سے ادا کیا کرتے تھے کیونکہ اگر ایک ہی طور پر ہو تو بعض کو دقت پیش آئے۔ مثلاً نماز میں اکثر آپ سوائے تکبیر تحریمہ کے ہاتھ نہ اٹھاتے تھے اور کبھی اٹھا بھی لیتے تھے۔ پس جس صحابی رضی اللہ عنہ نے رفع یدین کرتے دیکھا، اس کی روایت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی۔ انہوں نے رفع یدین نماز میں سنت سمجھا اور جس صحابی رضی اللہ عنہ نے رفع یدین نہ کرتے دیکھا، اس کی روایت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی، ان کے نزدیک نماز میں رفع یدین نہ کرنا سنت ٹھہرا۔

چہارم۔ بعض کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں کیا پھر اس کو ترک کر دیا۔ جس صحابی رضی اللہ عنہ نے کرتے دیکھا اور پھر اس کو ترک کی خبر نہ پہنچی، اس نے اس کو سنت سمجھا۔ پس اس کی روایت جس امام کو پہنچی۔ اس کے نزدیک سنت ٹھہرا اور جس

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ کو ترک کرتے دیکھا، اس کی روایت دوسرے امام کو پہنچی، اس نے ترک کرنا سنت جانا۔ علیٰ ہذا القیاس

اس قسم کے اسباب سے جزئیات میں اختلاف واقع ہو اور نہ عقاید سب کے ایک ہیں۔ دو ایک جا جو اختلاف ہے سو وہ تحقیقی علمی ہے کچھ اختلاف کی بات نہیں۔ خلاصہ یہ کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا جو بعض مسائل فقہیہ میں اختلاف ہے سو یہ کچھ اختلاف ایسا نہیں ہے کہ جس سے دونوں کو الگ الگ فریق سمجھا جائے، اس لئے کہ اصول سب کا ایک ہے۔ مسائل اجتہاد یہ میں اپنی اپنی سمجھ اور احادیث کی صحت و ضعف و اعتبار و عدم اعتبار اور ان کے معانی سمجھنے کا فرق ہے۔ ایسا اختلاف اصحاب رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں بھی تھا اور ہونا بھی چاہیے تھا اس لئے کہ ہر ایک کی سمجھ اور علم اور حفظ یکساں نہیں۔

## فقہ اکبر

علم عقاید میں بیٹھار کتابیں عربی، فارسی، اردو زبانوں میں مروج ہیں مگر ان سب کا لب لباب اور خلاصہ فقہ اکبر ہے جس کو تبرکاً و تمیناً اس جگہ مع ترجمہ اردو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے تاکہ حنفی بھائی نماز حنفی مدلل کو پڑھنے سے پہلے اپنے عقاید کو حنفی مذہب کے مطابق جانچ اور پڑتال کریں کیونکہ آج کل عوام الناس کیا خواص لوگوں کے عقاید میں فتور اور فساد پڑ گیا ہے۔ حتیٰ کہ خاص حنفیوں میں ہی سخت اختلاف ہو گیا ہے کہ جس سے حق و باطل میں تمیز نہیں ہو سکتی۔ اسی وجہ سے میں نے یہ کتاب نماز حنفی تیار کی ہے تاکہ حنفی مذہب کی سچی باتیں جیسا کہ سلف صالحین میں پائی جاتی تھیں، عوام الناس کو معلوم ہو جائیں اور ہوا پرست اور خود غرض اور جدت پسند

۱۔ گو فقہ اکبر کی نسبت بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف نہیں ہے لیکن مشہور عام یہی ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہیں۔ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ) ۱۲

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



علماء کے دام تزویر سے بچ جائیں۔

جہاں مثل زلیخا مشتری تھا جن مضامین کا

تماشا ہے وہ یوسف بن کے ہیں بازار میں آئے

## ایمان مجمل کی تعریف

أَصْلُ التَّوْحِيدِ وَمَا يَصِحُّ الإِعْتِقَادُ عَلَيْهِ يَجِبُ أَنْ يَقُولَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ  
وَمَلَأْنِكَتِهِ وَكُتِبَ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْبَعْثِ الْمَوْتِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنْ  
اللَّهِ تَعَالَى وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَقٌّ كُلُّهُ، یعنی یہ کتاب ہے اصل  
توحید اور اعتقاد صحیح کے بیان میں۔ واجب ہے ہر مسلمان پر کہ کہے صدق دل سے  
یقین لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے سب فرشتوں پر اور کتابوں پر اور رسولوں پر  
اور قیامت کے دن پر اور جی اٹھنے پر پیچھے مرنے کے اور خیر و شر کی تقدیر پر کہ اللہ  
تعالیٰ کی بنائی ہے۔ (یعنی مقدر کرنے والا خیر و شر کا حق تعالیٰ ہے۔ اور قدر کے معنی  
ہیں مقرر کرنا حق تعالیٰ کا ہر چیز کو اپنے مرتبے میں کہ اس طرح پائی جائے گی برائی  
ہو یا بھلائی) اور حساب ہونا اور تلنا اعمال کا قیامت میں اور بہشت اور دوزخ سب  
حق ہے۔

## توحید ذات باری

وَاللَّهُ تَعَالَى وَاحِدٌ لَا مِنْ طَرِيقِ الْعَدَدِ وَلَكِنْ مِنْ طَرِيقِ أَنَّهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ لَا يُشَبَّهُ شَيْئًا مِنَ الْأَشْيَاءِ مِنْ  
خَلْقِهِ وَلَا يُشَبَّهُهُ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهِ لَمْ يَزَلْ وَلَمْ يَزَلْ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ الذَّاتِيَّةِ  
وَالْفِعْلِيَّةِ یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ عدد سے نہیں۔ پر اس راہ سے کہ اس کا کوئی  
ساجھی نہیں۔ (یعنی واحد کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ اکیلا ہے ویسا دوسرا نہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دوسرے دو میں کا ایک اللہ پہلے معنی کی راہ سے ایک ہے۔ دوسرے معنی عدد والے یہاں مراد نہیں اس واسطے کہ عدد حوادث میں سے ہیں) نہ اولاد والا اور نہ کسی کی اولاد سے نہ کوئی اس کا ہم قوم ہے۔ مشابہ نہیں کسی چیز کے چیزوں سے اپنی مخلوق میں سے اور نہ اس جیسی اور چیز ہے خلق میں۔ (یعنی خدا ذات اور صفات میں سب مخلوق سے زالا ہے) ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہنے والا اپنے ناموں اور صفتوں ذاتی اور فعلی سے (یعنی ہمیشہ سے ہے ابتدا نہیں ہمیشہ رہنے والا بے انتہا)

### صفت ذاتی

أَمَّا الذَّاتِيَّةُ فَالْحَيَوَةُ وَالْقُدْرَةُ وَالْعِلْمُ وَالْكَلَامُ وَالسَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَالْإِرَادَةُ  
یعنی صفت ذاتی بے موت کے زندگی ہے اور قدرت ہر چیز پر اور جاننا ہر چیز کا اور سننا اور دیکھنا پر کان آنکھ کے سوا اور ارادہ قدیم۔

### صفت فعلی

وَأَمَّا الْفِعْلِيَّةُ فَالتَّخْلِيْقُ وَالتَّرْزِيْقُ وَالتَّوْبِيْقُ وَالْإِنشَاءُ وَالْإِبْدَاعُ وَالصَّنْعُ یعنی لیکن  
صفت فعلی (یعنی صفت فعل وہ ہے کہ اس کی ضد اللہ میں پائی جائے جیسے غضب کہ اس کی ضد رحمت اللہ میں پائی جاتی ہے اور ذاتی وہ کہ اس کی ضد اللہ میں نہ پائی جائے جیسے علم کہ ضد اس کی جہل ہے اللہ میں نہیں پائی جاتی۔ فتاویٰ ظہیریہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی قسم کھائے صفت فعلی پر اللہ کے تو وہ شرعاً قسم نہیں ہے۔ جیسے قسم اللہ کے غضب کی اور اگر قسم کھائے صفت ذاتی پر وہ شرعاً قسم ہو جاتی ہے۔ جیسے کہے وَعِزَّةَ اللَّهِ قسم ہے اللہ کی عزت کی) سو پیدا کرنا مخلوق کا اور روزی دینا اور پیدا کرنا اور ایجاد کرنا اور از سر نو پیدا کرنا۔ (یعنی تخلیق انشاء صنع سب کے سب معنی پیدا کرنا اس چیز کا جو پہلے نہ تھی اس کی اور مثال ہو یا نہ ہو اور ابداع کہتے ہیں پیدا کرنا ایسی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

چیز کا اس کے پہلے کوئی مثال نہ ہو)

## دیگر صفات

وَعَبْرُ ذَلِكَ مِنْ صِفَاتِ الْفِعْلِ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ بِصِفَاتِهِ وَأَسْمَائِهِ لَمْ تَحْدُثْ لَهُ صِفَاتُهُ وَلَا إِسْمٌ لَمْ يَزَلْ عَالِمًا بِعِلْمِهِ وَالْعِلْمُ صِفَتُهُ فِي الْأَزَلِ وَقَادِرًا بِقُدْرَتِهِ وَالْقُدْرَةُ صِفَتُهُ فِي الْأَزَلِ وَخَالِعًا بِتَخْلِيْقِهِ وَالتَّخْلِيْقُ صِفَتُهُ فِي الْأَزَلِ وَفَاعِلًا بِفِعْلِهِ وَالْفِعْلُ صِفَتُهُ فِي الْأَزَلِ وَالْفَاعِلُ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمَفْعُولُ مَخْلُوقٌ وَفِعْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَصِفَاتُهُ فِي الْأَزَلِ غَيْرُ مُحَدَّثَةٍ وَمَخْلُوقَةٌ

یعنی اور سوا ان کے جو صفتیں فعلی ہیں وہ اپنی صفتوں اور ناموں کے ساتھ ازلی ہے۔ ابتدا نہیں کوئی صفت اس کی نو پیدا ہے نہ کوئی نام اس کا ہمیشہ سے وہ جانتا ہے اپنے علم سے اور علم اس کی صفت ہے قدیم سے اور ہمیشہ وہ قادر ہے ساتھ قدرت اپنی کے۔ وہ اس کی صفت قدیمی ہے اور ہمیشہ وہ پیدا کرنے والا ہے ساتھ اپنے پیدا کرنے کے۔ اور پیدا کرنا اس کی صفت ازلی ہے۔ اور کام کرنے والا ہے اور کام کرنا اس کی صفت ازلی ہے۔ (یعنی فعل بمعنی تخلیق) اور پیدا کرنے والا سب کا اللہ تعالیٰ ہے اور فعل کا اثر مخلوق ہے اور فعل اللہ تعالیٰ کا قدیم ہے اور صفتیں اس کی ازلی ہیں، نو پیدا اور مخلوق نہیں۔ (یعنی محدث اور مخلوق کے ایک ہی معنی ہیں)

## صفتوں کا مخلوق نہ ہونا

وَمَنْ قَالَ أَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ أَوْ مُحَدَّثَةٌ أَوْ وَقَفَ وَشَكَ فِيهَا فَهُوَ كَافِرٌ بِاللَّهِ تَعَالَى

یعنی اور جو کہے کہ اس کی صفتیں مخلوق ہیں یا نو پیدا یا توقف اور شک کرے۔ (یعنی توقف یہ ہے کہ بالفعل قدیم حادث بالکل کچھ نہ کہے آگے کے سمجھ لینے پر موقوف رکھے اور شک یہ کہ یقین قدیم ہونے کا نہ کرے۔ خواہ دونوں طرفوں کا علم

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



برابر ہو یا نہ ہو) وہ کافر منکر ہے خدا تعالیٰ کا۔

## صفتِ قرآن

وَالْقُرْآنُ کَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْمَصَاحِفِ مَكْتُوبٌ وَفِی الْقُلُوبِ مَحْفُوظٌ وَعَلَى اللِّسَانِ مَقْرُوءٌ وَعَلَى النَّبِیِّ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مُنْزَلٌ وَكَلَّفْنَا بِالْقُرْآنِ مَخْلُوقٌ وَكَتَابَتُنَا لَهُ مَخْلُوقٌ وَقَرَأْتُنَا لَهُ مَخْلُوقٌ لَعْنَى اَوْرِ قُرْآنِ کَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی کَا هِے۔ مَصْحُوفِ مِی لکھا هِوا اور دلوں مِی یاد اور زبانوں پر پڑھا گیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا اور ادا کرنا ہمارا قرآن کو لفظوں سے مخلوق ہے اور لکھنا ہمارا اس کو اور پڑھنا ہمارا اس کو مخلوق ہے۔ (یعنی لفظ اور قرأت دونوں کے ایک معنی ہیں پر مراد لفظ سے یہاں زبان سے پڑھنا ہے اور قرأت سے خیال کرنا دل میں)

## کلام خدا کا مخلوق نہ ہونا

وَمَا ذِکْرَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ عَنِ مُوسٰی وَغَیْرِهِ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَعَنْ فِرْعَوْنَ وَابْلِیْسَ فَإِنَّ ذٰلِكَ کُلُّهُ کَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰی اِخْبَارًا عَنْهُمْ وَکَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰی غَیْرُ مَخْلُوقٍ وَکَلَامُ مُوسٰی وَغَیْرِهِ مِنَ الْمَخْلُوقِیْنَ مَخْلُوقٌ وَالْقُرْآنُ کَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا کَلَامُهُمْ لَعْنَى اَوْرِ جُوذِ کَرِ کَیَا هِے اللّٰهُ تَعَالٰی نِے قُرْآنِ مِی حضرت موسیٰ اور ان کے سوا انبیاء علیہم السلام اور فرعون اور شیطان کے احوال سے یہ سب کلام اللہ تعالیٰ کا ہے خبر دیتا ہے ان سے اور کلام خدائے تعالیٰ کا مخلوق نہیں اور کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مخلوقات کا مخلوق ہے اور قرآن کلام اللہ تعالیٰ کا ہے نہ کلام ان کا۔

## اللہ تعالیٰ کا متکلم ہونا

وَسَمِعَ مُوسٰی کَلَامَ اللّٰهِ کَمَا فِی قَوْلِهِ تَعَالٰی وَکَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰی تَکْلِیْمًا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کرتا ہے بغیر اسباب اور حروف کے اور حروف مخلوق ہیں اور کلام اللہ تعالیٰ کا مخلوق نہیں۔

### اللہ تعالیٰ کا جوہر، عرض اور جسم وغیرہ سے خالی ہونا

وَهُوَ شَيْءٌ لَا كَأَشْيَاءٍ وَمَعْنَى الشَّيْءِ اثْبَاتُهُ، بِلَا جِسْمٍ وَجَوْهَرٍ وَلَا عَرْضٍ وَلَا حَدٍّ، یعنی اور وہ شے ہے نہ اور چیزوں کی طرح (یعنی نہ اور چیزوں کی طرح کہ جسم سے خالی نہیں ہوتیں پس اگلا قول بلا جسم اس کا بیان ہے) اور شے کے معنی موجود کے ہیں بغیر جسم کے اور نہ جوہر ہے اور نہ عرض (جوہر کہتے ہیں جو اپنے آپ کسی جگہ میں قرار پکڑے اور عرض اس میں پایا جاتا ہے جیسے کپڑا کہ اس میں سفیدی پائی جاتی ہے۔ عرض وہ چیز کہ غیر میں ہو کر کسی جگہ میں قرار پکڑے جیسے سفیدی کپڑے میں اور نہ کوئی اس کی حد ہے (حد کے دو معنی ہیں۔ ایک نہایت یعنی وہ نہایت نہیں رکھتا کہ وہ جسم میں ہوتی ہے۔ دوسری حقیقت کہ کئی جزو سے پوری ہو یعنی اس کا جزو نہیں تو اس کی حد اور حقیقت نہیں)

### اللہ تعالیٰ کا شریک اور مثل نہ ہونا

وَلَا ضِدُّهُ، وَلَا يَدُّهُ، وَلَا مِثْلَ لَهُ، یعنی نہ کوئی اس کا جھگڑالو ہے اور نہ شریک اس کا۔ اور نہ کوئی اس کی مانند۔

### اللہ تعالیٰ کے ہاتھ منہ اور نفس کا مطلب

وَلَهُ يَدٌ وَوَجْهٌ وَنَفْسٌ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ صِفَاتٌ بِلَا كَيْفٍ وَلَا يُقَالُ إِنَّ يَدَهُ قُدْرَتُهُ أَوْ نِعْمَتُهُ، لِأَنَّ فِيهِ إِبْطَالُ الصِّفَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْقَدْرِ وَالْإِعْتِزَالِ وَلَكِنْ يَدُهُ صِفَةٌ بِلَا كَيْفٍ غَضَبُهُ وَرِضَاؤُهُ صِفَتَانِ بِلَا كَيْفٍ، یعنی اور اس کیلئے ہاتھ اور منہ اور نفس ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>





## قضا و قدر

وَالْقَضَاءُ وَالْقَدْرُ وَالْمَشِيئَةُ صِفَاتُهُ فِي الْأَزَلِ بَلَا كَيْفٍ يَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَى الْمَعْدُومَ فِي حَالِ عَدَمِهِ مَعْدُومًا وَيَعْلَمُ أَنَّهُ كَيْفَ يَكُونُ إِذَا أَوْجَدَهُ وَيَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَى الْمَوْجُودَ فِي حَالِ وُجُودِهِ مَوْجُودًا وَيَعْلَمُ كَيْفَ يَكُونُ فَنَاءُوهُ وَيَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَى الْقَائِمَ فِي حَالِ قِيَامِهِ قَائِمًا فَإِذَا قَعَدَ فَقَدْ عَلِمَهُ قَاعِدًا فِي حَالِ قُعُودِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَغَيَّرَ عِلْمُهُ أَوْ يَحْدُثَ لَهُ عِلْمٌ وَلَكِنَّ التَّغْيِيرَ وَالِإِخْتِلَافَ يَحْدُثُ عِنْدَ الْمَخْلُوقِينَ يَعْنِي أَوْ قِضَا أَوْ قَدْرًا أَوْ مَشِيئَةً اس كى صفتیں قدیم ہیں پر کیفیت معلوم نہیں (یعنی قضا اور قدر دو حکم ہیں ایک سے اجمالی مراد ہے دوسرے سے تفصیلی اور مشیت وہ ارادہ جو دونوں حکم کے ساتھ علاقہ رکھے) جانتا ہے اللہ ناپیدا کو وقت ناپیدا ہونے کے ناپیدا اور جانتا ہے جیسے ہو جائے گا جب پیدا کرے گا اور جانتا ہے اللہ تعالیٰ موجود کو ہونے کے وقت موجود اور جانتا ہے کیونکر ناپیدا ہوگا اور جانتا ہے اللہ تعالیٰ کھڑے کو کھڑے ہونے کے وقت میں کھڑا پھر جب وہ بیٹھے تو جان لیتا ہے اس کو بیٹھا بیٹھنے کے وقت پر علم اس کا نہیں بدلتا۔ نہ نیا پیدا ہوتا ہے مگر بدلنا اور تغیر پیدا ہوتا ہے مخلوقات میں۔

## مومن اور کافر کی حقیقت

خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الْخَلْقَ سَلِيمًا مِنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ ثُمَّ خَاطَبَهُمْ وَأَمَرَهُمْ وَنَهَاهُمْ فَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ بِفِعْلِهِ وَإِنكَارَهُ وَحُجُودِهِ لِخِذْلَانِ اللَّهِ آيَاهُ وَأَمَّنْ مَنْ آمَنَ بِفِعْلِهِ وَأَقْرَارِهِ وَتَصَدِيقِهِ بِتَوْفِيقِ اللَّهِ تَعَالَى وَنُصْرَتِهِ لَهُ أَخْرَجَ نَبِيًّا أَدَمَ مِنْ صُلْبِهِ فَجَعَلَهُمْ عُقَلَاءَ فَخَاطَبَهُمْ وَأَمَرَهُمْ وَنَهَاهُمْ فَأَقْرَأُوا لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ فَكَانَ ذَلِكَ مِنْهُمْ إِيْمَانًا يُؤَلِّدُونَ عَلَى تِلْكَ الْفِطْرَةِ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَدْ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



بَدَلْهُ، وَغَيْرَهُ، وَمَنْ آمَنَ وَصَدَّقَ فَقَدْ ثَبَتَ عَلَيْهِ وَدَاوَمَ وَلَمْ يُجْبِرْ أَحَدًا مِنْ خَلْقِهِ عَلَى الْكُفْرِ وَلَا عَلَى الْإِيمَانِ وَلَا خَلَقَهُمْ مُؤْمِنًا وَلَا كَافِرًا وَلَكِنْ خَلَقَهُمْ أَشْخَاصًا وَالْإِيمَانُ وَالْكُفْرُ فِعْلُ الْعِبَادِ يَعْلَمُ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ يُكْفِرُ فِي حَالِ كُفْرِهِ كَافِرًا فَإِذَا آمَنَ ذَلِكَ عَلَيْهِ مُؤْمِنًا فِي حَالِ إِيْمَانِهِ وَأَحَبُّهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَغَيَّرَ عِلْمُهُ، وَصِفَتُهُ، وَجَمِيعُ أَعْمَالِ الْعِبَادِ مِنَ الْحَرَكَةِ وَالسُّكُونِ كَسِبَهُمْ عَلَى الْحَقِيقَةِ وَاللَّهُ تَعَالَى خَلَقَهَا وَهِيَ كُلُّهَا بِمَشِيئَتِهِ وَعِلْمِهِ وَقَضَائِهِ وَقُدْرَتِهِ وَالطَّاعَاتُ كُلُّهَا مَا كَانَتْ وَاجِبَةً بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَبِمَحَبَّتِهِ وَبِرِضَائِهِ وَمَشِيئَتِهِ وَقَضَائِهِ وَتَقْدِيرِهِ وَالْمَعَاصِي كُلُّهَا بِعِلْمِهِ وَقَضَائِهِ وَتَقْدِيرِهِ وَمَشِيئَتِهِ لِابْتِمَحَابَتِهِ وَلَا بِرِضَائِهِ وَلَا بِأَمْرِهِ لِعَنِي پيدا کی اللہ تعالیٰ نے ساری خلقت خالی کفر اور ایمان سے پھر خطاب کیا اور حکم کیا باتوں کا اور منع کیا پھر نہ مانا کافر نے اپنے اختیار اور انکار سے اور انکار کرنے سے (یعنی جو د کہتے ہیں دیدہ و دانستہ انکار کرنے کو) بسبب چھوڑنے اللہ کے اس کو (خذلان بالکسر مدد نہ کرنا اور توفیق نہ دینا اس سے معلوم ہوا کہ خذلان ضد ہے توفیق کی) اور مومن ہوا جو ایمان لایا ہے اپنے اختیار سے اور اقرار زبانی اور دل میں مان لینے سے بسبب توفیق اللہ کے اور اس کے مدد دینے کے اس کو نکالا اس نے اولاد آدم کو اس کی پشت سے چیونٹیوں کی شکل پھر ان کو عقل دی اور خطاب اور حکم کیا ان کو بھلائی کا اور منع کیا برائی سے پھر اقرار کیا انہوں نے اسکے پروردگار ہونے کا۔ پس ہوا یہ ان سے ایمان پیدا کئے جاتے ہیں اسی ایمان پر (یعنی یثاق کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے اولاد اس کی کو چیونٹیوں کی شکل نکال کر پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے اقرار کیا۔ یہی ان کا ایمان تھا اب جو پیدا ہوتا ہے اسی ایمان پر) اور جو کافر ہو جاتا ہے اس کے پیچھے وہ بدل ڈالتا ہے ایمان کو اور جو ایمان لاتا ہے اور تصدیق کرتا

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



ہے پس تحقیق وہ ثابت رہتا ہے اپنے اقرار پر اور نہیں زبردستی کرتا کسی کو کفر پر اور نہ ایمان پر۔ اور نہیں پیدا کیا ان کو مسلمان اور نہ کافر پر پیدا کیا ان کو شخص شخص اور ایمان اور کفر بندوں کا کام ہے جانتا ہے اللہ تعالیٰ کافر کو کفر کی حالت میں کافر۔ پھر جب وہ ایمان لاتا ہے جان لیتا ہے اس کو مومن ایمان لانے کے وقت اور دوست رکھتا ہے اس کو۔ پر علم اور صفت اسکی بدلتی نہیں اور سب کام بندوں کے حرکت اور سکون سے کئے ہوئے ہیں انہیں کے حقیقتاً اور اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اور یہ سب کام اللہ کے ارادہ اور علم اور حکم اور تقدیر سے ہیں اور سب عبادتیں تھوڑی یا بہت ثابت ہیں اللہ کے امر سے اور اس کی محبت اور خوشنودی سے (یعنی امر سے جیسے اللہ تعالیٰ کا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسولَ محبت سے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (پ ۲ سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۹۵) رضا سے جیسے قول اس کا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ (پ ۳۰ سورہ المینة آیت نمبر ۸) اور ارادہ اور حکم اور تقدیر سے اور سب گناہ اسکے علم اور حکم اور تقدیر اور ارادہ سے ہیں نہ محبت اور خوشنودی اور امر سے۔

### انبیاء کا معصوم ہونا

وَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كُلُّهُمْ مَنْزُحُونَ عَنِ الصَّغَائِرِ وَالْكِبَائِرِ وَالْكَفْرِ وَالْعَبَائِحِ وَكَانَتْ مِنْهُمْ زَلَّاتٌ وَخَطِيئَاتٌ لِعَنَىٰ أَوْ سَارَىٰ نَبِيٍّ ان پر درود اور سلام ہو سب پاک ہیں گناہوں صغیرہ اور کبیرہ اور کفر اور برائیوں سے اور ہوئی ہیں ان سے لغزشیں اور خطائیں (یعنی لغزش جیسے حضرت آدم علیہ السلام نے گیہوں کھایا اس خیال سے کہ درخت خاص کے کھانے کو منع کیا ہے، مطلق گیہوں کو نہیں یا اس خیال سے کہ فرشتہ ہونے اور ہمیشہ رہنے کیلئے جنت میں منع ہے مطلق کھانا منع نہیں جیسے شیطان نے بہکایا تھا اور خطا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گھونسا مارا ایک کو فرعون کی قوم سے وہ مر گیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## پنجمبر عرب کی تعریف

وَمُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَبِيبُهُ، وَعَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ، وَنَبِيُّهُ وَصَفِيُّهُ، وَنَقِيُّهُ، وَلَمْ يَعْبُدِ الصَّنَمَ وَلَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ تَعَالَى طَرَفَةً عَيْنٍ وَلَمْ يَرْتَكِبْ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً قَطُّ يَعْنِي أَوْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوسْتِ اس كے اور بندے اور رسول اور نبی اور مختار اور پاک کئے ہوئے اس کے ہیں انہوں نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی اور نہ شرک کیا ساتھ اللہ تعالیٰ کے ایک پلک مارنے تک اور کبھی گناہ صغیرہ اور کبیرہ نہیں کیا۔

## صحابہ کبار کی تعریف

أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْفَارُوقِيُّ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ النَّوْرَيْنِ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ كَانُوا عَابِدِينَ عَلَى الْحَقِّ وَمَعَ الْحَقِّ تَوَلَّاهُمْ جَمِيعًا وَلَا نَدُّ كُرُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلَّا بِخَيْرٍ يَعْنِي بَهِتْرَسَبِ آدَمِيوں سے بعد رسول اللہ ﷺ کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت ﷺ نے فرمایا سورج نہیں نکلا اور نہ ڈوبا بعد پنجمبروں اور رسولوں کے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے افضل پر بعد انبیاء کے) صدیق ہیں۔ (تفسیر کبیر میں لکھا ہے جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قصہ معراج کا سن کر کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اَشْهَدُ اَنَّكَ صِدِّيقٌ حَقًّا تب ہی سے ان کا نام صدیق ہوا) پھر حضرت عمر بن خطاب فاروق رضی اللہ عنہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی اور منافق حضرت ﷺ کے پاس جھگڑتے آئے۔ حضرت ﷺ نے حق بتایا یہودی کا۔ منافق نے کہا میں عمر رضی اللہ عنہ کو حاکم بناتا ہوں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



جب وہ ان کے پاس آئے تو یہودی نے کہا حضرت ﷺ نے میرا حق بتایا یہ ناراض ہو کر تمہارے پاس آیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منافق سے پوچھا۔ اس نے اقرار کیا۔ تب انہوں نے کہا ٹھہرو گھر سے ہو کر آتا ہوں۔ گھر سے تلوار لے کر آئے اور منافق کا سر کاٹ دیا اور کہا یہ اس شخص کا حال ہے جو خدا اور رسول کا انصاف کیا ہوا نہ مانے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے خوب جدا کیا حق کو باطل سے۔ اس روز سے ان کا نام فاروق ہوا۔ (فاروق کے معنی بہت فرق کرنے والا) پھر حضرت عثمان ذی النورین (یعنی ذوالنور دونور والے) وہ دونور حضرت ﷺ کی صاحبزادیاں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا تھیں کہ ان کو منسوب ہوئیں۔ جب وہ مریں حضرت نے فرمایا اگر تیسری ہوتی تو میں اسی کے ساتھ نکاح کر دیتا۔ پھر حضرت علی بن ابی طالب خوشنود ہو اللہ تعالیٰ ان سب سے عبادت کرنے والے حق پر اور حق کے ساتھ (یعنی بعض نسخوں میں عابریں ہے یعنی گذرنے والے تھے حق پر اور ثابت رہنے والے تھے حق کے ساتھ ہمیشہ) دوستی رکھتے ہیں ہم سب سے اور نہیں یاد کرتے ہم کسی کو اصحاب رسول ﷺ کے سے مگر ساتھ نیکی کے۔

### مسلمانوں کا گناہوں کے سبب کافر نہ ہونا

وَلَا تُكْفِرُ مُسْلِمًا بِذَنْبٍ مِّنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ كَانَتْ كَبِيرَةً إِذَا لَهُ يَسْتَحِلُّهَا  
وَلَا نُزِيلُ عَنْهُ اسْمَ الْإِيمَانِ وَنُسَمِيهِ مُؤْمِنًا حَقِيقَةً وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مُؤْمِنًا  
فَإِسْعًا غَيْرَ كَافِرٍ يَعْنِي أَوْرَئِمْ كَافِرٌ مُّهْرَاتِي هَم كَسِي مُسْلِمَان كَوِغْنَاه كَسَبِب سَس  
كِنَاهُ سَس أِكِر چِه كَبِيرَه هُؤِجِب تَلِك اس كُؤِحَال نَه جَانِي أَوْر نَهِيَمْ دُؤِر كَرْتِي هَمْ  
اس سَس اِيْمَان كَانَامْ أَوْر نَام رَكْهْتِي هِيَمْ هَمْ اس كَا مُسْلِمَان حَقِيقَتَا أَوْر هُؤِسَكْتَا هِيَمْ كَه كُؤِي  
مُسْلِمَان كِنَاه كَبِيرَه كَرِي أَوْر كَافِر نَه هُؤِي۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## مسلمان کا گناہوں کے سبب دوزخ میں جانے یا نہ جانے کا حکم

وَأَلْمَسَهُ عَلَى الْخَفِينِ سَنَةً وَالصَّلَاةُ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
جَائِزَةٌ وَلَا نَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَضُرُّهُ الذُّنُوبُ وَلَا نَقُولُ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ النَّارَ وَلَا  
نَقُولُ إِنَّهُ يُخَلَّدُ فِيهَا وَإِنْ كَانَ فَاسِقًا بَعْدَ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ الدُّنْيَا مُؤْمِنًا وَلَا نَقُولُ  
حَسَنَاتِنَا مَقْبُولَةٌ وَسَيِّئَاتِنَا مَقْفُورَةٌ كَقَوْلِ الْمُرْجِيَةِ وَلَكِنْ نَقُولُ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا  
حَسَنًا بِجَمِيعِ شَرَائِطِهَا خَالِيَةً عَنِ الْعُيُوبِ الْمُفْسِدَةِ وَلَمْ يُبْطِلْهَا حَتَّى يُخْرَجَ  
مِنَ الدُّنْيَا مُؤْمِنًا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُضِيعُهَا بَلْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَيُثَبِّتُهَا عَلَيْهِ وَمَا  
كَانَ مِنَ السَّنَنِ دُونَ الشِّرْكِ وَالْكَفْرِ وَلَمْ يَتَّبِعْهَا صَاحِبُهَا حَتَّى مَاتَ  
مُؤْمِنًا فَإِنَّهُ فِي مَشِيئَةِ اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَلَمْ يُعَذِّبْهُ بِالنَّارِ  
أَبَدًا وَالرِّيَاءُ إِذَا وَقَعَ فِي عَمَلٍ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّهُ يُبْطِلُ أَجْرَهُ وَكَذَلِكَ الْعُجْبُ  
يعنى اور مسح کرنا موزوں پر سنت ہے اور نماز پڑھنا پیچھے ہر نیک و بد مسلمان کے روا  
ہے اور یہ نہیں کہتے ہم کہ گناہ مسلمان کو ضرر نہیں کرتا اور ہم نہیں کہتے کہ وہ دوزخ  
میں نہیں جائے گا اور یہ نہیں کہتے ہم کہ وہ ہمیشہ رہے گا اس میں اگرچہ بدکار ہو۔  
پر گیا ہو دنیا سے مسلمان اور ہم یہ نہیں کہتے کہ نیکیاں ہماری خواہ مخواہ مقبول اور گناہ  
ہمارے معاف ہیں جیسے مرجیہ کہتے ہیں۔ پر کہتے ہیں ہم جو نیک کام کریں گا ساتھ  
سب شرطوں کے خالی تباہ کرنے والے عیبوں سے اور نہ باطل کرے گا اس کو یہاں  
تک کہ جائے گا دنیا سے مسلمان تو اللہ تعالیٰ نہیں ضائع کرے گا اس کو۔ بلکہ قبول  
کرے گا اس سے اور جزا دے گا اس کو اس کے اوپر اور جو گناہ چھوٹا ہو شرک اور  
کفر سے اور اس سے توبہ نہ کی ہو کرنیوالے مسلمان نے مرتے دم تک تو وہ اللہ کے  
ارادہ میں ہے چاہے تو عذاب کرے اور چاہے بخشے اور دوزخ میں نہ ڈالے گا اس  
کو ہمیشہ کیلئے اور جب دیکھا واقع ہو کسی کام میں عبادات سے تو بیشک تباہ کرتا ہے  
اس کے ثواب کو اور یہی حال ہے خود پسندی کا۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

## معجزہ اور کرامت

وَالْآيَاتُ لِلرَّبِّاءِ وَالْكَرَامَاتُ لِلْأَوْلِيَاءِ حَقٌّ وَأَمَّا الَّتِي تَكُونُ لِأَعْدَائِهِ  
مِثْلَ إِبْلِيسَ وَفِرْعَوْنَ الدَّجَالِ كَمَا رُوِيَ فِي الْأَخْبَارِ أَنَّهُ كَانَ وَيَكُونُ لَهُمْ فَلَا  
نُسَمِيهَا آيَاتٍ وَلَا كَرَامَاتٍ وَلَكِنْ نُسَمِيهَا قَضَاءَ حَاجَاتِهِمْ وَذَلِكَ لِأَنَّ اللَّهَ  
تَعَالَى يَقْضِي حَاجَاتِ أَعْدَائِهِ إِسْتِدْرَاجًا لَهُمْ وَعَقُوبَةً لَهُمْ فَيَغْتَرُونَ وَيَزْدَادُونَ  
طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَذَلِكَ كُفْلُهُ جَائِزٌ وَمُمْكِنٌ يَعْنِي أَوْرَ مَعْجَزَةِ نَبِيِّنَ كَمَا كَرَامَاتِهِ  
وَلِيُونَ كِي حَقِّ هِي۔ اور وہ كام عادت كے برخلاف جو اللہ كے دشمنوں سے ہوتے  
ہیں جیسے شیطان اور فرعون اور دجال سے۔ چنانچہ حدیثوں میں آیا ہے کہ ہوئے  
ہیں اور ہوں گے ان كا نام ہم آیات اور كرامات نہیں ركھتے (یعنی خلاف عادت كی  
باتیں شیطان سے جیسے ایک دم بھر میں ساری زمین پر پھیلنا اور بہکانا سارے مشرق  
اور مغرب كے لوگوں كو ایک وقت میں اور آدمی كے بدن میں خون كی طرح دوڑنا  
اور فرعون سے جیسے جاری ہونا رود نیل كا اس كے حکم كے موافق اور ٹھہر جانا اس كے  
گھوڑے كی ٹانگوں كا اور گھٹ جانا چڑھتے اترتے وقت اس كے قصر كا موافق خواہش  
كے اور دجال سے جیسے مارنا جلانا آدمیوں كا) لیکن ان كو قضا حاجات كہتے ہیں اور  
یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ حاجت روائی كرتا ہے اپنے دشمنوں كی فریب دینے كیلئے دنیا  
میں اور عذاب كیلئے آخرت میں۔ پھر وہ دھوكا كھاتے ہیں اور زیادہ سرکشی اور كفر  
كرتے ہیں (یعنی جیسے فرعون كا حال ہوا۔ چنانچہ اس نے چار سو برس عیش كیا اور  
اسكے باورچی خانہ كا ایک پیالہ ٹوٹا۔

فائدہ بعضے نسخہ میں ہے عصیان و كفر یعنی پھر وہ بڑھتے ہیں برائی میں

اور كفر میں) اور یہ سب جائز ہیں اور عقل سے كچھ دور نہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## دیدارِ ذاتِ باری کی کیفیت

وَكَانَ اللَّهُ تَعَالَى خَالِقًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ وَرَازِقًا قَبْلَ أَنْ يَرْزُقَ وَاللَّهُ تَعَالَى يُرَى فِي الْأَخِرَةِ وَيَرَاهُ الْمُؤْمِنُونَ وَهُمْ بِالْجَنَّةِ بِأَعْيُنِ رُءُوسِهِمْ بِلَا تَشْبِيهِ وَلَا كَمِثِيَّةٍ وَلَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ مَسَافَةٌ (یعنی اور اللہ تعالیٰ میں صفتِ خالقیت کی پہلے پیدا کرنے خالق سے تھی اور رزاق تھا پہلے رزق دینے سے) (یعنی جیسے آدمی میں صفتِ سخاوت کی ہے اگرچہ کوئی لینے والا نہ ہو) اور اللہ تعالیٰ دیکھا جائے گا آخرت میں۔ اور دیکھیں گے اس کو مسلمان بہشت میں سر کی آنکھوں سے بغیر تشبیہ کے (یعنی جسم اور صورت نہ ہوگی) اور کیفیت کے (یعنی جہت اور مکان میں مقابل ہو کر نظر نہیں آئے گا) اور نہ ہوگی اس میں اور اس کی خلق میں کچھ دوری۔

## تعریفِ ایمان

وَالْإِيمَانُ هُوَ الْإِقْرَارُ وَالتَّصَدِيقُ وَإِيمَانُ أَهْلِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ وَالْمُؤْمِنُونَ مُسْتَوُونَ فِي الْإِيمَانِ وَالتَّوْحِيدِ مُتَفَاضِلُونَ فِي الْأَعْمَالِ وَالْإِسْلَامُ هُوَ التَّسْلِيمُ وَالْإِقْبَادُ لَا وَامِرِ اللَّهِ تَعَالَى فَمِنْ طَرِيقِ اللَّفْظِ فَرَقَ بَيْنَ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ۔

## ایمان اور اسلام میں فرق

وَلَكِنْ لَا يَكُونُ الْإِيمَانُ بِلَا إِسْلَامٍ وَلَا يُوْجَدُ الْإِسْلَامُ بِلَا إِيْمَانٍ فَهَمَا كَالظَّهْرِ مَعَ الْبُطْنِ وَالِدِّينِ إِسْمٌ وَقَعَ عَلَى الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالشَّرَائِعِ كُلِّهَا نَعْرِفُ اللَّهَ تَعَالَى حَقَّ مَعْرِفَتِهِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِهِ بِجَمِيعِ صِفَاتِهِ وَلَيْسَ يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَعْبُدَ اللَّهَ تَعَالَى حَقَّ عِبَادَتِهِ كَمَا هُوَ لَهُ، وَلَكِنَّهُ يَعْبُدُ بِأَمْرِهِ كَمَا أَمْرُو يَسْتَوِي الْمُؤْمِنُونَ كُلُّهُمْ فِي الْمَعْرِفَةِ وَالْيَقِينِ وَالتَّوَكُّلِ وَالْمُحِبَّةِ وَالرِّضَاءِ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



وَالْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ وَالْإِيمَانِ فِي ذَلِكَ وَيَتَفَاوَتُونَ فِيمَا دُونَ الْإِيمَانِ فِي ذَلِكَ  
گلبہ یعنی اور ایمان وہ اقرار کرنا زبان سے ہے اور جی میں مان لینا اور ایمان  
آسمان والوں اور زمین والوں کا نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے اور مسلمان سب برابر  
ہیں اصل ایمان اور وحدانیت میں (یعنی اصل ایمان کم زیادہ نہیں ہوتا مگر مراتب  
بڑھتے گھٹتے ہیں۔ ایمان گویا بینائی ہے اور کفر نابینائی پس آنکھوں والے ہونے  
میں سب مسلمان برابر ہیں کوئی اندھا نہیں) کم و بیش ہیں عمل کرنے میں اور اسلام  
کہتے ہیں مان لینا دل میں اور بجالانا حکموں اللہ کا ظاہر میں۔ پس لغت کی راہ سے  
ایمان اور اسلام کے معنوں میں فرق ہے (لغت میں ایمان کہتے ہیں جی میں یقین  
کرنے کو اور اسلام کہتے ہیں حکم مان لینے کو۔ خواہ جی سے یا زبان یا ہاتھ پاؤں  
سے۔ یعنی اسلام عام ہے یہاں سے حق تعالیٰ فرماتا ہے قَالَتِ الْأَعْرَابُ امَّا قُلْ  
لَمْ تُوْمِنُوْا وَلٰكِنْ قَوْلُوْا اَسْلَمْنَا (پ ۲۶ سورہ حجرات آیت نمبر ۱۴) یعنی اعراب  
بولے ہم ایمان لائے کہ تم ایمان نہیں لائے مگر زبان سے تم نے اقرار کیا مگر شرع  
میں ایمان بغیر اسلام کے نہیں ہوتا اور نہ پایا جاتا ہے۔ اسلام بغیر ایمان کے۔ پس  
وہ دونوں گویا ابرہ استر ہیں ایک چیز کے۔ اور دین کہتے ہیں (یعنی شرع میں کہتے  
ہیں اقرار کرنا زبان سے اور دل سے مان لینا جیسا کہ وہ ہے ساتھ تمام ناموں اور  
صفتوں کے یہ بات اس میں پائی جائے گی جو قبول کرے گا اللہ کے جملہ احکام بغیر  
تصدیق دل کے مقبول نہیں ہوتا) ایمان کو اور اسلام کو بھی اور سب شریعتوں کو بھی  
پہچانتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کو جیسا چاہیے ہم کو جس طرح پر بیان کیا ہے اللہ نے آپ  
کو اپنی کتاب میں ساتھ سب صفتوں کے یعنی اور وہ جو مشہور ہے مَا عَرَفْنَاكَ حَقًّا  
مَعْرِفَتِكَ یعنی نہیں پہچانتا ہم نے تم کو جیسا چاہیے اس کے معنی یہ ہیں کہ تیری ذات  
حقیقتاً ہم کو معلوم نہیں اور نہیں قدرت ہے کسی میں کہ عبادت کرے اللہ تعالیٰ کی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جیسے کہ چاہیے جس عبادت کے وہ لائق ہے مگر وہ عبادت کرتا ہے اللہ کے حکم سے جیسا کہ اس کو حکم ہے۔ اور ہیں سب مسلمان علم اور یقین اور بھروسا کرنے اور محبت اور رضا مندی اور خوف اور امید میں یعنی معرفت سے مراد علم اس کا ہے ساتھ اسماء اور صفات کے اور یقین وہ علم ہے کہ جس میں جانب خلاف کا احتمال نہ ہو ایمان کی قوت سے اور توکل اللہ ہی پر ہے بھروسا کرنا اور محبت سے مراد اللہ و رسول کی اطاعت اور رضاء سے مراد پسند رکھنا تقدیر کو بھلائی ہو یا مصیبت اور خوف سے مراد ڈرنا عذاب اور غضب اس کے سے اور رجا سے مراد شوق امید دونوں لازم ملزوم ہیں۔ اگر رجا کے ساتھ خوف نہ ہو تو اس کو امن کہتے ہیں۔ اگر خوف کے ساتھ رضا نہ ہو تو اس کو یاس کہتے ہیں) اور ایمان میں بیچ برابر ہونے ان چیزوں کے (یعنی سب مسلمان اس اعتقاد میں برابر ہیں معرفت یقین توکل وغیرہ میں) اور کم اور زائد ہوتے ہیں (مثلاً کسی میں کم توکل ہے۔ کسی میں زائد مگر اصل ایمان میں سب برابر ہیں) لوگ سوا ایمان کے ان سب چیزوں میں۔

### ثواب و عذاب گنہگاراں

وَاللّٰهُ تَعَالٰی مُتَفَضِّلٌ عِبَادِهِ عَادِلٌ قَدْ يُؤْتِيْ مِنْ الثَّوَابِ اَضْعَافَ مَا يَسْتَوْجِبُهُ الْعَبْدُ تَفَضُّلاً مِنْهُ وَقَدْ يُعَاقِبُ عَلٰى الذَّنْبِ عَدْلًا مِنْهُ وَقَدْ يَعْغُوْا فَضْلًا مِنْهُ يَعْنِيْ اُوْر اللّٰهُ تَعَالٰی فَضْلٌ وَّالَا هِيَ اِيْنِيْ بِنْدُوْنِ بِرْ مُنْصَفٍ هِيَ كَبْهِيْ دِيْتَا هِيَ دُوْ كِنَا چُوْ كِنَا ثُوَابِ بِنْدِيْ كِيْ حَقِّ سِيْ اِيْنِيْ فَضْلٍ سِيْ اُوْر كَبْهِيْ عَذَابِ كِرْتَا هِيَ كِنَا هِيَ اِيْنِيْ اِنْصَافٍ سِيْ۔ اُوْر كَبْهِيْ بِنْحَشَا هِيَ اِيْنِيْ فَضْلٍ سِيْ۔

### شفاعت گنہگاراں

وَشَفَاعَةُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَقٌّ وَشَفَاعَةُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



لِلْمُؤْمِنِينَ الْمُذْنِبِينَ وَالْأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنْهُمْ الْمُسْتَوْجِبِينَ الْعِقَابِ حَقٌّ لِعَنَى اور  
بخشوانا نبیوں (ﷺ) کا قیامت میں برحق ہے اور بخشوانا ہمارے پیغمبر ﷺ کا  
گنہگار مومنوں کو اور گناہ کبیرہ کرنے والے مسلمانوں کو جو لائق عذاب کے ہیں حق ہے۔

### اعمال کا تولنا اور حوض کوثر کا برحق ہونا

وَوَزَنُ الْأَعْمَالِ بِالْمِيزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَقٌّ وَحَوْضُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ حَقٌّ وَالْقِصَاصُ فِي مَا بَيْنَ الْخُصُومَةِ بِالْحَسَنَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَقٌّ فَإِنْ  
لَمْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَسَنَاتُ فَطَرَحُ السِّنَاتِ عَلَيْهِمْ حَقٌّ جَائِزٌ لِعَنَى اور تولنا اعمال کا  
ترازو میں قیامت کے دن حق ہے اور حوض کوثر پیغمبر ﷺ کیلئے حق ہے (یعنی  
حدیث شریف میں آیا ہے۔ میرا حوض مہینے کی راہ کا ہے کنارے اس کے برابر ہیں  
پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے خوشبو اس کی مشک سے بہتر ہے کوزے اس کے جیسے  
آسمان کے تارے جو پئے کبھی پیاسا نہ ہو) اور بدلہ جھگڑنے والے لوگوں میں نیکیوں  
کے ساتھ قیامت میں حق ہے پھر اگر ان کی نہ ہوں گی نیکیاں تو برائیوں کا ان پر پڑنا  
حق ہے اور جائز (یعنی حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا: جس  
پر حق العبد ہو وہ آج بخشوالے پہلے اس سے کہ اس کے پاس درم دینا نہ رہیں کہ  
قیامت میں اگر نیکیاں والا ہے تو بندہ کے حق کے عوض اس کی نیکیاں دلائی جائیں  
گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہیں تو حق والے کی برائیاں اس کے سر پر  
ڈالی جائیں گی پھر روزخ میں ڈالا جائے گا)۔

### بہشت اور روزخ کا مخلوق ہونا

وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخْلُوقَتَانِ الْيَوْمَ لَا تَغْيِيَانِ أَبَدًا وَلَا تَمُوتُ الْحُورُ الْعِينُ  
أَبَدًا وَلَا يَفْنِي عِقَابُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا ثَوَابُهُ سَرْمَدًا وَاللَّهُ تَعَالَى يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فَضْلًا مِنْهُ وَيُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ عَدْلًا مِنْهُ وَأَضْلَالَهُ، خُذْلَانُهُ، وَتَفْسِيرُ الْخُذْلَانِ أَنْ لَا يُؤَفِّقَ الْعَبْدَ عَلَى مَا يَرْضَاهُ عَنْهُ وَهُوَ عَدْلٌ مِنْهُ وَكَذَا عَقُوبَةُ الْمُخْذُولِ عَلَى الْمَعْصِيَةِ يَعْنِي أَوْرِ دُوزَخٍ پیدائے ہوئے ہیں اب موجود ہیں، کبھی ان کو فنا نہیں اور نہ مرے گیں حوریں بڑی آنکھوں والیاں اور نہ کبھی فنا ہوگا عذاب اللہ تعالیٰ کا اور نہ ثواب اس کا (یعنی عذاب دوزخیوں سے اور ثواب بہشتیوں سے بعد حساب کتاب کے موقوف نہ ہوگا) اور اللہ تعالیٰ راہ بتاتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے اور گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنے انصاف سے اور گمراہ کرنا اللہ کا کیا ہے خذلان اس کا۔ اور معنی خذلان کے توفیق نہ دینا اللہ کا بندے کو اس چیز پر جس چیز سے راضی ہے اور یہ انصاف ہے اس کا اور ایسے ہی عذاب کرنا توفیق نہ دیئے ہوئے کا گناہ پر انصاف ہے (یعنی انصاف ہے ظلم نہیں۔ ظلم کہتے ہیں غیر کے مال میں تصرف کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے مال میں تصرف کرتا ہے نہ غیر کے۔

### شیطان اور ایمان

وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَقُولَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْلُبُ الْإِيمَانَ مِنَ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ قَهْرًا وَجَبْرًا لَكِنْ يَقُولُ الْعَبْدُ يَدْعُ الْإِيمَانَ فَيَسْلُبُ مِنْهُ الشَّيْطَانُ يَعْنِي أَوْرِ يَهُ كَهِنَا جَائِزٌ نَهِيں كَه شِيْطَانِ تَحْمِيْنِ لَه جَاتَا هَه اِيْمَانِ كَه مُسْلِمَانِ بِنْدَه سَه زَبْرُوسْتِي اُور زُورَه سَه لِيَكِنِ يُوں كَهَبَه كَه بِنْدَه چھوڑ ديتا هَه اِيْمَانِ كَه۔ پھر له اڑتا هَه اس سَه شِيْطَانِ۔

### سوال منکر نکیر اور عذاب قبر وغیرہ کا برحق ہونا

وَسُؤَالُ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ حَقٌّ كَانِيْنٌ فِي الْقَبْرِ وَاعَادَةُ الرُّوْحِ اِلَى الْجَسْمِ فِي قَبْرِهٖ حَقٌّ وَضَغْطَةُ الْقَبْرِ وَعَذَابُهٗ، حَقٌّ كَانِيْنٌ لِلْكَفَّارِ كُلِّهْمُ وَكِبْعُضِ عَصَاةِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَعْنِي اُور سُوَالِ مُنْكَرٍ اُور نَكِيْرٍ كَه قَبْرِ مِيں هُونَه وَالاَحْتِقَ هَه اُور پھر پڑنا رُوْحِ كَه جَسْمِ مِيں گُور كَه بِيْجِ حَقِّ هَه۔ اُور تَنگِي گُور كِي اُور عَذَابِ اس كَه حَقِّ هَه هُونَه وَالا هَه

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari









عَلَيْهِ وَالِاهِ وَسَلَّمَ وَفَاطِمَةُ وَرُقِيَّةُ وَزَيْنَبُ وَأُمُّ كَلثُومٌ كُنَّ جَمِيعًا بَنَاتِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالِاهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي أُمَّ بَابِ يَنْغْبِرُ خَدَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِرًا مَرَّةً -  
اور ابوطالب چچا حضرت ﷺ کا کافر مرا۔ اور حضرت قاسم علیہ السلام اور حضرت طاہر  
علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے بیٹے پیغمبر خدا ﷺ کے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا  
اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سب بیٹیاں  
تھیں۔ رسول خدا ﷺ کی (یعنی حضرت کی چاروں بیٹیاں اور حضرت قاسم علیہ السلام  
اور حضرت طاہر علیہ السلام حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت ابراہیم ماریہ قبٹیہ رضی اللہ عنہا  
سے ستر دن کے ہو کر فوت ہوئے۔

### شبہ کے وقت اعتقاد کا حکم

وَإِذَا أُشْكِلَ عَلَى الْإِنْسَانِ شَيْءٌ مِنْ دَقَائِقِ عِلْمِ التَّوْحِيدِ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي لَهُ  
أَنْ يَعْتَقِدَ فِي الْحَالِ مَا هُوَ الصَّوَابُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى أَنْ يَجِدَ عَالِمًا فَيَسْأَلَهُ  
وَلَا يَسَعُهُ تَأْخِيرُ الطَّلَبِ وَلَا يُعْذَرُ بِالْوَقْفِ وَيَكْفُرَانِ وَقَفَ كَعْنِي أَوْرِجِب شِبْه  
آئے مسلمان آدمی کو کسی چیز میں علم کلام کے دقیقوں میں تو اس کو ضرور ہے کہ  
اعتقاد کرے بالفعل اجمالاً اس چیز کا جو حق ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جب تک کہ  
پائے کسی عالم کو تو پوچھ کر اعتقاد تفصیلی کرے اور نہیں جائز ہے اس کو دیر کرنا طلب  
میں تردد کے وقت اور عذر قبول نہیں توقف کرنے میں اور کافر ہو جاتا ہے آدمی اگر  
توقف کرے (یعنی جس چیز میں شک ہو اور وہ ایمان کی بات ہے اور اپنے شک کو  
پوچھنے سے رفع نہ کرے باوجود قدرت کے تو کافر ہے)

۱۔ رسول اللہ ﷺ کے والدین اور ان کے چچا ابوطالب کا مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ تحقیق کیلئے دیکھو  
میری کتاب سوانح عمری رسول مقبول ﷺ اسی واسطے محققین نے اس کتاب کو امام صاحب کی  
تصنیف نہیں تسلیم کیا جس کی تحقیق کتاب مذکور میں بالتفصیل ہے۔ نیز بعض نسخوں میں یہ  
عبارت ہی نہیں ہے (مصنف)

Click For More Books

## معراج اور آثار قرب قیامت کا حق ہونا

وَخَبَرَ الْمِعْرَاجِ حَقٌّ وَمَنْ رَدَّهُ، فَهُوَ مُبْتَدِعٌ ضَالٌّ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ  
وَيَأْجُوجَ وَمَا جُوجَ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
مِنَ السَّمَاءِ وَسَائِرُ عَلَامَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَلَى مَا وَرَدَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ الصَّحِيحَةُ حَقٌّ  
كَانَ وَاللَّهُ تَعَالَى يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - یعنی اور خبر معراج کی  
حق ہے اور جو اس کو نہ مانے وہ بدعتی گمراہ ہے (یعنی معراج حضرت ﷺ کو جاگتے  
میں اسی بدن کے ساتھ ہوا تھا۔ پہلے آسمان پر تشریف لے گئے پھر جہاں اللہ تعالیٰ  
نے چاہا) اور نکلنا دجال اور یاجوج اور ماجوج کا اور نکلنا سورج کا مغرب کی طرف  
سے اور اترنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور باقی نشانیاں قیامت کی جیسا کہ  
وارد ہوا ہے صحیح حدیثوں میں حق ہے۔ مقرر ہونے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا  
ہے۔ جس کو چاہتا ہے راہ سیدمی کی۔

## وصیت نامہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

### بارہ خصائل مذہب حقہ کا بیان

لَمَّا مَرَضَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ اِعْلَمُوا أَصْحَابِي وَأَخْوَانِي  
وَفَقَّكُمْ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ فِي مَذْهَبِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اثْنِي عَشَرَ نَوْعًا مِنْ  
الْخِصَالِ فَمَنْ كَانَ يَسْتَقِيمُ عَلَى هَذِهِ الْخِصَالِ لَا يَكُونُ مُبْتَدِعًا وَلَا يَكُونُ  
صَاحِبَ الْهَوَاءِ فَعَلَيْكُمْ أَصْحَابِي وَأَخْوَانِي أَنْ تَكُونُوا فِي هَذِهِ الْخِصَالِ حَتَّى  
تَكُونُوا فِي شَفَاعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
یعنی کہتے ہیں۔ جب بیمار ہوئے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تو فرمایا: جانو میرے یارو اور بھائیو  
(بھائی سے دینی بھائی مراد ہیں بقول اللہ تعالیٰ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ) خداتم کو

Click For More Books



توفیق دے کہ مذہب اہلسنت و جماعت میں بارہ خصلتیں ہیں جو ٹھہرے ان پر وہ بدعتی نہیں۔ (بدعتی جو دین کے کاموں میں نئی رسمیں نکالے) اور نہ جی کے چاؤ والا (یعنی جو جی چاہے سو اپنی حرص پوری کرنے شرع کے مخالف اور موافق پر دھیان نہ کرے) سو تم پر لازم ہے میرے یارو اور بھائیو کہ ان خصلتوں کو مضبوط پکڑو تا کہ ہوؤ تم بیچ شفاعت محمد رسول اللہ ﷺ کے قیامت کے دن۔

## پہلی فصل

### ایمان کی حقیقت

أُولَٰهَا الْإِيمَانُ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ وَالْإِقْرَارُ وَحْدَهُ لَا يَكُونُ إِيْمَانًا لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ إِيْمَانًا لَكَانَ الْمُنْفِقُونَ كُلُّهُمْ مُؤْمِنِينَ وَكَذَلِكَ الْمَعْرِفَةُ وَحْدَهَا لَا تَكُونُ إِيْمَانًا لِأَنَّهُ لَوْ كَانَتْ إِيْمَانًا لَكَانَتْ أَهْلُ الْكِتَابِ كُلُّهُمْ مُؤْمِنِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي حَقِّ الْمُنَافِقِينَ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ وَقَالَ فِي حَقِّ أَهْلِ الْكِتَابِ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ أَلَيْسَ لِيَعْنَى إِيْمَانُ كَمَا هِيَ زَبَانٌ سَ كَهْنَا أَوْرَدَلْ سَ مَا نَا جُو كَچھ پینمبر خدا ﷺ پر اترا اور فقط زبان سے کہنے کا نام ایمان نہیں ورنہ منافق لوگ مومن ہوتے اور اسی طرح فقط دل سے جاننا ایمان نہیں ورنہ سارے اہل کتاب مومن ہوتے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے منافقوں کے حق میں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں (یعنی وہ دل سے نہیں مانتے گو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم نے خدا اور رسول کو مانا) اور کہا اہل کتاب کے حق میں وہ نبی کو ایسا جانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو (یعنی فقط دل سے جان لینا اور پہچاننا کفایت نہیں کرتا ماننا بھی ضرور ہے)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## ایمان کی کمی بیشی کا بیان

الْإِيمَانُ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ لِأَنَّهُ لَا يَتَّصَرُّ زِيَادَةً إِلَّا بِنُقْصَانِ الْكُفْرِ وَلَا يَتَّصَرُّ نَقْصَانًا إِلَّا بِزِيَادَةِ الْكُفْرِ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الشَّخْصُ الْوَاحِدُ فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ مُؤْمِنًا وَكَافِرًا حَقًّا وَلَيْسَ فِي إِيْمَانِ الْمُؤْمِنِ شَكٌّ كَمَا أَنَّهُ لَيْسَ فِي كُفْرِ الْكَافِرِ شَكٌّ كَقَوْلِهِ تَعَالَى 'أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا وَأُولَئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ حَقًّا وَالْعَاصُونَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنُونَ حَقًّا وَلَيْسُوا بِكَافِرِينَ' یعنی ایمان زیادہ اور کم نہیں ہوتا کیونکہ زیادتی ایمان کی دھیان میں نہیں آتی۔ مگر اس طرح کہ کفر کی کمی ہو اور اسی طرح ایمان کی کمی نہیں ہو سکتی۔ مگر اس طرح پر کہ کفر کی اس میں زیادتی ہو اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی ایک ہی حال میں مومن اور کافر حقیقتاً دونوں ہو۔ (یعنی جب ایمان اور کفر میں ضد ہوئی تو ایک شخص میں ایک ہی حالت میں دونوں امور اکٹھے کیونکر پائے جائیں گے۔ اسی واسطے گھٹنا بڑھنا نہیں ہو سکتا) اور مومن کے ایمان میں شک نہیں ہوتا ہے جیسا کہ کافر کے کفر میں۔ چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ لوگ مومن برحق ہیں اور وہ لوگ کافر برحق ہیں۔ اور گنہگار لوگ امت محمدیہ کے یقیناً مسلمان ہیں اور کافر نہیں ہیں۔

## دوسری فصل

### ایمان اور عمل میں فرق

الْعَمَلُ غَيْرُ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ غَيْرُ الْعَمَلِ بِدَلِيلِ أَنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَوْقَاتِ يَرْتَفِعُ الْعَمَلُ عَنِ الْمُؤْمِنِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ ارْتَفَعَ عَنْهُ الْإِيمَانُ فَإِنَّ الْحَافِضَ تَرْتَفَعُ عَنْهَا الصَّلَاةُ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ رَفَعَهَا الْإِيمَانُ أَوْ أَخْرَجَهَا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>





جاتی رہی (یعنی توحید خدا کو ایک جاننے کا نام ہے، کوئی اور ساجھی نہ ٹھہرائے۔  
جیسا یہاں تقدیر خیر شر کو خدا کی بنائی نہیں جانتا تو اور کسی کو ٹھہرائے گا۔

## تیسری فصل

### اعمال بندگان کے اقسام

نُقِرْبَانُ الْأَعْمَالِ ثَلَاثَةٌ فَرِيضَةٌ وَفَضِيلَةٌ وَمَعْصِيَةٌ یعنی ہم اقرار کرتے  
ہیں اس بات کا کہ بندوں کے کام تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک فرض، جس کا  
کرنا ضروری ہے۔ دوسری فضیلت (یعنی محض ثواب کے کام کہ جن کے کرنے میں  
عذاب یقیناً نہیں) تیسرے برے کام (یعنی جن کے کرنے میں یقیناً عذاب ہے)

### پہلی قسم کا بیان

فَالْفَرِيضَةُ بِأَمْرِ اللَّهِ وَمَشِيئَتِهِ وَمَحَبَّتِهِ وَرِضَائِهِ وَقَضَائِهِ وَتَكْدِيرِهِ وَإِرَادَتِهِ  
وَتَوْفِيقِهِ وَتَخْلِيفِهِ وَحُكْمِهِ وَعَلَيْهِ وَكِتَابَتِهِ فِي الْوَجْهِ الْمَحْفُوظِ یعنی سو فرض تو  
ہوتا ہے خدا کے امر سے اور مشیت اور محبت اور رضا مندی اور قضا اور تقدیر اور ارادہ  
اور توفیق اور پیدا کرنے اور حکم اور علم اور اس کے لکھنے سے لوح محفوظ میں۔

### دوسری قسم کا بیان

وَأَمَّا الْفَضِيلَةُ فَلَيْسَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَكِنْ بِمَشِيئَتِهِ وَمَحَبَّتِهِ وَرِضَائِهِ  
وَقَضَائِهِ وَتَكْدِيرِهِ وَتَوْفِيقِهِ وَتَخْلِيفِهِ وَإِرَادَتِهِ وَحُكْمِهِ وَعَلَيْهِ وَكِتَابَتِهِ فِي الْوَجْهِ  
الْمَحْفُوظِ یعنی اور فضیلت کے کام خدا کے امر سے نہیں۔ پر مشیت اور محبت اور رضا  
مندی اور تقدیر اور توفیق دینے اور پیدا کرنے اور ارادہ اور حکم اور علم اور لکھنے سے  
لوح محفوظ میں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## تیسری قسم کا بیان

وَأَمَّا الْمَعْصِيَةُ لِهَيْتُ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَلَكِنْ بِمَشِيَّتِهِ لَا بِمَحَبَّتِهِ  
وَبِقَضَائِهِ لَا بِرِضَائِهِ وَبِتَقْدِيرِهِ لَا بِتَوْفِيقِهِ وَبِخِذْلَانِهِ وَيُوَعِّدُ لَهَا لَأَنَّهُ فِي عِلْمِهِ  
وَكِتَابَتِهِ فِي الْكُتُبِ الْمَحْفُوظَةِ يَعْنِي أَوْرَاقَهُ كَمَا خَلَقَ خَلْقَ الْوَسْطِيِّ فِي الْأَرْضِ  
مَشِيَّتٌ سَيِّئَةٌ هِيَ - محبت (یعنی امر محبت رضا مندی توفیق پہلے کاموں میں ہوتی ہے۔  
مشیت قضا تقدیر علم لکھا بھلے برے دونوں میں مواخذہ و خذلان حکومت اور سیاست  
برے کاموں میں) سے نہیں اور قضا سے ہیں۔ رضا سے نہیں تقدیر سے ہیں۔ توفیق  
سے نہیں خذلان سے ہیں اور اس پر مواخذہ ہے کیونکہ خدا جانتا ہے اور لوح محفوظ  
میں لکھا ہے۔

## چوتھی فصل

### استوائے عرش کا بیان

نُقْرِبُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ لَهُ حَاجَةٌ  
وَاسْتِقْرَارٌ عَلَيْهِ وَهُوَ الْحَافِظُ لِلْعَرْشِ وَغَيْرِ الْعَرْشِ فَلَوْ كَانَ مُحْتَاجًا لَمَا قَدَرَ  
عَلَىٰ إِجْعَادِ الْعَالَمِ وَتَدْبِيرِهِ كَالْمَخْلُوقِ وَلَوْ صَارَ مُحْتَاجًا إِلَى الْجُلُوسِ وَالْقَرَارِ  
فَقَبْلَ خَلْقِ الْعَرْشِ أَيْنَ كَانَ اللَّهُ تَعَالَىٰ مُنْزَةً عَنِ ذَلِكَ عَلُوًّا كَبِيرًا يَعْنِي اِقْرَارِ  
کرتے ہیں ہم کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے مگر اس کو اس کے ساتھ کچھ حاجت نہیں اور  
نہ ٹھہراؤ اس پر (یعنی ٹھہراؤ کام جسم کا ہے اور اللہ جسم سے پاک ہے) اور اس کی  
حفاظت میں ہے عرش اور اس کے سوا بھی اگر محتاج ہوتا تو تمام عالم کو پیدا نہ کر سکتا  
اور نہ اس کی تدبیر ہو سکتی مثل مخلوق کے اور جو ہوتا محتاج بیٹھنے کا اور ٹھہرنے کا تو پہلے  
پیدا کرنے عرش کے کہاں تھا۔ حق تعالیٰ (یعنی عرش نہ تھا تو کس پر ٹھہرتا) ان باتوں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے بہت پاک ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھو میری کتاب التوحید جس میں اس مسئلہ کو شرح و بسط کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ مصنف)

## پانچویں فصل

### قرآن مجید کا مخلوق نہ ہونا

نُقِرْبَانَ الْقُرْآنِ كَلَامُ اللَّهِ وَوَحْيُهُ، وَتَنْزِيلُهُ، وَصِفَتُهُ، لَا هُوَ وَلَا غَيْرُهُ، بَلْ هُوَ صِفَتُهُ، عَلَى التَّحْقِيقِ مَكْتُوبٌ فِي الْمَصَاحِفِ مَقْرُوءٌ بِاللُّسُنِ مَحْفُوظٌ فِي الصُّدُورِ مِنْ غَيْرِ حُلُولٍ فِيهَا وَالْحُرُوفُ وَالْجِبْرُ وَالْكَاغِذُ وَالْكِتَابُ كُلُّهَا مَخْلُوقَةٌ لِأَنَّهَا أفعالُ الْعِبَادِ وَكَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرُ مَخْلُوقٍ لِأَنَّ الْكِتَابَةَ وَالْحُرُوفَ وَالْكَلِمَاتِ وَالْآيَاتِ كُلُّهَا أَلَّةُ الْقُرْآنِ لِحَاجَةِ الْعِبَادِ إِلَيْهِ وَكَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى قَائِمٌ بِذَاتِهِ وَمَعْنَاهُ مَفْهُومٌ بِهَذِهِ الْأَشْيَاءِ فَمَنْ قَالَ بَانَ كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى مَخْلُوقٌ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَاللَّهُ تَعَالَى مَعْبُودٌ لَا يَزَالُ عَمَّا كَانَ وَكَلَامُهُ مَقْرُوءٌ وَمَكْتُوبٌ مَحْفُوظٌ مِنْ غَيْرِ مَزَابَلَةٍ عَنْهُ، يَعْنِي هُمْ أَقْرَارُ كَرْتِي هِي كِه قِرْآنِ مَجِيدِ خِدا كِه كَلَامِ هِي اَوْرِ اس كِه بِيجا هِوا اَوْرِ اس كِه اِتا رَا هِوا هِي اَوْرِ اس كِه صِفَتِ هِي۔ نِه عِيْنِ هِي اَلله كِه نِه غَيْرِ (يعني عین نہیں اس راہ سے کہ معنی ذات کے اور ہیں اور صفت کے اور۔ غیر نہیں اس سے کہ مغائر اور جدا اس سے نہیں پائی جاتی۔ بلکہ ذات ہی میں ہیں جو اوروں میں ذات اور صفت سے کام لگتا ہے۔ یہاں فقط ذات سے حاصل ہوتا ہے) بلکہ وہ صفت اس کی تحقیق ہے۔ لکھا ہوا ہے صحیفوں میں پڑھا ہوا ہے زبانوں پر محفوظ ہے سینوں میں بغیر حلول کے (یعنی سینوں میں حاصل اور محفوظ ہے نہ جیسے سپیدی کپڑے میں یا پانی کنوئیں میں) اور حروف اور سیاہی اور کاغذ اور لکھا ہوا سب چیزیں خدا کی بنائی ہوئی ہیں۔ کیونکہ یہ سب بندوں کے کام

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



ہیں اور خدا کا کلام بنایا ہوا نہیں ہے۔ کیونکہ لکھنا اور حروف اور کلمے اور آیتیں یہ سب اسباب ہیں قرآن کے، کیونکہ بندے قرآن پڑھنے میں ان اسباب کے محتاج ہیں اور کلام خدا کا صرف اس کی ذات سے قائم ہے (یعنی حروف وغیرہ اسباب کی طرف محتاج نہیں) اور معنی اس کے سمجھے جاتے ہیں۔ ان سب چیزوں سے پھر جو کہے کلام اللہ کا مخلوق ہے پس وہ منکر ہے اللہ عظیم کا اور اللہ تعالیٰ معبود ہے ہمیشہ رہنے والا ہے جیسا پہلے سے ہے (یعنی اس کو کسی بات اور صفت میں تغیر نہیں) اور کلام اس کا زبانوں پر پڑھا جاتا ہے اور لکھا جاتا ہے بغیر زوال کے اس کی ذات سے۔

## چھٹی فصل

صحابہ کبار کا سب سے بہتر ہونا

نُفَرِيَانًا اَفْضَلَ هَذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَبُو بَكْرٍ ثُمَّ  
عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى  
وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ اُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ كُلُّ مَنْ سَبَقَ فَهُوَ  
اَفْضَلُ وَيُحِبُّهُمْ كُلُّ مُوْمِنٍ تَقِي وَيُبْغِضُهُمْ كُلُّ مُنَافِقٍ شَقِيٍّ يَعْنِي هُمْ اَقْرَار  
کرتے ہیں سب سے بہتر اس امت میں بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے حضرت ابو بکر  
ہیں پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم اس دلیل سے کہ حق تعالیٰ  
فرماتا ہے اگلے لوگ آگے ہیں وہی لوگ پاس ہوں گے (یعنی درجے ان کے بلند  
ہوں گے کہ پہلے ایمان لا کر شریک ہوئے ہیں حضرت ﷺ کے ساتھ اور ان کے  
سبب اسلام نے رونق پائی) نعمت کے باغوں میں (یعنی مراد فضیلت اور بہتری سے  
وہ ہے کہ جس سے ثواب اور درجات آخرت کے زائد ملیں۔ اگرچہ کسی بات میں  
اس ترتیب سے فضیلت نہ ہو۔ یہ بات فضیلت کی موافق مذہب اہلسنت و جماعت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کے خلفائے راشدین میں ہر تریب خلافت ہے جس کا یہ اعتقاد نہ ہو وہ مسلمان نہیں (جو پہلے ہیں افضل ہیں۔ دوست رکھتا ہے ان اصحاب رضی اللہ عنہم کو ہر مسلمان پر ہیزگار اور بغض رکھتا ہے ان کے ساتھ ہر منافق بد بخت۔

## ساتویں فصل

### پیدائش اعمال انسان کی حقیقت

نُقِرُّ بِأَنَّ الْعَبْدَ مَعَ أَعْمَالِهِ وَأَقْرَارِهِ وَمَعْرِفَتِهِ مَخْلُوقٌ فَلَمَّا كَانَ الْفَاعِلُ مَخْلُوقًا بِأَفْعَالِهِ أَوْلَىٰ أَنْ يَكُونَ مَخْلُوقًا وَكَلِمٌ يَكُنُّ لَهُمْ طَاقَةٌ لِأَنَّهُمْ ضَعْفَاءُ عَاجِزُونَ وَاللَّهُ تَعَالَىٰ عَالِمُهُمْ رَازِقُهُمْ لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يُعِيَّتْكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ وَالْكَسْبُ بِالْعِلْمِ حَلَالٌ وَجَمْعُ الْمَالِ مِنَ الْحَلَالِ حَلَالٌ وَجَمْعُ الْمَالِ مِنَ الْحَرَامِ حَرَامٌ كَعِنِي هَمُّ أَقْرَارِ كَرْتِي هِيَ كَهَبْنَدِي أَيْ أَعْمَالِ وَأَقْرَارِ

اور پیمان سمیت پیدا کئے ہوئے ہیں پھر جب کام کرنے والے مخلوق ہوئے اپنے کاموں کے ساتھ بطریق اولیٰ وہ فقط مخلوق ہوں گے اور کسی طرح ان کو طاقت نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ سب کمزور ہیں تھکنے والے اور حق تعالیٰ ان کا پیدا کرنے والا روزی دینے والا ہے جیسا کہ فرمایا ہے ”اور اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو مارے گا پھر تم کو جلانے گا۔ اور علم کی کمائی حلال ہے اور حلال کا مال جمع کرنا حلال ہے اور حرام کا مال جمع کرنا حرام ہے۔

### اقسام انسان

الْخَلْقُ عَلَىٰ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ الْمُؤْمِنُ الْمُخْلِصُ فِي إِيمَانِهِ وَالْكَافِرُ الْجَاهِدُ فِي كُفْرِهِ وَالْمُنَافِقُ الْمُدَاهِنُ فِي نِفَاقِهِ وَاللَّهُ فَرَضَ عَلَىٰ الْمُؤْمِنِ الْعَمَلَ وَعَلَىٰ الْكَافِرِ الْإِيمَانَ وَعَلَىٰ الْمُنَافِقِ الْإِعْلَاصَ لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رَبِّكُمْ مَعْنَاهُ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ أَطِيعُوا وَيَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ آمَنُوا وَيَا أَيُّهَا الْمُنَافِقُونَ  
اٰخِلِصُوا یعنی لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں ایک مسلمان خالص ایمان والا دوسرا  
کافر منکر تیسرا منافق ظاہر میں مسلمان دل میں کافر۔ اور خدائے تعالیٰ نے فرض کیا  
مومن پر عمل کرنا (یعنی نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ وغیرہ) اور کافر پر ایمان لانا اور منافق  
پر دل سے ایمان لانا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”اے لوگو! پوجو اپنے رب کو“ اس کے  
یہ معنی ہیں۔ اے مسلمانو! نیک عمل کرو۔ اور اے کافر و ایمان لاؤ اور منافقو دل  
سے ایمان لاؤ۔ (انشاء اللہ تعالیٰ ان مضامین کو اگلے حصوں میں بڑی شرح و تفصیل  
سے لکھا جائے گا۔) (مصنف)

## آٹھویں فصل

### قدرت کا کام کے ساتھ ہونا

نِعْرِيَانِ الْاِسْتِطَاعَةَ مَعَ الْفِعْلِ لَاقِبَلِ الْفِعْلِ وَلَا بَعْدَ الْفِعْلِ لِاِنَّهُ لَوْ كَانَ  
قَبْلَ الْفِعْلِ لَكَانَ الْعَبْدُ مُسْتَغْنِيًا عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَتَ الْفِعْلِ وَهَذَا خِلَافُ  
النَّصِّ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَالنَّصُّ الْفُقَرَاءُ وَلَوْ كَانَ بَعْدَ الْفِعْلِ لَكَانَ مِنَ  
الْمَحَالِّ حُصُولِ الْفِعْلِ بِلَا اِسْتِطَاعَةٍ یعنی ہم اقرار کرتے ہیں کہ قدرت کا کام کرنے  
کی ساتھ کام کے ہے نہ پہلے ہے نہ پیچھے۔ کیونکہ اگر پہلے ہوتی تو بندہ خدا تعالیٰ  
سے بے پرواہ ہوتا کام کرنے وقت (یعنی جب بندے کو پہلے سے طاقت ہے تو  
کام کرنے کے وقت خدا کی مدد کی کچھ حاجت نہیں) اور یہ خلاف نص حق تعالیٰ  
کے ہے کہ وہ فرماتا ہے اللہ بے پرواہ ہے اور تم سب محتاج ہو۔ اور اگر کام سے  
پیچھے ہوتی تو یہ محال ہے کہ کام بے قدرت ہو (یعنی کام کر نہیں سکتا تھا تو کیا کیونکر)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## نویں فصل

### مسح موزہ اور قصر نماز کا حکم

نُقْرِبَانِ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ وَاجِبٌ لِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَلِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَا لِيَهَا لِأَنَّ الْحَدِيثَ وَرَدَّ هَكَذَا وَمَنْ أَنْكَرَ فَإِنَّهُ يُخْشَى عَلَيْهِ الْكُفْرَ لِأَنَّهُ ثَبَتَ بِالْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ وَالْقَصْرُ وَالْإِفْطَارُ رُخْصَةٌ فِي السَّفَرِ بِنَصِّ الْكِتَابِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى 'وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ' وَفِي الْإِفْطَارِ قَوْلُهُ 'تَعَالَى' فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ' يَعْنِي هُمْ أَقْرَارُ كَرْتِي هِي كَمَا مَسْحُ مَوْزُوں پَر جَائِزِ هِي (يعني دونوں ہاتھ کی تین تین انگلیاں بھگو کر داہنے بائیں پاؤں کی پشت پر رکھ کر انگلیوں سے پنڈلیوں کی طرف کھینچے) مَقِيمِ كُو اِيكِ دِنِ رَاَتِ اَوْرِ مَسَافِرِ كُو تَيْنِ دِنِ رَاَتِ (يعني بعد طہارت موزے پہنے پھر جب اس کا وضو ٹوٹے اس وقت سے رات دن مقيم کو اور مسافر کو يعني وہ شخص کہ تین دن کی راہ کو جائے۔ تین رات دن تک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور مسافر پندرہ دن کے رہنے کی نیت سے مقيم ہو جاتا ہے۔ پندرہ دن سے کم کی نیت رہنے کی ہو تو وہ مسافر کا مسافر ہے) كِيونكہ حَدِيثِ شَرِيفِ مِيں يُوں اِيَا هِيْ اَوْرِ جُوْنَه مَانِي اِس پَر كُفْرَ كَا ڈَر هِيْ كِيونكہ وَه ثَابِت هِيْ سَاْتَه حَدِيثِ مُتَوَاتِرِ كِيْ اَوْرِ كَم كَرْنَا نَمَازَ كَا اَوْرِ رُوْزِي نَه رَكْعَتِي سَفَرِ مِيں اِجَازَتِ هِيْ نَهْ قُرْآنِ سِيْ۔ كِيونكہ حَق تَعَالَى فَرَمَاتَا هِيْ اَوْرِ جَب سَفَرِ كَرُوْتَم زَمِيْنِ مِيں تُو پَحْرَتَم كُو گَنَآه نِهِيں كَه كَم كَرُو نَمَازِ مِيں (يعني چہار ركعت فرض كِي جگہ دو ركعت پڑھا كَرُو۔ بلكہ پوري پڑھنے مِيں گَنَآه هِيْ) اَوْرِ اِفْطَارِ كِي مَقْدَمِ مِيں فَرَمَا يَا اللّٰهُ تَعَالَى نِيْ 'پَحْر جُوْتَم مِيں بِيَارِ هُو يَا مَسَافِرِ تُو اِس كُو دِنِ اِتْنِي گُن كَر رُوْزِي رَكْحَنَا چَآپِي (يعني جتنے روزے رکھنے ہوں رمضان کے سوا اور

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari





گاروں کے واسطے اور دوزخ کے واسطے کہا تیار ہے کافروں کیلئے دونوں خدا کی مخلوق ہیں ثواب اور عذاب کیلئے اور ترازو و اعمال کے حق ہیں (یعنی تلنا اعمال کا قیامت کے دن ترازو میں حق ہے) خدا کے فرمانے سے پڑھ نامہ اعمال اپنا تو ہی کفایت کرتا ہے آج کے دن اپنے حساب کرنے ہیں۔

## بارہویں فصل

### قیامت اور حشر و نشر کا برحق ہونا

نُعْرِبَانَّ اللَّهُ تَعَالَى يُحْضِي هَذِهِ النَّفُوسَ بَعْدَ الْمَوْتِ يَبْعَثُهُمْ يَوْمًا كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ لِلْجَزَاءِ وَالْثَوَابِ وَأَدَاءِ الْحُقُوقِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى 'وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ' وَلِقَاءِ اللَّهِ تَعَالَى لِأَهْلِ الْجَنَّةِ بِلَا كَيْفٍ وَشَبِيهِهِ وَلَا جِهَةَ وَشَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ لِكُلِّ مَنْ هُوَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ صَاحِبَ كِبِيرَةٍ وَعَائِشَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَفْضَلُ بِسَاءِ الْعَالَمِينَ بَعْدَ خَدِيجَةَ الْكُبْرَى وَهِيَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَمُطَهَّرَةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَأَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ خَالِدُونَ وَأَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ خَالِدُونَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى 'فِي حَقِّ الْمُؤْمِنِينَ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ' وَفِي حَقِّ الْكُفْرِيِّينَ أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ' یعنی ہم اقرار کرتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ جلالتے گا ان جیوں کو مرنے کے پیچھے اٹھائے گا ان کو اس دن جس کی مدت ہزار برس کی ہے (یعنی دنیا کے دن سے اگر اندازہ کیا جائے تو ہزار برس کے برابر قیامت کا دن ہوگا) نہیں تو وہاں دن رات برابر ہے (جزا اور ثواب اور لوگوں کے حق دلوانے کو جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں۔ اور خدا کا دیدار ہوگا جنتی لوگوں کو بغیر کیفیت اور صورت اور جہت کے اور شفاعت محمد رسول اللہ ﷺ کی حق ہے ہر اس شخص کو جو جنت کے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قابل ہے اگرچہ گناہ کبیرہ رکھتا ہو (یعنی کفر سے نیچے کیسا ہی گناہ کرے جنت کا اہل ہے۔ کافر ایمان سے ورے کیسی ہی نیکی کرے دوزخ کا اہل ہے) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہتر ہیں جہان کی سب عورتوں سے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پیچھے اور وہ مومنوں کی ماں ہیں اور پاک ہیں بدی سے اور جنتی جنت میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور دوزخی دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے مومنوں کے حق میں یہی لوگ جنتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اور کافروں کے حق میں کہ یہ لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## تیسرا باب

### علم فقہ کی تدوین

فقہ کی نسبت اس زمانہ میں بڑی بڑی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ ایک زمانہ تھا کہ خواص کیا عوام بھی فقہ کو بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور گھر گھر اسکے چرچے ہوتے تھے اور عوام الناس اس سے مستفید اور مستفیض ہو کر سعادت دارین حاصل کرتے تھے۔ اب بھی جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم عطا کی ہے وہ فقہ کی ایسی ہی قدر و منزلت کرتے ہیں جیسے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی کیونکہ فقہ کوئی قرآن و احادیث سے الگ چیز نہیں بلکہ فقہ قرآن و احادیث کا لب لباب اور خلاصہ ہے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ بغیر فقہی ہونے کے کوئی عالم قرآن و حدیث کو کما حقہ سمجھ نہیں سکتا کیونکہ فقہ قرآن و حدیث کی کنجی ہے اس کے بغیر مسائل شرعیہ کی عقدہ کشائی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ طالبان مذہب حقہ کی تسکین کیلئے اس مضمون کو بڑی شرح و بسط اور تحقیق و تدقیق کیساتھ لکھا جاتا ہے تاکہ ناظرین کے دل میں فقہ کی بزرگی و عظمت بخوبی ذہن نشین ہو جائے اور کسی طرح کا شک و شبہ نہ رہے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاءُ

بررسواں بلاغ باشد و بس

### علم حدیث کی تدوین

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو ہر وقت خدمت نبوی میں حاضر باش رہا کرتے تھے ان کی یہی نیت تھی کہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال دیکھیں اور سنیں انہ کو محفوظ رکھیں اور ان پر عمل کریں اور لوگوں کو

Click For More Books

پہنچائیں۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم ہر وقت حاضر نہ رہتے تھے وہ بھی اپنی فرصت کے اوقات اسی متبرک جلسہ میں صرف کرتے تھے اور ان جلسوں کے بدولت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال غیر حاضرین صحابہ رضی اللہ عنہم تک پہنچایا کرتے تھے۔ ان اقوال و افعال کا نام تو حدیث ہوا۔ لیکن اس زمانہ میں لکھنے کا دستور نہ تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم اس کی ضرورت نہ سمجھتے تھے چونکہ ان بزرگوں کی قوت حافظہ بہت قوی تھی، جو بات ایک بار سن لیتے یاد ہو جاتی۔ علاوہ اس کے احکام دین روز بروز نئے نئے ظاہر ہوتے رہتے تھے اور بعض احکام منسوخ بھی ہو جایا کرتے تھے اور احادیث کی تدوین و ترتیب اور جمع کرنے کا موقع نہ تھا۔ لہذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس طرف توجہ نہ فرمائی۔ ان کو جب کسی حکم شرعی کے متعلق دریافت کرنا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کرتے اور جیسا جواب ملتا ویسا ہی عمل کرتے۔ عہد رسالت ہی میں بیٹا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث دان ہو گئے پھر ان کے ذریعے سے دور دور حدیثیں مشہور ہوئیں۔ لیکن بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزاج میں احتیاط تھی۔ حدیث نبوی کے نقل کرنے سے ڈرتے تھے کہ مبادا کوئی لفظ بدل جائے۔ اس لئے مسئلہ تو بتا دیتے تھے مگر اس طرح نہ کہتے کہ میں یہ حکم حضور نبوی سے سنا ہے۔ نیز بعض اوقات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اپنی رائے سے مسئلہ بتانے کا اتفاق پیش آتا تھا، پھر اگر اس کے بعد کوئی حدیث ان کو مل جاتی تو پورا اطمینان ہو جاتا تھا۔

### زمانہ صحابہ میں حدیث دانی کا طریق

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بعض حضرات قوت اجتهاد اور استنباط مسائل کے ساتھ مخصوص تھے جیسے حضرات خلفائے راشدین یعنی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر خطاب، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر، زید بن ثابت، ابی بن کعب، معاذ بن جبل،

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صرف یادداشت الفاظ حدیث میں مشہور تھے اور وہ احادیث رسول کریم ﷺ سے بہت روایت کیا کرتے تھے جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ، اس قسم کے صحابہ رضی اللہ عنہم باعتبار اجتہاد کے اول قسم کے صحابہ سے کم درجے کے تھے۔ اگرچہ ان کی بزرگی و فضیلت میں کسی طرح کا کلام نہیں لیکن ایک دوسرے پر فضیلت ضرور ہے۔ جن صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کو قوت اجتہاد کا مرتبہ حاصل تھا وہ واقعات و حوادث میں جبکہ ان کو کوئی سند قرآن و حدیث سے نہ ملتی اپنی رائے اور اجتہاد سے حکم دیتے تھے۔

### تابعین کے زمانہ میں حدیث دانی کا طریق

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین نے اس بارے میں زیادہ تر ترقی کے علاوہ حدیث دانی کی ان کو اس کی ضرورت بھی ہوتی تھی کہ احکام جزئیہ میں قیاس و اجتہاد سے کام لیں۔ تابعین نے بھی حسب دستور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسائل دین کی تنقیح و استنباط میں حسب ضرورت کوشش کی اور اسی علم حدیث و اجتہاد کے سبب سے اس طبقہ میں بڑے بڑے تابعین نامی مشہور اہل مذہب اپنے وقت کے امام ہوئے۔ چنانچہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ اور حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں مشہور علماء میں سے تھے۔ اور ان کے بعد زہری رضی اللہ عنہ اور قاضی یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ بھی اور ربیعہ بن عبدالرحمن مدینہ منورہ میں اور عطاء بن ابی ریحان رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ میں اور ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ اور شعبی رضی اللہ عنہ کوفہ میں اور حسن بصری رضی اللہ عنہ اور طاوس بن کیسان رضی اللہ عنہ یمن میں اور کھول رضی اللہ عنہ شام میں علمائے دین سے گذرے ہیں۔ ان بزرگوں کو قوت اجتہاد اور دین کے اندر سمجھ اعلیٰ درجہ کی عطا ہوئی تھی جس کے سبب سے مقبول و مرجع خلائق ہوئے۔ ان بزرگوں کے زمانہ میں دور دور کے لوگ ان کے پاس آتے اور ان سے علم دین و مسائل و احکام شرعی

Click For More Books



سکھتے اور زیور علم سے آراستہ ہو کر اپنے وطنوں کو واپس ہوتے، لیکن اس وقت علم فقہ کی کوئی کتاب مرتب نہ ہوئی تھی اور ان بزرگوں کی تعلیم صرف زبانی ہی تھی۔ جیسا کہ لوگوں کو قرآن اور احادیث نبویہ کی تعلیم کر دیتے تھے مسائل دین بھی جو قرآن اور احادیث نبویہ سے نکالے گئے تھے سکھلاتے تھے۔ اسی واسطے یہ بزرگوار امام مشہور ہوئے اور ہر ایک کا مذہب جداگانہ مقرر ہو گیا۔

### تبع تابعین کے زمانہ میں حدیث دانی کا طریق

تابعین رضی اللہ عنہم کے بعد تبع تابعین کا دور شروع ہوا۔ اس دورے میں بھی علماء کا طریقہ وہی رہا جو کہ تابعین و صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا لیکن اب کتابیں بھی لکھی جانے لگیں۔ احادیث جمع ہو کر کتابوں کی صورت میں ہوئیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رضی اللہ عنہم کے اقوال و آثار ہر بحث کے متعلق جدا جدا ترتیب پا کر ایک طرز خاص پر لکھے گئے۔ یہ زمانہ تقریباً ۱۴۰ھ ہوگا کہ مدینہ منورہ میں حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے کتاب موطا لکھی اور دیگر آئمہ دین نے احادیث کی کتابیں مختلف مسائل و احکام میں لکھنی شروع کیں۔ اس دور کی تصانیف میں سے اب صرف امام مالک رضی اللہ عنہ کا موطا باقی ہے پھر تو تصنیف کتب کا دروازہ ہی کھل گیا اور جملہ علوم دینیہ میں صدہا کتابیں لکھی گئیں۔ شرعی مسائل و احکام جس قدر کہ ہر زمانہ میں ہوتے رہے ہیں ان کا ثبوت کسی نہ کسی دلیل سے ضرور ہوا ہے اور سب سے بڑی دلیل قرآن مجید ہے پھر احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پھر اجماع امت پھر قیاس ہے یعنی کسی کو

۱۔ مصنف نے کتب احادیث کی ترتیب و تالیف کا دور ذکر فرمایا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس سے پہلے حدیث لکھی نہیں جاتی تھی۔ کتابت حدیث کی تاریخ دیکھنی ہو تو سنت خیر الانام اور تدوین حدیث وغیرہ کتابوں کی طرف رجوع کریں بفضلہ تعالیٰ احادیث پر ہر قسم کے اعتراضات کا ازالہ جو جائے گا۔ (ناشر)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کوئی بات پیش آئی یا کسی عالم سے کسی نے کچھ سوال کیا تو پہلے وہ حکم قرآن مجید میں دیکھا جائے گا اگر اس میں نکل آیا تو خیر ورنہ پھر احادیث میں دیکھیں گے، اگر کوئی حدیث موافق سوال سائل کے مل گئی مطلب حاصل ہوا، نہیں تو غور کریں گے کہ آیا یہ صورت کسی وقت کسی جگہ پیش آئی ہے اور اس میں علمائے دین اور مقتدیان امت محمدیہ نے کیا حکم دیا ہے۔ در صورتیکہ کوئی حکم مل گیا تو اس کے مطابق عمل کیا جائے گا ورنہ آخری درجہ قیاس و اجتہاد سے کام لیا جائے گا۔ یہ طریقہ احکام شرعیہ نکالنے کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں تھا۔

### علم فقہ اور فقیہ کی تعریف

ان چار دلیلوں سے جو احکام جزئیہ نکلے اور رفتہ رفتہ جمع ہو گئے۔ اسی مجموعہ کا نام علم فقہ قرار پایا اور جو علماء دلائل سے احکام بیان کرتے تھے وہ بہ لقب فقیہ مشہور ہوئے اور ان چاروں دلیلوں کا نام اصول رکھا گیا۔ مگر درحقیقت فقہ قرآن و احادیث کا ثمرہ ہے اور جن علمائے دین کی ہمت صرف جمع احادیث نبویہ پر مقصود رہی وہ آئمہ محدثین کہے گئے۔ ان کا کام بس اسی قدر تھا کہ حدیثیں یاد کر لیں۔ ان میں صحت و سقم کا لحاظ کیا اور سلسلہ روایت حدیث رسول اللہ ﷺ تک پہنچا دیا۔ الحاصل اب میں اس مضمون کو مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے زیریں قول پر ختم کرنا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں۔

علم دین فقہ است قرآن و حدیث ہر کہ خواند غیر زیں گردد خبیث

### معیار حدیث میں غیر مقلدوں کی غلط فہمی

بعض غیر مقلد عوام حنیفہ کو دھوکا دینے کی غرض سے کہتے ہیں کہ صحاح ستہ میں جو حدیثیں ہیں وہ صحیح ہیں اور باقی اور کتابوں کی حدیثیں قابل اعتماد نہیں۔ سو

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



یہ محض دھوکا ہے، کسی محدث نے حدیث صحیح کا یہ معیار نہیں بتایا ہے کہ صحاح ستہ میں جو حدیث ہو وہ تو صحیح ہو اور باقی غیر معتبر اور یہ عقل و نقل کے بھی خلاف ہے کیونکہ اگر معتبر محدث ایسے راویوں سے روایت کرے جو صحاح ستہ کے راوی ہوں یا جن کی عدالت وغیرہ مسلم ہو اور سند میں کوئی علت خفیہ وغیرہ بھی نہ ہو تو اس کی صحت میں کیا کلام ہے۔ اس قسم کی ہزار ہا حدیثیں کتب حدیث میں موجود ہیں، ان کی صحت کا حکم کیا ہے، محض اس وجہ سے کہ صحاح ستہ میں وہ روایتیں بیان نہیں کی گئیں، کسی نے ان کو مجروح یا ضعیف نہیں کیا۔ یہ بھی واضح رہے کہ مجتہدین اربعہ اور تمام آئمہ مجتہدین خصوصاً امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس قاعدہ کے قائل اور اس پر نہایت مضبوطی سے قائم ہیں کہ جب تک کوئی حکم قرآن مجید یا حدیث نبوی میں ملے ہرگز قیاس نہ کیا جائے اور جب ان دونوں میں نہ ملے تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال کو بھی قیاس پر ترجیح دیتے ہیں۔ غرض کوئی مجتہد حدیث یا قرآن مجید کے مقابلہ میں ہرگز قیاس سے کام نہیں لیتا۔ اس بنا پر کسی عامی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ کسی مجتہد پر بمقابلہ حدیث و قرآن قیاس کرنے کا الزام لگائے۔ ماہرین قواعد و اصول فقہ پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے۔

علاوہ ازیں اگر محدثین متاخرین کسی حدیث کو ضعیف کہیں تو اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ حدیث کج طرح ضعیف ہے۔ ممکن ہے کہ اس خاص طریقہ سے ضعیف ہو مگر اس کے اور طریقے صحیح ہوں ایسا بہت ہوتا ہے اور اسی لئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح کی ہے کہ اگر کسی حدیث کو بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ ضعیف کہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی ضعیف ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو صحیح طریقہ سے پہنچی ہو اور نیچے سے کسی راوی کے ضعیف ہونے سے بخاری و مسلم کے نزدیک وہ حدیث

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ضعیف ہوگئی۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور اسی طرح اور آئمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم کا تقویٰ اور احتیاط اور علم و فضل جبکہ یقینی طور پر ثابت ہے تو ان پر خلاف حدیث کرنے کا الزام لگانا محض عناد اور بے باکی اور دھوکا بازی نہیں تو اور کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انصاف عنایت فرمائے اور بدظنی اور بدگمانی سلف صالحین سے مسلمانوں کو بچائے اور ان کے اتباع کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

## قواعد و اصول مذہب حنفیہ

علمائے متاخرین نے بغرض محفوظ رہنے مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے چند قواعد اس غرض سے جمع کئے ہیں کہ ان قواعد سے وہ لوگ ان تمام اعتراضات اور شکوک کو رد کریں جو اس بنا پر ہوں کہ فلاں مسئلہ اس مذہب کا حدیث صحیح کے خلاف ہے اور وہ قواعد یہ ہیں۔

**قاعدہ اول۔** خاص کے بارے میں حکم ہے کہ وہ صاف طور پر بیان کیا ہوا ہے تو اس کے ظاہر معنی کے سوا اور کوئی معنی نہیں ہو سکتے۔ علمائے متاخرین نے اس قاعدہ سے ان امور کو رد کیا ہے۔ فرضیت قرأت سورۃ فاتحہ کی نماز میں اور فرضیت تعدیل ارکان وغیرہ کی اور علماء کا بیان یہ ہے کہ لفظ **سُجِدُوا** اور **اقْرءُوا** کا خاص ہے۔ اس کے معنی صاف طور پر بیان کئے ہوئے ہیں تو اگر اس کے معنی میں کچھ اور بڑھا کر بیان کیا جائے تو یہ لازم آئیگا کہ اسکے ظاہر اصل معنی کے سوا کوئی دوسرے معنی بیان کئے گئے۔

**قاعدہ دوسرا۔** زیادت کتاب پر بمنزلہ نسخ کے ہے تو یہ زیادت نہ ہوگی مگر آیت صریح یا حدیث مشہور صریح سے۔

**قاعدہ تیسرا۔** حدیث مرسل مانند حدیث مسند کے ہے۔

**قاعدہ چوتھا۔** ترجیح نہ ہوگی کسی حدیث کو بسبب کثرت راویوں کے بلکہ

Click For More Books

ترجیح بسبب فقہ راوی کے ہوگی۔

قاعدہ پانچواں۔ جرح قابل قبول نہیں مگر جب اس کی تفسیر کی جائے

اور یہ قاعدہ اس سب سے ثابت ہے کہ جرح و تعدیل اکثر اجمالی ہے۔

قاعدہ چھٹا۔ ابن ہمام رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ جس روایت کو امام بخاری

اور مسلم نے صحیح کہا اور ان لوگوں نے جو ان کی مانند ہوئے تو ہم پر واجب نہیں کہ

ہم اس کو قبول کریں اور کس طرح ہم اس کو قبول کر سکتے ہیں اس واسطے کہ اکثر

راویوں میں لوگوں نے اپنے اجتہاد کی بناء پر اختلاف کیا ہے۔ کسی راوی کے بارہ

میں بعض نے جرح کیا ہے اور بعض نے تعدیل کی ہے تو ممکن ہے کہ جس راوی کو

لوگوں نے مجروح کیا ہو وہ ہمارے امام رضی اللہ عنہ کے نزدیک عادل ہو اور ایسا ہی یہ

بھی ممکن ہے کہ جس راوی کو لوگوں نے ضعیف کہا ہو یا اس کے بارہ میں وضع

حدیث کی تہمت لگائی ہو وہ راوی ہمارے امام رضی اللہ عنہ کے نزدیک مستوجب اس

طعن کا نہ ہو تو ہم لوگوں پر واجب نہیں کہ ان لوگوں کا قول قبول کریں۔ اور کس

طرح ہم لوگ قبول کر سکتے ہیں۔ اس واسطے کہ ممکن ہے کہ جس راوی کو لوگوں نے

مجروح کیا ہو وہ عادل ہو اور قابل اعتبار بھی ہو تو اب ہم اسی قول پر اعتماد کریں گے

جو ہمارے مذہب کے اصحاب نے ذکر کیا ہے۔

قاعدہ ساتواں۔ بعض فتاویٰ میں مرقوم ہے کہ جب کسی مسئلہ میں قول

امام اعظم رضی اللہ عنہ اور قول صاحبین کا کسی حدیث کے خلاف ہو تو اس صورت میں

واجب ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ اور صاحبین کے قول کی اتباع کی جائے (جس کی

---

اس سے کوئی جاہل اور بے وقوف یہ خیال نہ کرے کہ اماموں کے قول کو حدیث پر ترجیح دی

جاتی ہے۔ حالانکہ یہ نہیں ہے۔ بلکہ اماموں کا یہ قول بھی حدیث سے ہی مستنبط ہے جو صحاح ستہ

میں موجود نہیں ہے لیکن اور کتابوں میں موجود ہے جس کی تشریح اس کتاب میں آئے گی۔

---

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سند اس وقت اسے نہ مل سکے) کیونکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین کی کس قدر شان اور عظمت ہے اور ان بزرگوں نے اس بات میں بڑی تحقیق و تدقیق کی ہے کہ کس حدیث میں معارضہ ہے اور کس حدیث ہے استنباط ہے یعنی یہ سب کچھ تحقیق کر کے ان حضرات نے کسی مسئلہ میں حکم فرمایا ہے اور ان آئمہ کا قول خلاف حدیث کے نہیں اور ان آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کی شان میں ہمارا گمان نہیں کہ ان کو حدیث نہ پہنچی ہو۔ اس واسطے کہ ان آئمہ کا زمانہ قریب ہوا ہے زمانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان آئمہ کا علم صحاح ستہ والوں سے بدرجہا وسیع تھا۔

قاعدہ آٹھواں۔ جس روایت کو صرف راوی غیر فقیہ نے روایت کیا ہو اور

وہ ایسی روایت نہیں کہ اس میں رائے کو دخل ہو سکے تو اس کو قبول کرنا واجب نہیں۔

قاعدہ نواں۔ عام قطعی ہے مانند خاص کے تو تخصیص نہیں ہو سکتی عام

میں خاص کے ذریعہ سے مگر اس وقت میں ایسی تخصیص ہو سکتی ہے کہ وہ خاص قطعی ہو تو یہ تخصیص بمنزلہ نسخ کے ہوگی البتہ جب عام مخصوص منہ البعض ہو تو تخصیص میں یہ شرط نہیں کہ خاص قطعی ہو۔

اس باب کا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ فقہ کی ضرورت اور اہمیت ہر ایک مفسر

اور محدث کیلئے نہایت ہی ضروری اور لا بدی امر ہے۔ کیونکہ بغیر فقیہ ہونے کے

احادیث و قرآن سے مسائل شرعیہ کا صحیح صحیح استنباط نہیں ہو سکتا۔ اسی واسطے بڑے

بڑے اکابر غیر مقلد بھی فقہ حنفی کے محتاج دیکھے گئے ہیں۔ جس کا ذکر اگلے حصوں

میں بالتفصیل کیا گیا ہے۔



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## چوتھا باب

### تقلید کا بیان

تقلید ایک ایسا فعل ہے کہ جس سے دنیا کا کوئی شخص خالی نہیں۔ گویا ہر ایک لوگ تقلید کی مخالفت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں وہ لوگ بھی تقلید کی زنجیر میں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ کوئی تو یورپ والوں کے فیشن کا ایسا دلدادہ اور عاشق ہے کہ کورانہ اور اندھا دھند تقلید کرنے پر لٹو ہو رہا ہے، کوئی مشرکوں اور بدعتیوں کا گرویدہ ہو کر اپنے نعمت ایمان کو ضائع کر رہا ہے، اور کوئی بھنگیوں اور چرسیوں کی مجلس میں بیٹھ کر دولت اسلام کو خیر باد کر رہا ہے۔ کوئی سچی اور حقیقی تقلید میں قرآن و حدیث کے مطالعہ میں منہمک ہے اور سلف صالحین اور مجتہدین کا مقلد ہو کر حقیقی اسلام کے مطالب و مقاصد کو حل کر رہا ہے۔ حقیقت میں سچی تقلید تو یہی ہے جس سے بیوقوف اور جاہل لوگ متنفر ہو رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید کا صحیح مطلب اور احادیث کے تعارض کا فیصلہ بدوں تقلید مجتہدین کے معلوم نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ میں مختصراً تقلید کی تشریح ناظرین کی تقویت ایمان کیلئے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ امید واثق ہے کہ ناظرین میری اس ناچیز تحریر کو پڑھ کر میری ہاں میں ہاں ملائیں گے اور تعصب کی عینک کو اتار کر انصاف اور ایمان کی عینک کو لگا کر قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی مشعل کو ہاتھ میں لے کر اس تحریر پر غور و خوض کریں گے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

### حدیث کے صحت و ضعف کی تنقیح میں اختلاف

قرآن شریف کی صحیح تفسیر اور ہمارے مشکلات و مبہمات کے انکشاف کا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قابل اعتماد ذخیرہ احادیث نبویہ کے ذریعہ سے بھی حل مشکلات اور کشف مبہمات کر لینا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ پہلا مرحلہ تو احادیث کی صحت و ضعف کی تنقیح کا ہے جس کی بنیاد راویوں کی قوت اور ضعف پر ہے اور یہ وہ دریائے ناپیدا کنار ہے جس میں بڑے بڑے آئمہ حدیث نہایت اضطراب کے ساتھ ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ اسماء الرجال کی کوئی سی کتاب اٹھا لو تو بکثرت دیکھو گے کہ ایک ہی شخص کو ایک امام ثقہ قابل اعتماد قرار دیتا ہے اور دوسرا اس کو جھوٹا ناقابل اعتماد کہتا ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر کتاب میزان الاعتدال سے چند راویوں کا نمونہ دکھلایا جاتا ہے۔

(۱) محمد بن اسحاق بن یسار رضی اللہ عنہ۔ شعبہ رضی اللہ عنہ اس کو امیر المؤمنین فی الحدیث کہتے ہیں لیکن امام مالک رضی اللہ عنہ اس کو دجال کا لقب دیتے ہیں۔

(۲) عبداللہ بن لہیعہ رضی اللہ عنہ۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کثرت حدیث اور اس کے ضبط و اتقان میں ابن لہیعہ رضی اللہ عنہ کے برابر مصر میں کون تھا۔ لیکن امام جوزبانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث پر نور نہیں ہے اور وہ حجت ہونے کے لائق نہیں ہو سکتی۔

(۳) احمد بن صالح المصری رضی اللہ عنہ۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ تھے اور ان کے حق میں کسی کو میں نے گفتگو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ لیکن یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ انہی کو دروغ گوئی سے متہم کرتے ہیں۔

(۴) احمد بن عیسیٰ مصری رضی اللہ عنہ۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ ان کو دروغ گو فرماتے ہیں۔

(۵) اسماعیل بن اولین رضی اللہ عنہ۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ اور مسلم رضی اللہ عنہ دونوں کے استاد ہیں۔ لیکن نصر بن سلمہ رضی اللہ عنہ ان کو جھوٹا بتلاتے ہیں۔

(۶) حارث اعور رضی اللہ عنہ۔ شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بڑا جھوٹا تھا مگر یحییٰ بن معین اسے قابل اعتماد ثقہ قرار دیتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## تقلید کی ضرورت

غرض احادیث نبویہ کی صحت و ضعف راویوں کی قوت و ضعف کے علاوہ اور بھی بہت سی باتوں سے متعلق ہے جو فن اصول حدیث کے واقف پر مخفی اور پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس لئے کسی حدیث کی بابت یہ فیصلہ کرنا کہ وہ مقبول اور لائق اعتماد ہے یا نہیں، آئمہ علم حدیث کے سوا اور کسی کا کام نہیں ہے اور ان کے بعد کے لوگوں کو خواہ وہ کیسے ہی تبحر فی العلوم اور امامت کے رتبہ پر کیوں نہ ہوں، چار و ناچار اس باب میں آئمہ حدیث ہی کی پیروی اور تقلید کرنی پڑے گی۔ لیکن کسی حدیث کے مقبول اور لائق عمل ثابت ہونے کے بعد بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی حدیثوں کے ذریعہ سے بھی افعال و اعمال کے فرق مراتب اور امتیاز مدارج کے سمجھنے میں جس کی ضرورت ہم کافی طور سے پہلے ثابت کر چکے ہیں، ہم ویسے ہی نابلد اور قاصر رہتے ہیں جس طرح آیت کریمہ کے ذریعہ سے ثابت کرنے میں۔ مثلاً باب الوضو کی حدیثیں جس طرح چہرہ اور ہاتھ پاؤں کا دھونا بیان کیا گیا ہے اسی طرح مسواک کرنا ہر ایک عضو کا داہنے طرف سے شروع کرنا بیان کیا گیا ہے، اب صرف حدیث سے یہ بتلانا مشکل ہے کہ چہرے اور پاؤں کا دھونا تو فرض اور ضروری ہے لیکن مسواک کرنا اور اعضاء کا دھونا داہنے طرف سے شروع کرنا غیر ضروری اور صرف مسنونیت کے درجہ پر ہے۔ اسی طرح باب الغسل میں جس طرح تمام بدن کا دھونا بیان کیا گیا ہے اسی طرح اس کے شروع میں معمولی وضو کرنا بھی بیان کیا گیا ہے، مگر اب یہ کہنا مشکل ہے کہ تمام جسم کا دھونا تو فرض اور ضروری ہے لیکن شروع میں وضو کر لینا چنداں ضروری نہیں ہے، یا یہ کہ اس وضو میں سے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا حصہ تو فرض اور ضروری ہے باقی حصہ بہت ضروری نہیں، صرف مسنون اور مندوب ہی ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا حدیثوں میں اس قسم کی تعیین و تشخیص نہیں بیان کی گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



مسئلہ روزے کی حالت میں صبح صادق کے بعد غسل جنابت فرماتے تھے۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ ہمارے لئے بھی ایسا کرنا فضیلت اور مزید ثواب کا باعث ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ روزے کی حالت میں ازواج مطہرات کے بوسہ لیتے اور اس سے بھی زیادہ اختلاط فرماتے تھے۔ (ابوداؤد مشکوٰۃ کتاب الصوم باب تنزیہ الصوم دوسری فصل) لیکن کیا کوئی اس سے یہ فتویٰ دے سکتا ہے کہ ہمارے لئے بھی روزوں میں ایسا کرنا فضیلت اور مزید ثواب کا باعث ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے ایک قوم کی کوڑی پر کھڑے کھڑے پیشاب کیا۔ (بخاری کتاب الوضو باب البول قنماً وقاعداً) تو کیا کھڑے کھڑے پیشاب کرنا ہمارے لئے بھی مسنون اور باعث ثواب سمجھا جائے گا۔ آپ حج کے موقع پر کعبہ سے واپس ہوتے ہوئے وادی محصب میں ضرور ٹھہرتے تھے لیکن حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وادی محصب میں ٹھہرنا کوئی بات نہیں ہے۔ لیس بشیہ (بخاری کتاب المناقب باب المحصب) صحیح حدیث ہے۔ سبب المسلم فسوق وقتالہ، کفر (سنن نسائی شریف کتاب المحاربه کے باب قتال المسلم) اب کون سا مسلمان ہے جو حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کی تکفیر کا فتویٰ دے گا۔ ایک اور صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امداد کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ راستے میں ابو بکرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور ان کو احنف رضی اللہ عنہ کا ارادہ معلوم ہوا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں گے۔ (سنن نسائی شریف کتاب المحاربه کے باب تحريم القتل میں ہے) اب کیا کوئی مسلمان اس حدیث کے نتیجے کو تسلیم کر سکتا ہے۔

غرض حدیثوں میں اس قسم کی دو چار نہیں بلکہ کثرت سے مثالیں موجود ہیں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جن سے نمایاں طور پر واضح ہو سکتا ہے کہ حدیثوں کے صحیح معانی سمجھنا اور مختلف المعانی حدیثوں میں توفیق و تطبیق دینا زیادہ تدبر و تبصرہ کا محتاج ہے ہر ایک مسلمان تو کجا ہر ایک تبحر فی العلم سے بھی یہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے چار ناچار اس باب میں بھی ہم کو اسلاف صالحین اور آئمہ مجتہدین ہی کی پیروی اور تقلید کرنی پڑے گی۔

### سلف صالحین کی اتباع کی ضرورت

رسول اللہ ﷺ کے عمل اور آیت قرآنی کے بظاہر مقابل معلوم ہوتے ہوئے بھی خلف کو سلف کی تقلید و پیروی کرنی اور ان کی رائے کو عظمت و وقعت کی نگاہ سے دیکھنا صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کے نزدیک محمود اور مستحسن تھا نہ اس لئے کہ وہ سلف کی رائے کو قرآن و حدیث سے برتر سمجھتے تھے۔ ہرگز نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ اپنے سلف کو قرآن و حدیث کے مطلب و معنی سمجھنے میں اپنے آپ سے بالاتر سمجھتے تھے اور ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

پس جب یہ ثابت ہو گیا کہ ہمارے تمام افعال و اعمال حدود شرعیہ سے محدود ہیں اور براہ راست قرآن اور احادیث نبویہ سے ان حدود اور مراتب کے استنباط اور استخراج پر ہماری علمی طاقت کافی نہیں ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ ہم اس باب میں سلف صالحین کی پیروی اور ان کا اتباع یا بلفظ دیگر تقلید کریں۔

### تقلید کے متعلق بعض اعتراضات کے جواب

#### اعتراض

کیا وجہ ہے کہ حنفی بعض مسائل میں صاحبین کی اقتدا کرتے ہیں لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کو ممنوع جانتے ہیں۔ حالانکہ اگر یہ خیال ہے کہ اصول میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین کا اتفاق ہے اس وجہ سے بعض مسائل میں صاحبین کی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بھی اقتدا کرتے ہیں تو اصول میں سب آئمہ میں اتفاق ہے تو چاہیے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی اقتدا بعض مسائل میں کریں اور اس امر کو ممنوع نہ جانیں۔ اور اگر یہ خیال ہے کہ فروع میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ میں اختلاف ہے اس واسطے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید منع ہے تو فروع میں سب آئمہ میں اختلاف ہے تو چاہیے کہ حنفیوں کیلئے صاحبین کی بھی تقلید ممنوع ہو؟

### جواب

اس کی دو وجہ ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ جمہور حنفیہ کا یہ قول ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا مذہب اپنے اجلہ اصحاب کی تحقیق پر موقوف رکھا۔ مثلاً زفر بن ابہذیل رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سماعہ رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی اسد رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان صاحبوں کی مانند اور جو اجلہ اصحاب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہوئے ان سب اصحاب کی تحقیق پر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مذہب کی بنا رکھی اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے اجلہ اصحاب میں ہر ایک کا جو مذہب ہے وہ میرا بھی مذہب ہے تو میرے مقلدین سے جو چاہے ان اصحاب کی تقلید کرے۔ چنانچہ یہ مضمون قصص کثیرہ سے ثابت ہے اور وہ قصص طبقات کوفیہ اور دیگر طبقات حنفیہ میں مذکور ہیں۔ اس واسطے حنفیہ نے ان اجلہ اصحاب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قرار دیا ہے اور حنفیہ بوقت حاجت بعض مسائل میں ان اصحاب کی تقلید کرتے ہیں اور چونکہ یہ تقلید بھی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے موافق ہے اس واسطے اس تقلید کو بھی یہ جانتے ہیں کہ یہ بھی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ محققین حنفیہ کے نزدیک ثابت ہے کہ اجتہاد کے چار مراتب ہیں۔ (۱) اجتہاد استقلالی (۲) اجتہاد امتسابی (۳) اجتہاد فی المذہب

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



(۴) اجتہاد ترجیح

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ کے بعد ہوا اور یہ دونوں امام مجتہد مستقل تھے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مذہب میں کسی امر میں امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کی متابیت نہ کی بخلاف صاحبین اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی مانند اور اجلہ اصحاب امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے کہ یہ آئمہ مجتہد منتسب تھے اور مجتہد منتسب تابع مجتہد مستقل کا ہوتا ہے اور بالاستقلال مجتہد نہیں ہے اور مجتہد منتسب کا وہی مذہب ہوتا ہے جو مذہب اس مجتہد مستقل کا رہتا ہے جس کا وہ مجتہد منتسب تابع رہتا ہے اور ایسے ہی اجتہاد کے باقی دو مرتبہ۔ دوسرا بھی بالا جماع تابع اجتہاد استقلالی کا ہوتا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مجتہد مستقل اس کو کہتے ہیں جو آیات و احادیث احکام میں اور آثار صحابہ و تابعین میں جرح و تعدیل کرے۔ اس کے بعد ان آیات و احادیث میں جو مناسب سمجھے اسے اپنا ماہہ الاجتہاد قرار دے اور پھر قواعد استنباط کو وضع کرے تا بوقت استنباط تناقض و تہافت واقع نہ ہو اور یہ مرتبہ خاص امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی مانند اور دوسرے مجتہدین مستقل کا ہوا۔ بخلاف صاحبین اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما اور مجتہدین غیر مستقل کے کہ ان مجتہدین غیر مستقل نے اسی احادیث و آثار فقہا و تابعین کو اپنے قول کا ماخذ اور اپنا ماہہ الاجتہاد قرار دیا اور اسی احادیث و آثار پر اپنے مذہب کا دار و مدار رکھا جو احادیث و آثار امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے اخذ کیا تاکہ اصول میں امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ کے موافق عمل کرتے رہیں اگرچہ فروع میں امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت ہو۔ اور یہ مخالفت فی الواقع مخالفت مذہب میں نہیں بلکہ مادۃ اجتہاد و طریق استنباط میں امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے تابع ہیں۔ مثلاً امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ نے قرار دیا ہے کہ عام قطعی ہے مانند خاص کے اور خاص صاف طور پر بیان کیا ہوا ہے تو اسے بیان کرنے کی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ضرورت نہیں اور عموم واسطے مشترک کے اس کے معانی میں نہیں اور حقیقت و مجاز دونوں جمع نہیں ہو سکتے اور خبر واحد جو خلاف قیاس ہو اس پر عمل نہ ہوگا بلکہ قیاس پر عمل ہوگا مانند حدیث مصراۃ کے۔ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ماہبہ الاجتہاد احادیث و آثار حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ وغیرہ کو قرار دیا ہے اور یہ احادیث و آثار فقہائے کوفہ سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچے اور یہی بلا تفاوت بعینہ مسلک صاحبین رحمۃ اللہ علیہم اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ ان قواعد استنباط میں اور نہ قرار دینے میں ماخذ اجتہاد کے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع کی ہے۔

اس امر کی توضیح ایک مثال سے بیان کرتا ہوں۔ مثلاً طب میں علاج کے دو طریقے ہیں۔ (۱) یونانی (۲) ہندی۔ اور طب کے یہ قواعد ہیں کہ تنقیح قبل نضج کے جائز نہیں اور تحریک ایام بحران میں جائز نہیں اور استعمال اقراص بخار میں جائز نہیں۔ البتہ چودھویں دن کے بعد جائز ہے۔ اور یہ بھی جائز نہیں کہ زیادہ دن ترک غذا کر کے قوت نہایت ضعیف کر دی جائے بلکہ حفظ قوت تا امکان واجب ہے اگرچہ غذا سے مرض میں زیادتی ہو جائے۔ اور اطبا معالجات میں اپنا ماخذ وہی قرار دیتے ہیں جو قول جالینوس و بقراط کا ہے اور ان کی مانند اور دوسرے حکماء کا قول ہے تو اطبائے یونانی کا طریقہ علاج باہم مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً علوی خاں اور واصل خاں کہ دونوں طبیبوں کے طریقہ علاج میں بہت فرق ہے لیکن اطبائے یونانی کا ایک ہی مسلک یونانی طب ہے اور اس طریقہ علاج یونانی اور دوسرے طریقہ علاج ہندی میں باہم بہت فرق ہے۔ اور اصول قواعد میں نہایت تفاوت ہے اور بطور تمثیل کے سمجھنا چاہیے مثلاً یونانی طب اور ہندی طب میں خاص اصول میں نہایت فرق ہے ایسا ہی مذہب حنفی رحمۃ اللہ علیہ اور مذہب شافعی رحمۃ اللہ علیہ میں باہم خاص اصول میں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



نہایت فرق ہے۔ جیسا کہ طریق بقراط اور طریق جالینوس میں اصول میں فرق نہیں بلکہ صرف فروع میں فرق ہے۔ اسی طرح سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین کا اصول ایک ہی ہے۔ اصول میں کچھ فرق نہیں بلکہ صرف بعض فروع میں باہم اختلاف ہے تو طریقہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ صاحبین کا۔ یہ دونوں طریقے گویا بمنزلہ دو صنف کے ہیں نوع واحد سے اور مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اور مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا گویا بمنزلہ دو نوع متباین کے ہے۔ (زیادہ تحقیق کیلئے دیکھو رسالہ الانصاف اور عقد الجید مصنفہ مولوی شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

## تقلید شخصی کے وجوب کا ثبوت

یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ تقلید شخصی واجب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن شریف میں اپنے رسول کے اتباع کو فرض کیا اور تمام احادیث بھی اس پر دال ہیں اور یہ بات سب کے نزدیک مسلم اور مقرر ہے مگر سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اتباع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ کر سکے جس نے آپ کی زیارت کی ہو۔ ورنہ بدوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدمت کیونکر ہو سکتا ہے تو لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کو بھی نقل فرمایا۔ اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بآيِهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ (مشکوٰۃ باب مناقب الصحابة تیسری فصل) (یعنی میرے سارے اصحاب مثل ستارے کے ہیں تم جس کسی ایک صحابہ کی بھی اقتدا کرو گے تو ہدایت پاؤ گے) اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل آیت نمبر ۴۳ ارشاد فرمایا فَاَسْنَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (یعنی اہل الذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے) تو پچھلوں پر پہلوں سے پوچھنا فرض فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تابعین رحمۃ اللہ علیہم نے پڑھا اور ان کا اقتدا کیا اور علی ہذا تابعین

۱۔ راقم الحروف کی رائے میں چاروں مجتہدوں کے اصول میں درحقیقت کچھ بھی فرق نہیں ہے۔ چنانچہ اس کتاب کے باقی حصے کے مطالعہ سے ناظرین پر عیاں ہو جائیگا۔ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ)

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



ﷺ سے تبع تابعین ﷺ نے پڑھا کہ خود حضور ﷺ فرما چکے ہیں۔ خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ (مشکوٰۃ باب مناقب الصحابة پہلی فصل، مسلم ج ۲ ص ۳۰۹، بخاری ج ۱ ص ۳۶۲ سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۲۸۴، مسند احمد ج ۱ ص ۱۸) (یعنی بہتر زمانہ میرے قریب کا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں۔ پھر وہ جو ان کے قریب ہیں) ان فرقوں کی تعریف سے یہ مقصد ہے کہ تابعین ﷺ نے صحابی رضی اللہ عنہم سے سیکھا اور تبع تابعین ﷺ نے تابعین ﷺ سے اور یہ ہر سہ قرون خیر امت ہیں ان سے میرا طریقہ لو۔ کیونکہ خیریت ان کی بسبب علم و عمل ہے اور جو علم و عمل میں اولیٰ ہوتا ہے وہی مقتدا ہوتا ہے۔ پس اب تبعین سنت نبوی پر تحصیل دین محمدی ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور ان کے بعد تبع تابعین سے فرض ہوا اور علیٰ ہذا آج تک یونہی قرن بقرن چلا آیا کہ خود فرمایا۔ بَلِّغُوا عَنِّي (بخاری کتاب الانبیاء ترمذی کتاب العلم) سب عالم کو خطاب کیا کہ تم تبلیغ دین کی کرو تو ہر زمانہ میں عبارت صریح حدیث کے علماء سے دین کی تحقیق اور علم نبوی کا سیکھنا فرض ہوا کیونکہ بدوں تقلید پہلوں کے پچھلوں کو ہرگز دین نہیں مل سکتا۔ غیر مقلدین کو بھی تو دین پہلوں سے ہی معلوم ہوا ہے۔ کسی کی بات ماننا اور اس کو صادق جان کر عمل کرنا اس کے ہی معنی تقلید ہیں اتنی بات مقلدین اور غیر مقلدین سب مسلم رکھتے ہیں۔ مگر ہاں اتنا فرق ہے کہ غیر مقلدین صرف لفظوں کی تقلید کرتے ہیں کہ پہلوں سے لفظ سن کر قبول کئے اور معنی جو چاہے آپ لگا دیئے گو دین کے موافق ہوں یا مخالف۔ سبحان اللہ صحابہ جو عربی تھے اور فصاحت و معانی و نکات اپنی کلام کی جانتے تھے قرآن کے معنی حدیث شریف سے اور باہم تحقیق کرتے تھے اور مقصد و معانی کے سیکھنے کی ضرورت جانتے تھے۔ مشہور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس برس میں سورہ بقرہ کو سیکھا۔ یہ معانی پڑھتے تھے یا الفاظ الفاظ کے پڑھنے کی ان کو کیا ضرورت تھی بلکہ تفسیر پڑھی تھی اور علیٰ ہذا تابعین و تبع

Click For More Books

تابعین اور سب علماء کو معنی کی تقلید ضرور ہوئی مگر جہلائے ہند کو کچھ حاجت نہ رہی کہ فقط پہلے لوگوں کے لفظ دیکھ کر اپنی رائے سے جو چاہے معنی گھڑ لئے۔ احادیث میں موجود ہے کہ صحابہ تابعین قرآن کے متعارض مضامین کو اور غریب لغات کو تحقیق کرتے تھے بہر حال تقلید لفظ و معنی دونوں کی دین میں واجب ہے۔ تو بس اب حسب ارشاد شارع کے تقلید واجب ہوئی۔ اور جو کوئی کسی عالم کی تابعین سے لیکر آج تک تقلید کرتا ہے تو تقلید صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تقلید ہے کیونکہ یہ سب واسطہ و وسائل آپ کے ہیں۔ سواتبعین اور تبع تابعین کی تقلید اور ان کے شاگردوں کی تقلید کا خود رسالت مآب کی تقلید ہے تو بالضرور تقلید امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تقلید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی اور مقلد امام شافعی رضی اللہ عنہ وغیرہ کا مقلد آپ کا ہی ہوا۔ اب باوجود اس بات کے کہ تقلید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدوں صحابہ رضی اللہ عنہم اور تقلید صحابہ بدوں تابعین کے محال ہے اور قرآن و احادیث میں ان کی تقلید کا حکم مصرح مذکور ہو چکا تو یہ ہم پوچھتے ہیں کہ باری تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حکم تقلید آئمہ اربعہ کے وجوب کے اور کیا معنی ہیں۔ آیا یہ مقصود ہے کہ قرآن شریف یا حدیث شریف میں خاص کر بنام امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ یا امام شافعی رضی اللہ عنہ مثلاً حکم ہوا کہ فلاں امام کی تقلید کرنا واجب جانو۔ اگر یہ مطلب ہے تو محض دھوکا مسلمانوں کو دینا ہے۔ بخاری و مسلم کے الفاظ کی تقلید کی کون سی مصرح حدیث یا قرآن کی آیت ہے یا صحابہ میں سوائے چند نام کے کس کے نام کی تصریح آئی ہے۔ معاذ اللہ! اگر صحابہ کے قرن میں لفظ اصحابی کا نجوم پر قناعت ہے تو تَمَّ الَّذِي يَلُونَهُمْ اور لفظ اهل الذکر کے عموم میں کیا قباحت دیکھی جو یہاں تخصیص اسمی کی ضرورت پڑی۔ اگر غیر مقلد ہم سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ یا امام شافعی رضی اللہ عنہ کے تصریح اسم کی نص مانگتا ہے تو ہم بھی صحابہ کی ہر ہر واحد کے نام کی صراحۃً نص سے پوچھتے ہیں۔ اور بخاری و مسلم وغیرہ تمام آئمہ حدیث کی تقلید شخصی کی حدیث صریح طلب کرتے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ہیں۔ الغرض یہ سب مغالطہ اور دھوکا ہے۔ بات یہ ہے کہ جیسا صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین لیا، ویسا ہی تابعین رضی اللہ عنہم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے لیا، اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم نے صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین سے۔ اور جب صحابہ کی تقلید کا ارشاد کیا تو سب صحابہ کا گویا نام ہی لے دیا اور جب تابعین کا علم صحابہ کا علم ہے تو سب تابعین نے تقلید کو ضروری فرما دیا۔ اور علیٰ ہذا القیاس بعد کے قرون میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بھی تابعین میں سے ہیں۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے ایک رسالہ اس باب میں لکھا ہے تو ان کی تقلید نص سے ثابت ہوئی کیونکہ ان کا سب فقہ اور حدیث صحابہ کے اقوال و افعال سے حاصل و مستنبط ہے اور علیٰ ہذا شافعی رضی اللہ عنہ وغیرہ آئمہ تبع تابعین کے شاگرد ہیں ان کا علم بھی صحابہ سے مستفاد ہے۔ پس اب کس منہ سے کوئی ان کی تقلید سے انکار کرے گا تو ان کے نام کی نص صریح مانگنے میں مخالف کا کافیہ تنگ ہوگا۔ دیکھیں گے کہ وہ کس کس اپنے مقتدا یوں کی نص صریح لائے گا۔ ہاں ایک بات باقی رہی وہ یہ ہے کہ مخالف کا یہ مطلب ہو کہ تقلید سب صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین کی درست و ضرور ہے پھر خاص کر ایک ہی کی تقلید کرنی کیا ضرورت ہے اور وجوب ایک شخص کا کس نص میں آیا ہے۔ نص قرآن و حدیث تو علی العموم سب کی تقلید کا ارشاد فرماتے ہیں۔ اور تابعین و تبع تابعین کے طرز سے بھی یہ ہی ظاہر ہے کہ وہ کسی ایک کے شاگرد نہیں بلکہ بہت بہت لوگوں سے علم ان کا حاصل ہے۔ البتہ یہ بات قابل التفات و جواب ہے تو اول ہوش کر کے یہ بات سنو کہ حدیث اصحابی کالتجوہر کے یہ معنی ہیں کہ میرے سارے اصحاب مثل ستارہ کے ہیں تم جس کسی ایک صحابہ کی بھی اقتدا کرو گے (مشکوٰۃ باب مناقب الصحابہ تیسری فصل) تو ہدایت پاؤ گے تو مطلب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ فقط ایک صحابی خواہ کوئی ہو ہدایت کے واسطے کافی ہے۔ یہ معنی نہیں اگر سب کی اقتدا کرو گے تو ہدایت پاؤ گے ورنہ نہیں۔ مگر ہاں جب ایک کی اقتدا میں ہدایت ہے۔ اگر چند

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



صحابہ کی اقتدا ہوگی اور مسائل و مواقع متعدد میں اصحاب متعددہ سے اقتباس کرے گا تو بھی ہدایت ہوگی۔ تو بس اس حدیث میں آپ نے ایک صحابی کی تقلید کو کافی فرمایا ہے اور زیادہ کی تقلید کو منع نہیں فرمایا۔ فی الواقع مسئلہ مختلفہ میں ایک کی ہی تقلید ممکن ہو سکتی ہے دو یا تین کی تقلید ہو ہی نہیں سکتی۔ اور اوپر کی تقریر سے یہ واضح ہو گیا کہ تقلید تابعی کی تقلید صحابی بھی ہے۔ اور علیٰ ہذا یہ حکم جیسا صحابہ کی نسبت ہے ویسا ہی تابعین اور تبع تابعین وغیرہم کی نسبت بھی ہے کہ ایک کی تقلید ضروری ہے اور زیادہ کی منع نہیں تو بہر حال اتباع دین حاصل ہوتا ہے اور ہدایت پاتا ہے اور فَاَسْتَلُوا..... الخ (سورۃ النحل آیت نمبر ۴۳) کا امثال پورا حاصل ہوتا ہے۔ اور اصْحَابِیْ كَالنَّجْوَمِ..... الخ پر کامل عامل بنتا ہے۔ اس تقلید میں کوئی کراہت یا کوئی ترک اولیٰ نہیں اور مطلق تقلید کی جو مامور بہ ہے یہ بھی ایک فرز ہے۔ اگرچہ دوسرے فرد کہ چند علماء کا مقلد ہوتا ہے وہ بھی دراصل روا اور جائز ہے اور ہم پہلے اس تقلید شخصی کے ہے۔ تو بس مقلد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما کا مقلد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ ان میں سے کسی کے نام لے کر بتلانے کی ضرورت نہیں کیونکہ کلیہ کی جزئیات اور عام کی افراد بحکم صراحت ہی ہوتی ہے اور اگر غیر مقلدین کا مذہب کلیہ میں صراحت اسی کا ہے تو تمام کلیات و عمومات وارودہ نصوص لغو ہو جائیں گے۔ سب زانی و سارق و غاصب اپنے نام سے تصریح مانگیں گے جیسا کہ کفار کہا کرتے تھے کہ خاص ہمارے نام حکم نامہ لاؤ۔

الحاصل یہ نہایت فضول مطالبہ ہے اور وہی بات اور محض دھوکا ہے۔ بعد دریافت اس بات کے دوسری بات سنو کہ حق تعالیٰ قرآن شریف میں لَا تَفْرَقُوا حُكْمَ اتِّفَاقِ كَافِلِ اسْلَامٍ كُوْدِيْتَا ہے اور اجتماع اور عدم تنازع کو فرض فرماتا ہے اور جو امر تفریق ڈالنے والا ہو اس کو منع اور حرام فرماتا ہے اگرچہ وہ امر مستحب ہو۔ سو جو امر ایک وقت میں مستحب تھا جب اس امر سے مسلمانوں میں فساد ہونے لگا وہ امر

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حرام ہو جاتا ہے۔ دیکھو کہ رسول اللہ ﷺ نے باندیشہ افتراق امت کے بیت اللہ شریف کی دیوار کو اپنے موقع پر نہ بنایا۔ اور خود آپ نے تطویل قرأت نے الصلوٰۃ کو مستحب فرمایا تھا کہ عمدہ نماز وہ ہے جس میں قرآن زیادہ پڑھا جائے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا۔ لیکن جب ایک صحابی نے شکایت کی کہ ہم زراعت پیشہ ہیں معاذ رضی اللہ عنہ کی طول قرأت سے ہم کو تکلیف ہوتی ہے تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فغان فرمایا اور چھوٹی قرأت کو واجب کر دیا۔ کیونکہ قرأت ادا کرنے کو ادنیٰ درجہ کافی تھا اور یہ طریقہ موجب اتفاق کا تھا اور دوسرا طریقہ حالانکہ مستحسن تھا مگر وقت افتراق کے اس کو فتنہ فرمایا اور اس پر عمل کرنے والے کو فتنہ انگیز ٹھہرایا۔ پس یہ قاعدہ مسلم شرع کا ہے کہ اگر ادائے واجب کے دو طریقے ہوں ایک میں فساد ہوتا ہو اور دوسرے میں اتفاق رہتا ہو تو وہ طریقہ جس میں فساد ہو اختیار کرنا حرام ہو جاتا ہے اور دوسرا طریقہ واجب معین ٹھہر جاتا ہے۔ اگرچہ وہ طریقہ جس میں افتراق ہوتا ہے اصل میں عمدہ ہی کیوں نہ ہو مگر اس عارضی امر سے حرام بنتا ہے۔ اب ان دونوں امر کے بعد جواب اس خدشہ کا صاف نکل آیا کہ تقلید شخصی کرنے والے اہل ہند سے مثلاً اپنے فرض سے فارغ تھے اور اقتال امر خداوندی و دینی میں سرگرم۔ اب اگر عدم تقلید شخصی کو کوئی کرانا چاہتا ہے تو بحکم مقدمہ ثانیہ معلوم ہوا کہ فتنہ و افتراق آیت میں ڈالتا ہے۔ لہذا یہ امر ناجائز ہوا اور تقلید شخصی واجب ہوئی۔ لہذا ہم کہتے ہیں کہ اب تقلید شخصی واجب ہوگی اور عدم تقلید حرام بالغیر بنی۔ اور جو کچھ فتنہ اور نزاع اور اختلاف باہم اس عدم تقلید میں ہے وہ سب کو نظر آتا ہے مگر ہاں حق تعالیٰ جس کو کور باطن بنائے وہ اس فساد کے معائنہ سے معذور ہے۔ اب بفضلہ تعالیٰ وجوب تقلید شخصی بخوبی ثابت ہو گیا اور تقلید آئمہ اربعہ میں کسی امام کی بالعمین واجب و ثابت نص قرآنی اور حدیث نبوی سے ہوگی۔ فَتَدَبَّرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## تقلید کے بیان کا خلاصہ

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ پہلی اور دوسری صدی میں عوام الناس کسی خاص مذہب کے مقلد اور پابند نہ تھے۔ بجز شارع علیہ السلام کے کسی کی تقلید نہ کرتے تھے۔ بلکہ ان کو جو احکام ان کے باپ دادا سے یا ان کے شہروں کے علماء سے پہنچتے، ان پر عمل کرتے اور ضرورت کے وقت جس کو عالم دیندار سمجھتے اس سے مسئلہ دریافت کر لیتے تھے۔ یہ حالت دوسری صدی تک رہی۔ لوگ دو قسم کے تھے۔ عالم یا جاہل۔ عالم اپنے علم پر عمل کرتے اور جاہل جس عالم سے چاہتے احکام شرعی دریافت کرتے۔ دو صدی گزرنے پر خاص مذہب کا اختیار کرنا رواج پذیر ہوا۔ اس زمانہ کے عوام کسی نہ کسی مذہب کے پابند ہوتے تھے۔ جیسے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، بلکہ اکثر محدثین اور صاحب تصانیف بھی جیسے امام بخاری اور دیگر محدثین کسی نہ کسی مذہب کی طرف منسوب تھے، اگرچہ یہ لوگ خود بھی مجتہد تھے۔

غرض اکثر بزرگان دین باوجودیکہ اعلیٰ درجے کے عالم تھے، لیکن حنفی، مالکی، شافعی یا حنبلی ہونا پسند کرتے تھے اور اپنے آپ کو کسی امام کی طرف منسوب کرنا ان کے نزدیک کچھ عیب نہ تھا، بلکہ باعث فخر تھا۔ ان بزرگوں کو مرتبہ اجتہاد حاصل تھا پھر بھی تقلید کو اچھا سمجھا اور اپنے نام سے کوئی طریقہ نہ ایجاد کیا۔ مثل آئمہ اربعہ کے صاحب مذہب مشہور نہ ہوئے۔ ان دو صدیوں کے اندر مجتہدین کی کثرت ہوئی، پھر رفتہ رفتہ کمی ہوتی گئی یہاں تک کہ درجہ اجتہاد گویا اٹھا لیا گیا اور ہر شخص پر تعین مذہب شخصی ضروری و لازمی ہو گیا۔

یوم القيمة فی رضی الرحمن

ثم اعتقادی مذهب النعمان

حسبی من الخیرات ما اعدتہ

دین النبی محمد خیر الوری

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کے القاب کا ثبوت

اکثر غیر مقلدین حنفی، شافعی وغیرہ القاب کہلانے کو بدعت سیئہ اور شرک قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی القاب میں کوئی گناہ یا شرک نہیں ہے کیونکہ یہ سب مجتہدین محمدی ہیں جو تبع سنت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ پس جو حنفی ہے وہ موحد بھی ہے اور محمدی بھی ہے۔ اور حنفی کے یہ معنی کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو وہ اعلم و افضل جانتا ہے اور دیگر آئمہ پر بھی علی الحق عقیدہ رکھتا ہے اور علی ہذا شافعی وغیرہ۔ اور یہ لقب علمائے اہل حق میں برابر قدیم سے بلا تکثیر شائع رہا ہے کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ اور خیر القرون میں بایں معنی تلقب ثابت ہوا ہے کہ علوی اس شخص کو بولتے تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو افضل جانتا تھا اور عثمانی اسے کہتے تھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جانتا تھا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں یہ لقب بایں معنی موجود ہے۔ پس جب اس کی نظیر موجود ہے تو اس پر اعتراض کرنا اور اسے بدعت جاننا اہل علم کا کام نہیں۔ البتہ عوام نادان جہل کے سبب ایسے کلام کیا کرتے ہیں۔ آخر لقب محمدی بھی تو خود اس فرقہ کی ایجاد ہے کسی حدیث سے اس کا حکم جواز استخراج کر سکتے ہیں۔ اگر وہ اس لقب کو بوجہ اتباع فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں تو چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعمال مختلفہ سے چاروں اماموں نے اپنا مذہب حق مقرر کیا ہے تو حنفی ہونے کا لقب بھی اس پر قیاس کر لیجئے کہ بوجہ اتباع ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ ٹھہرا ہے اور اتباع آئمہ نہیں مگر اتباع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پھر اس تلقب سے کیا عجب ہو سکتا ہے۔

تمام بزرگانِ سلف کا مقلد ہونا

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ”انصاف“ میں لکھتے ہیں کہ امام

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بخاری محمد بن اسمعیل رضی اللہ عنہ معدود طبقات شافعیہ سے ہیں اور شاہد اس کا کلام نووی رضی اللہ عنہ کی ہے اور قسطلانی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو عاصم رضی اللہ عنہ نے امام بخاری رضی اللہ عنہ کو طبقات شافعیہ میں ذکر کیا۔ حمیدی رضی اللہ عنہ استاد بخاری رضی اللہ عنہ کا شافعی ہے۔ امام لیث رضی اللہ عنہ استاد بخاری رضی اللہ عنہ کا حنفی ہے اور امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امام لیث رضی اللہ عنہ امام مالک رضی اللہ عنہ سے زیادہ ترقیہ تھے۔ نووی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حرمہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ استاد مسلم رضی اللہ عنہ کا شافعی ہے۔ امام بغوی رضی اللہ عنہ شافعی ہے۔ منادی رضی اللہ عنہ نے تیسیر شرح جامع صغیر میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نسائی، ابن حبان، دارقطنی، ابونعیم، بیہقی وغیرہ شافعی ہیں۔ ملا علی قاری رضی اللہ عنہ شرح شفا میں لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض رضی اللہ عنہ اور قاضی ابوبکر باقلانی رضی اللہ عنہ ابوسعید سخون رضی اللہ عنہ ابوبکر بن سابق رضی اللہ عنہ مالکی ہیں۔ شاہ عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بستان میں لکھا ہے کہ یحییٰ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ استاد بخاری و مسلم کا مالکی ہے اور صاحب روح البیان رضی اللہ عنہ نے سورہ روم میں لکھا ہے کہ امام اشعری رضی اللہ عنہ امام فقہ و حدیث و اصول و عقاید کا شافعی ہے۔ لہذا شافعیہ اشعریہ ہیں۔ امام ابومنصور ماتریدی رضی اللہ عنہ امام فقہ و حدیث و تفسیر و اصول و عقاید و کلام کا حنفی ہے۔ لہذا حنفیہ ماتریدیہ ہیں۔ امام شعرانی رضی اللہ عنہ نے میزان الکبریٰ میں لکھا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ حنبلی ہیں۔

## مذہب اربعہ کے ماخذ

واضح ہو کہ مجتہدین نے دلائل احکام شرعیہ اور اس کے ماخذ میں بحث کیا ہے۔ جب دیکھا کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تعارض ہے اور آثار صحابہ و تابعین کے بھی باہم مختلف ہیں۔ وہ احادیث و آثار عام طور پر ماخذ ہیں۔ اکثر احکام اس سے ثابت ہوتے ہیں تو مجتہدین کو حیرت ہوئی اور باہم مجتہدین کی رائے اس بارہ میں مختلف ہوئی کہ اس تعارض اور اختلاف سے بچنے کی کیا صورت ہے تو امام

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



مالک رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا کہ ایسے محل میں اہل مدینہ کے عمل پر اعتبار کرنا چاہیے۔ اس واسطے کہ مدینہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر ہے اور خلفاء کا وطن ہے اور اولاد صحابہ رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کا مسکن ہے اور نزول وحی کا مقام ہے اور اہل مدینہ معانی وحی سے زیادہ واقف ہیں تو جو حدیث یا اثر اہل مدینہ کے عمل کے خلاف ہو تو ضرور ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہوگی یا ماول یا تخصص یا محذوف القصد ہوگی، تو ایسی حدیث پر احکام شرعیہ کا مدار نہیں ہو سکتا۔

اور امام شافعی رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا کہ ایسے محل میں اہل حجاز پر اعتبار کرنا چاہیے اور باوجود اس کے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے اس میں فہم کو دخل دیا۔ بعض روایت کو کسی حالت پر حمل کیا، بعض روایت کو دوسری حالت پر حمل کیا اور تا امکان روایات میں تطبیق دی۔ پھر جب امام شافعی رضی اللہ عنہ مصر و عراق میں تشریف لے گئے اور اس بلاد کے ثقافت سے روایات کثیرہ سنیں اور آپ کو معلوم ہوا کہ اس میں سے بعض روایات کو عمل اہل حجاز پر ترجیح ہے تو اس وجہ سے شافعی مذہب میں امام شافعی کے دو قول ہوئے۔ قول قدیم و قول جدید۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اختیار کیا کہ ہر حدیث کو اس کے ظاہر معنی پر حمل کیا۔ لیکن حدیث میں تخصیص کی اسکے مورد کے ساتھ بصورت متحد ہونے علت حکم کے۔ تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا مذہب خلاف قیاس ہوا اور اس مذہب میں اختلاف حکم میں ہوا۔ باوجود نہ ہونے وجہ فرق کے۔ اور اس واسطے وہ مذہب ظاہریہ کے ساتھ منسوب ہوا۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے تابعین نے جو امر اختیار کیا ہے وہ نہایت صاف ظاہر ہے اور بیان اس امر کا یہ ہے کہ جب ہم نے تحقیق کی تو شریعت میں دو قسم کے احکام پائے۔

ایک قسم قواعد کلیہ ہے اور وہ جامع و مانع ہے۔ مثلاً ہمارا یہ قول ہے کہ کوئی شخص

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کسی دوسرے شخص کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا اور یہ قول ہے کہ غنم بسبب عزم کے ہے اور یہ قول ہے کہ خراج بسبب ضمان کے ہے اور یہ قول ہے کہ عتاق یعنی آزاد کرنا نسخ نہیں ہو سکتا اور یہ قول ہے کہ بیع کامل ہوتی ہے ایجاب و قبول سے اور یہ قول ہے کہ گواہ مدعی کیلئے ہے اور قسم منکر پر ہوتی ہے اور ایسا ہی اور بھی بی شمار قول ہیں۔

دوسری قسم احکام کی وہ ہے جو حوادث جزئیہ اور اسباب مختصہ میں وارد ہوا۔ گویا اس قسم کا حکم بمنزلہ استنباط کے ہے۔ ان کلیات سے جو قسم اول احکام کی ہے اور اسکا ذکر اوپر ہو چکا تو مجتہد پر واجب ہے کہ ان کلیات کو محفوظ رکھے اور جو امور ان کلیات کے خلاف ہوں ان کو ترک کرے۔ اس واسطے کہ شریعت حقیقت میں عبارت اسی کلیات سے ہے۔ اور جو احکام خلاف اس کلیات کے ہیں کہ اس کے اسباب اور مخصصات ہمارے نزدیک یقینی طور پر ثابت نہیں تو وہ قابل اعتبار نہیں اور مثال اسکی یہ ہے کہ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب بیع میں کوئی فاسد شرط ہو تو وہ بیع باطل ہو جاتی ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حال میں جو وارد ہوا کہ انہوں نے اونٹ فروخت کیا اور شرط کر لی کہ یہ اونٹ ہمارے مصرف میں مدینہ منورہ تک رہے گا تو یہ قصہ شخصہ جزئیہ ہے۔ یہ معارض واسطے قاعدہ کلیہ مذکور کے نہ ہوگا۔ اور ایسا ہی حدیث صراط معارض نہ ہوگی۔ اس قاعدہ کلیہ کے جو قاعدہ کلیہ قطعی طور پر شرع میں ثابت ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ غنم بسبب عزم کے ہے۔ اور ایسے ہی اور بھی مسائل ہیں اور اس سے لازم آتا ہے کہ بہت احادیث پر عمل نہیں ہوتا۔ جس میں ایسے امور جزئیہ کا ذکر ہے جو حنفی مذہب کے کسی قاعدہ کلیہ کے خلاف ہے۔ لیکن علماء حنفیہ اس کا خیال نہیں کرتے بلکہ مجتہد کے اجتہاد کی طرف ان کی توجہ رہتی ہے اور کلیات کی محافظت کا خیال رہتا ہے اور یہی کوشش رہتی ہے کہ تا امکان جزئیات ان کلیات میں مندرج رہے۔ (فتاویٰ عزیزی)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## پانچواں باب

### مختصر حالات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

اب میں اپنی کتاب کے نامی گرامی اصلی مصنف امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات ناظرین کی توسیع خیالات کیلئے مرقوم کرتا ہوں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ فقہ کے بانی مہانی کون سے لوگ ہیں، بزرگ لوگ کیوں ان پر فریفتہ اور شیدا ہیں اور ان کو دیگر آئمہ پر کیوں ترجیح دی جاتی ہے اور ان میں کیا گن اور خوبی ہے جو دوسروں میں نہیں پائی جاتی۔ ان کی علمی معلومات کا ذخیرہ کس قدر ہے اور قرآن فہمی اور حدیث دانی میں ان کا کیا رتبہ ہے۔ زہد و ریاضت میں وہ کس پایہ کے بزرگ ہیں۔ کون لوگوں نے آپ سے فیض اور استفادہ حاصل کیا۔ آپ کے کس قدر شاگرد ہوئے ہیں اور مشہور عام شاگردوں کا کیا حال ہے۔

### امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نسب نامہ

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی نعمان ہے اور کنیت ابوحنیفہ ہے لیکن آپ کنیت ہی کے بسبب سے زیادہ تر مشہور ہوئے ہیں۔ ان کے والد ماجد کا نام ثابت اور دادا کا نام روٹی تھا جو کابل یا بروایتے بابل یا ترند کے باشندے تھے۔ بعض مورخین آپ کا نسب نامہ اس طرح لکھتے ہیں۔ نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان جو اہل فارس سے تھے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

### سن پیدائش

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سن ولادت میں بھی مورخین کا اختلاف ہے۔ چنانچہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو ۸۰ھ میں بمقام کوفہ پیدا ہوئے۔ قاضی ابن خلقان رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ۸۱ھ ہجری میں اور بعض کے نزدیک ۶۱ھ ہجری میں ہوئی، لیکن زیادہ صحیح اور معتبر روایت ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کہ آپ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔  
(رد المحتار وغیرہ)

## امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا

منقول ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد بچپن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے اور انہوں نے ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں خیر و برکت کی دعا فرمائی تھی۔ چنانچہ یہ اسی دعا کا ظہور ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ تمام زمانہ میں بڑے مجتہد اور امام اعظم ہوئے۔ ان کا مذہب مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک چار داگ عالم میں آنا فانا پھیل گیا اور آفتاب عالمتاب کی طرح پرتو فگن ہوا۔ بڑے بڑے علماء کرام اور مشائخ عظام اور اولیاء اللہ ذوی الاحترام اور خاصان خدا عالی مقام ان کے مذہب کے پیرو ہوئے۔

## حنفی اولیاءوں کے اسمائے مبارک

حنفی اولیاءوں کے چند نام یہ ہیں۔ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابو حامد لقاف رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خلف بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علی ہجویری معروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ، حضرت نور محمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت فقیر محمد طاہوی رحمۃ اللہ علیہ، راقم الحروف کے والد مولوی مست علی حنفی نقشبندی مجددی گدی نشین رحمۃ اللہ علیہ، غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ حنفی نقشبندی مجددی بن حضرت خان عالم المعروف خلیفہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن بولی شریف وغیرہ وغیرہ۔ غرض تمام خاندان نقشبندیہ صابریہ چشتیہ سہروردیہ اور قادریہ وغیرہ وغیرہ کے لاکھوں اولیاء اللہ اور قطب و غوث اور ابدال امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو ہوئے ہیں۔

## قصیدہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب میں

ہے ممکن بوحنفیہ کی ثنا تھوڑی ادا ہووے  
پر عنقا کا خامہ گر میسر اے ضیا ہووے

ترے اوصاف ممکن ہے کہاں لکھے کوئی شاعر  
اگر ہر حرف سے سو لاکھ مضمون بھی ادا ہووے

سوا تیرے ہے کون ایسا کہ جس کے واسطے ہر دم  
زبان عقل کل پر جہاں اور مرجبا ہووے

نہ کیونکر زہد و تقویٰ میں وہ سردار زمانہ ہو  
جسے سو بار حاصل خواب میں حق کی لقا ہووے

جہاں میں کیوں نہ اس کے مذہب حق کا بیج ڈنکا  
مبشر جس کے مذہب کا کلام مصطفیٰ ہووے

نہ کیوں وہ جان و دل سے مثل مجنوں تجھ پہ ہوشیدا  
جو تیرا وصف اور درجہ کسی سے کچھ سنا ہووے

گذاری عمر اپنی نیکیوں میں روز و شب یکساں  
جو انسان با خدا ہووے تو تجھ سا با خدا ہووے

Click For More Books

جو آپ ایسے مسیحا تھے کا نہ ہو پیر  
مسائل کے مرض سے اس کو حاصل کب شفا ہووے

ہوں جس پر سایہ افکن شاخہائے مذہب نعمان  
کہاں ممکن ہے اس کو خواہش ظل ہما ہووے

نماز فقہ سے سرشار ہوگا تا ابد بے شک  
ایاخ فقہ نعمان سے جو یک قطرہ چکھا ہووے

تری تقلید کو دل سے وہی مرغوب سمجھے گا  
کہ جس کے حال پر شامل بہت فضل خدا ہووے

جو تجھ سے پیشوا کو چھوڑ کر برگشتہ ہو جائے  
بجز ذلت کے ممکن ہے کہاں اس کا بھلا ہووے

جو حاسد دیکھتا ہو آپ کو چشم حقارت سے  
تہ تیغ غضب روز جزا اس کا گلا ہووے

جو ظاہر میں برا جانے جو باطن میں برا سمجھے  
یہاں اس کا برا ہووے وہاں اس کا برا ہووے

ترا در چھوڑ کر جائے گا کب وہ دوسرے در پر  
ملا تری تھے کا جسے کچھ بھی مزا ہووے

تمنائے دلی ہے یہ مری اے رفیق عالم  
ترے خدام کے زمرہ میں داخل یہ ضیا ہووے

شرف سے آپ کو مجھ کو بروز حشر اے سرور  
لقاء مصطفیٰ ہو اور دیدار خدا ہووے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لحد اور حشر میں سب کلفتوں سے ہو اماں مجھ کو  
بروز حشر مجھ پر سایہ عرش خدا ہووے  
طفیل اس اعتقاد مذہب نعمان کے اے خالق  
گناہوں سے مرے اعمال کا دفتر صفا ہووے  
صوفی تو خوش عقیدہ ہے نہ کیوں حسن عقیدت سے  
ترے بخت ہمایوں کا ستارہ پر ضیاء ہووے

## امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

شیخ جلال الدین شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تمییز الصحیفہ فی مناقب ابی حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ  
میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ظہور کے ساتھ اس حدیث  
میں بشارت دی۔ جسے ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حلیہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
کی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان العلم  
بالقریب لناعا لہ رجال من ابناء فارس اخرجہ ابو نعیم یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اگر علم ثریا کے پاس ہو تو ہر آئینہ اس کو کئی ایک شخص اولاد فارس سے لے لیں گے۔

(۲) بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ لو کان الدین  
عند الثریا لذهب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ یعنی اگر دین ثریا کے  
پاس بھی ہوگا تو اس کو ایک شخص اولاد فارس سے پالے گا اور اپنے قبضہ میں کر لے  
گا۔ (مشکوٰۃ باب جامع المناقب پہلی فصل)

## امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہی اس بشارت کا مستحق ہونا

پس ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اگر دین علم اور ایمان ثریا کے پاس ہوگا  
تو اسے وہ شخص جا کر لائے گا جو ابنائے فارس میں سے ہوگا۔ یعنی وہ شخص اوروں  
کی نسبت مسائل اختلافیہ میں بہت معصیب ہوگا اور حق کی جانب بہت جلد پہنچے گا۔

Click For More Books



چونکہ ابنائے فارس میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح کوئی نہیں ہوا اور آپ کے درجہ تک کوئی نہیں پہنچا۔ لہذا یہ حدیثیں انہیں کی ذات پر محمول کی گئیں۔ چنانچہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا ہی فرمایا ہے اور ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ خیرات الحسان میں ایک اور حدیث لکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تَرْفَعُ زِينَةُ الدُّنْيَا سَنَةَ خَمْسِينَ وَمِائَةٍ یعنی دنیا کی زینت ایک سو پچاس ہجری میں اٹھالی جائے گی۔ اس حدیث پر شمس آلائمہ کروری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ یہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر محمول ہے اس لئے کہ آپ نے اسی سن میں وفات پائی۔

### امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پانا

جب امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی تو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی کم سن تھے اس لئے آپ کی والدہ ماجدہ نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا تو اس طرح امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی زیر نگرانی پرورش پانے کا موقع نصیب ہوا اور آپ نے ان سے علوم ظاہری اور باطنی حاصل کئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی دیکھا۔ اس لئے آپ کے تابعی ہونے میں کوئی شبہ اور شک نہیں ہے۔ اب میں صحابی اور تابعی کی تعریف کرتا ہوں کہ صحابی کس کو کہتے ہیں؛ تابعی کس کو اور تبع تابعین کس کو۔

### تعریف صحابی

صحابی اسے کہتے ہیں جو حالت اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہو اگرچہ دور سے ہی زیارت کی ہو۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## فرق مابین روایت اور لقاء

روایت کے معنی دیکھنے کے ہیں اور لقاء ملاقات کو کہتے ہیں کہ خدمت میں حاضر ہو جائے۔ فرق یہ ہے کہ اندھے کو زیارت نہیں ہو سکتی، لقاء ہوتی ہے، تو اندھے کو صحابی کی حد میں داخل ہونے کے واسطے لقاء کا لفظ اختیار کرتے ہیں۔

اخذ حدیث آپ کے کلام سننے سے مراد ہے۔ اگر فقط روایت یا لقاء ہو اور روایت نہ ہو تو بھی صحابی ہوتا ہے۔ یہ مسئلہ سب محدثین کا مسلم ہے، کسی کو اس میں خلاف نہیں۔

## تعریف تابعی رحمۃ اللہ علیہ

تابعی وہ ہے جسے صحابی سے لقاء یا زیارت ہوئی ہو۔ اخذ حدیث ہو یا نہ ہو۔

## تعریف تبع تابعی رحمۃ اللہ علیہ

تبع تابعی وہ ہے جسے تابعی سے لقاء یا زیارت ہوئی ہو۔

## امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے تابعی ہونے کا ثبوت

محدثین کی اصطلاح میں تابعی اس کو کہتے ہیں جس نے کسی صحابی کو دیکھا ہو حقیقتاً جیسے اہل بصیرت یا حکماً جیسے نابینا۔ خواہ ان سے کوئی روایت کی ہو یا نہ کی ہو۔

شارع علیہ السلام نے تین زمانوں کا بیان فرمایا ہے کہ سب سے بہتر زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے پھر تابعین کا جنہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بہتر زمانہ

خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ الخ (مشکوٰۃ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

باب مناقب الصحابة پہلی فصل) یعنی میری امت کے بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں یعنی صحابی پھر وہ جو ان کے قریب ہیں یعنی تابعین پھر وہ جو ان کے قریب ہیں یعنی تبع تابعین۔

### روایت رسول کا خاصہ

صحیح ترمذی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَاتَمَسَّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَى أَوْدَاعِي مَنْ رَأَى لِي عَنِي دَوْخَ كِي آگ اس مسلمان کو نہ چھوئے گی جس نے مجھ کو دیکھا ہو یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔ (مشکوٰۃ باب مناقب الصحابة دوسری فصل)

غرض ان احادیث سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے بعد تابعی کا زمانہ تبع تابعین سے بہتر ثابت ہوتا ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی بقول راجح زمرۃ تابعین میں سے ہیں۔ لہذا ان کی فضیلت اور مرتبہ دیگر آئمہ ثلاثہ کے زیادہ مضبوط اور مستحکم ہے۔ (ملا علی قاری)

### امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں کون کون سے صحابی زندہ تھے

امام یافعی (شافعی) رحمۃ اللہ علیہ مرآة البیان میں لکھتے ہیں کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چار صحابیوں کا زمانہ پایا ہے۔ (۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بصرہ میں (۲) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کوفہ میں (۳) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں (۴) حضرت ابو طفیل عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ میں زندہ تھے۔ بعض مورخین کے نزدیک چھ سات یا آٹھ صحابیوں سے آپ کا روایت کرنا معلوم ہوتا ہے۔ (سیوطی اور ابن حجر مکی)

### سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت

جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب الصحفہ میں لکھتے ہیں۔ قَالَ حَمَزَةُ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>





کے قریب ہیں۔ (مشکوٰۃ باب مناقب الصحابہ پہلی فصل)  
اس حدیث خیر القرون میں تابعی اور تبع تابعی دونوں داخل ہیں اور تبع  
تابعین کا عہد دو سال کے بعد تک رہا۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو تبع تابعین  
میں سے ہیں ۲۰۴ ہجری میں وفات پائی ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۵۰ ہجری  
المقدس میں۔ بہر حال خیر القرون میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہونا محقق ہے اور تابعی  
ہونا بھی محقق ہے اگر کوئی ناواقف اور جاہل انکار کرے تو یہ اس کی جہالت اور عقل  
کی کمی ہے۔

گر نہ بیند بروز شہرہ چشمِ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

## امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حافظ حدیث ہونا

ردالمحتار میں مرقوم ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فن حدیث میں امام تھے کیونکہ  
آپ نے چار ہزار اساتذہ سے حدیث پڑھی تھی جو آئمہ تابعین اور غیر تابعین سے  
تھے۔ اسی سبب سے وہی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو محدثین حفاظ میں شمار کیا ہے اور وہ  
لوگ جو کہتے ہیں کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے صرف سترہ حدیثیں مروی ہیں یہ ان کی  
سراسر جہالت اور تاریخ سے ناواقفیت کا باعث ہے۔

## امام صاحب سے ایک ہزار سات سو احادیث کا مروی ہونا

زرقانے شارح موطا نے لکھا ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ایک ہزار  
سات سو روایات منقول ہیں۔ ہاں ابن خلدون نے اس قول کی مخالفت کی ہے لیکن  
اس کی مخالفت کی چنداں پرواہ نہیں ہے کیونکہ محدثین کے نزدیک اس کا قول کچھ  
معتبر نہیں ہے اس لئے کہ اس کو امور شرعیہ میں مہارت تامہ نہیں ہے۔ چنانچہ شمس  
الدین محمد بن عبدالرحمن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ شاگرد ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ضوء لامع

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فی اعیان القرن التاسع میں لکھتے ہیں کہ ابن خلدون امور شرعیہ میں ماہر نہ تھا۔ بہر کیف امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ حافظ حدیث تھے اور کئی ہزار حدیثیں آپ سے مروی ہیں۔

### ثبوت روایات امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مسانید روایات امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قطع نظر صرف تصانیف تلامذہ امام کو ملاحظہ کیجئے۔ جن میں بواسطہ امام بسند متصل اخبار اور آثار مروی ہیں۔ جیسے موطا اور کتاب الحج اور سیر کبیر اور کتاب الآثار مصنفہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور کتاب الخراج مصنفہ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ تو ان میں صدہا روایتیں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نکلیں گی۔ علاوہ بریں مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور مصنف عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ اور تصانیف دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اور تصانیف طحاوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے شرح معانی الآثار و مشکل الآثار وغیرہ کو اگر دیکھئے تو اس میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیشمار روایتیں موجود ہیں۔

### امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے استادوں کی تعداد

شیخ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ تہذیب الکمال میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے استادوں کی فہرست یوں ارقام فرماتے ہیں۔ (۱) ابراہیم بن محمد بن منشر رحمۃ اللہ علیہ (۲) اسمعیل بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ (۳) جبہ بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ (۴) ابوہند حارث بن عبدالرحمن ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ (۵) حسن بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (۶) حکم بن عتیہ رحمۃ اللہ علیہ (۷) حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ (۸) خالد بن علقمہ رحمۃ اللہ علیہ (۹) ربیعہ بن ابی عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ (۱۰) زبید الیامی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱) زیاد بن علاقہ رحمۃ اللہ علیہ (۱۲) سعید بن مسروق ثوری رحمۃ اللہ علیہ (۱۳) سلمہ بن کھیل رحمۃ اللہ علیہ (۱۴) سماک بن حرب رحمۃ اللہ علیہ (۱۵) مٹداد بن عبدالرحمن قشیری رحمۃ اللہ علیہ (۱۶) شیبان بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ (۱۷) طاؤس بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ (۱۸) طریف بن سفیان سعدی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹) طلحہ بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



(۲۰) عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ (۲۱) مر سبعمی رضی اللہ عنہ (۲۲) عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ (۲۳)  
عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ (۲۴) عبدالرحمن بن ہرمزاعرج رضی اللہ عنہ (۲۵) عبدالعزیز  
بن رفیع رضی اللہ عنہ (۲۶) عبدالکریم بن ابی امیہ بصری رضی اللہ عنہ (۲۷) عبدالملک بن عمر  
رضی اللہ عنہ (۲۸) علی بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ (۲۹) عطاء بن ابی ریح رضی اللہ عنہ (۳۰)  
عطاء بن سارب رضی اللہ عنہ (۳۱) عطیہ بن سعد عوفی رضی اللہ عنہ (۳۲) عکرمہ مولیٰ ابن  
عباس رضی اللہ عنہ (۳۳) نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ (۳۴) علقمہ بن مرہد رضی اللہ عنہ (۳۵)  
علی بن حسن رضی اللہ عنہ (۳۶) عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ (۳۷) عون بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ  
(۳۸) قابوس بن ابی طیبان رضی اللہ عنہ (۳۹) قاسم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ (۴۰) عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ (۴۱) قتادہ رضی اللہ عنہ (۴۲) قیس بن مسلم رضی اللہ عنہ (۴۳) محارب بن  
وتار رضی اللہ عنہ (۴۴) محمد بن زبیر حطلی رضی اللہ عنہ (۴۵) محمد بن سائب رضی اللہ عنہ (۴۶)  
ابوجعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ (۴۷) محمد بن قیس ہمدانی رضی اللہ عنہ (۴۸) محمد بن شہاب زہری  
رضی اللہ عنہ (۴۹) محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ (۵۰) مخل بن راشد رضی اللہ عنہ (۵۱) سلم بطین  
رضی اللہ عنہ (۵۲) معین بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ (۵۳) مقسم رضی اللہ عنہ (۵۴) منصور رضی اللہ عنہ  
(۵۵) موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ (۵۶) ناصح بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ (۵۷) ہشام  
بن عروہ رضی اللہ عنہ (۵۸) ہشیم بن حبیب رضی اللہ عنہ (۵۹) ولید بن ربیع فخری رضی اللہ عنہ  
(۶۰) یحییٰ بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ (۶۱) یحییٰ بن عبداللہ کندی رضی اللہ عنہ (۶۲) یحییٰ بن  
عبداللہ الجابر رضی اللہ عنہ (۶۳) یزید بن صہیب رضی اللہ عنہ (۶۴) یزید بن عبدالرحمن کوفی  
رضی اللہ عنہ (۶۵) یونس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (۶۶) ابو حصین اسدی رضی اللہ عنہ (۶۷) ابوزبیر مکی  
رضی اللہ عنہ (۶۸) ابواسود سلمی رضی اللہ عنہ (۶۹) ابوعون ثقفی رضی اللہ عنہ (۷۰) ابوسعید رضی اللہ عنہ  
وغیرہ۔ پس امام صاحب رضی اللہ عنہ اگر فی استاد دس حدیثیں روایتیں کرتے تو بھی  
سات سو روایات ہوتی ہیں۔ (فَتَدَبَّرُوا بِأُولَى الْأَبْصَارِ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اب میں بزرگان دین کے خیالات امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پیش کرتا ہوں تاکہ ناظرین کو عین الیقین ہو جائے کہ واقعی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے جید قلمبر محدث اور عالم فاضل اور عارف باللہ تھے۔ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ)

## داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر امام صاحب کی نسبت

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سنت کے زندہ کرنے والے تھے

(۱) عالم اکمل و فاضل اجل حضرت مخدوم علی بن عثمان ہجویری ثم لاہوری ملقب بحضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی مبارک کتاب کشف المحجوب میں ارقام فرماتے ہیں کہ جب امام ابوحنیفہ کوئی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارادہ کیا کہ لوگوں سے الگ ہو جائے تاکہ دل کو ریاست اور لوگوں کے مرتبہ سے پاکیزہ رکھے اور بے عیب ہو کر حق کیلئے کھڑا ہو۔ یہاں تک کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیاں ان کے لحد سے جمع کرتا تھا۔ اور بعض کو بعض سے پسند کرتا تھا۔ اس واقعہ کی ہیبت کے سبب خواب سے جاگ اٹھا اور امام محمد بن سیرین کے اصحابوں میں سے ایک سے خواب کا بیان پوچھا۔ اس نے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی سنت کے نگاہ رکھنے میں یہاں تک بڑے درجہ میں پہنچے گا کہ اس میں تصرف کرنے والا ہوگا اور صبح کو غیر صبح سے جدا کرے گا۔ پھر دوسری دفعہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے کہا اے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تجھے خدائے تعالیٰ نے میری سنت زندہ کرنے کیلئے بنایا ہے، گوشہ نشینی کا ارادہ نہ کر۔

امام رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا روایئے صادقہ

(۲) عالم اکمل و فاضل اجل حضرت مخدوم علی بن عثمان ہجویری ثم لاہوری ملقب بحضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب کشف المحجوب میں ارقام فرماتے ہیں

Click For More Books



کہ جب میں شام میں تھا اور حضرت بلال مؤذن رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر سویا ہوا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو خواب میں مکہ کے اندر دیکھا اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مشیہ کے دروازے سے اندر آئے ہیں۔ ایک پیر مرد کو بغل میں پکڑ لیا ہے جیسا کہ لڑکوں کو پکڑتے ہیں۔ میں محبت کے سبب ان کے پاس دوڑا گیا اور ان کے پاؤں چومے اور اس تعجب میں تھا کہ وہ بوڑھا کون ہے۔ آپ معجزے سے میرے باطن اور میرے ارادے پر واقف ہو گئے اور مجھے کہا کہ یہ تیرا امام اور تیری ولایت کے لوگوں میں سے ہے یعنی ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ)

### نتیجہ جواب

اس خواب سے مجھ کو یہ امر درست معلوم ہو گیا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان میں سے ہوئے ہیں جو طبع کی صفتوں سے فانی تھے اور شرع کے حکموں سے باقی اور ان سے قائم کیونکہ ان کے رہبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور اگر وہ آپ جاتے تو باقی الصفت ہوتے اور باقی الصفت یا مخطی ہوتا ہے یا مصیب۔ جب ان کے رہبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو فانی الصفت ہے اور پیغمبر کی صفت کے بقاء سے قائم ہے اور جب پیغمبر پر خطا کی صورت واقع نہیں ہوتی تو جو اس سے قائم ہے اس پر بھی نہیں ہوتی اور یہ ایک لطیف رمز ہے۔ فَتَدَبَّرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ

## مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر امام کی شان میں

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (جن کے صحیح صحیح حالات مع عملیات و تعویذات زیر طبع ہیں) اپنے مکتوبات کی جلد ثانی میں لکھتے ہیں۔ مثل روح اللہ مثل امام اعظم کونی است کہ برکت ورع و تقویٰ و بہ دولت متابعت سنت درجہ علیا در اجتهاد و استنباط یافتہ است کہ دیگران در فہم او عاجز اند و مجتہدات اورا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



بواسطہ وقت معانی، مخالف کتاب و سنت دانندہ اور اوصحاب الراے پندارند۔ یعنی مثل روح اللہ کے مثل امام اعظم کوفی کی ہے کہ پرہیزگاری اور تقویٰ کی برکت سے اور تابعداری سنت کے ذریعہ سے بڑا مرتبہ اجتہاد اور استخراج مسائل کا پایا ہے کہ دوسرے لوگ اس کے سمجھنے سے عاجز ہیں اور ان کے مسائل مستبطہ کو بوجہ وقت معانی کے مخالف قرآن مجید اور حدیث کے جانتے ہیں اور ان کو اوصحاب الراے سمجھتے ہیں مگر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بہ کرمہ از وقت نقاہت او علیہ الرضوان دریافت کہ گفت الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ، بواسطہ ہمیں مناسبت کہ بروح اللہ وارد تواند بود۔ آنچہ حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فصول ستہ نوشتہ است کہ عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بعد از نزول بمذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حکم و عمل خواہد کرد۔ بے شائبہ تکلف و تعصب گفتہ می شود کہ نورانیت مذہب حنفی بہ نظر کشفی در رنگ دریائے عظیم می نماید۔ وسائر مذاہب در رنگ حیاض وجد اول نظری آید۔ ناقصان چند احادیث را یاد گرفته اند و احکام شرعیہ را در ان منحصر ساختہ اند و ماورای معلوم خود را نفی مے نمایند۔

چو آں کرے کہ در شگے نہاں است

زمین و آسماں اورا ہماں است

وائے ہزار وائے از تعصب ہائے بار وایشاں و از نظر ہائے فاسد ایشاں بانی فقہ ابوحنیفہ است و سہ حصہ فقہ اورا مسلم داشته اند و در ربع باقی ہمہ شرکت دارند و در فقہ صاحب خانہ اوست و دیگران ہمہ عیال وے اند۔ یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے البتہ کچھ نقاہت آپ کی سمجھی تو یہ فرمایا کہ کل فقہاء ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے عیال ہیں فقہ میں۔ اور شاید اسی مناسبت سے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ہے حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نے فصول ستہ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آسمان سے اتر کر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر حکم اور عمل کریں گے اور بلا تکلف اور بغیر تعصب کے کہا جاتا ہے کہ نورانیت حنفی مذہب کی بنظر کشف مثل دریائے عظیم کے دکھلائی دیتی ہے اور باقی مذاہب مثل حوض اور نہر کے۔ کم سمجھ لوگوں نے چند حدیثیں یاد کر لی ہیں اور احکام شرعیہ کو اسی میں منحصر جانتے ہیں، اپنے معلومات کے سوا سب کی نفی کرتے ہیں۔ وہ لوگ اس کیڑے کی طرح ہیں جو پتھر کے اندر پوشیدہ ہے، زمین اور آسمان اس کیلئے وہی پتھر ہے۔ افسوس ہزار افسوس ان کم سمجھوں کے تعصب باریک اور نظر فاسد پر وہ لوگ نہیں جانتے کہ باقی فقہ ابوحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور تین حصہ ان کی فقہ کو لوگوں نے مسلم رکھا ہے اور باقی ربع میں سب شرکت رکھتے ہیں اور امام ابوحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فقہ میں گویا صاحب خانہ ہیں اور لوگ ان کے عیال ہیں۔

اب میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا عربی قصیدہ مع ترجمہ جو انہوں نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں لکھا ہے، عوام الناس کی خاطر ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

## عبداللہ بن مبارک کا قصیدہ امام اعظم کی شان میں

لَقَدْ زَانَ الْبِلَادَ وَمَنْ عَلَيْهَا	اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبُوْحَنِيفَةَ
بیٹھ زینت دی شہروں کو اور دہاں کے باشندوں کو	مسلمانوں کے امام ابوحنیفہ نے
بِأَحْكَامٍ وَأَثَارٍ وَفَنِي	كَآيَاتِ الزُّبُورِ عَلَى الصَّحِيفَةِ
ساتھ احکام شرعی اور احادیث نبوی اور فقہ کے	مانند آیتیں زبور کے صحیفہ پر
فَمَا فِي الْمَشْرِقَيْنِ لَهُ نَظِيرُ	وَلَا فِي الْمَغْرِبَيْنِ وَلَا بَكُوفَةٍ
جس نہیں ہے پورب میں گوئی ان کا نظیر	اور نہ پیچم میں اور نہ گوز میں
اِمَامًا صَارَ فِي الْاِسْلَامِ نُورًا	اَمِيْنَا لِرَسُوْلٍ وَلِلْخَلِيْفَةِ
ایسا امام کہ ہو گیا اسلام میں نور	امین واسطے رسول اور خلیفہ کے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَصَامَ نَهَارَهُ لِلَّهِ خِيفَةً

اور روزہ رکھتے تھے دن کو واسطے اللہ کے بسبب ڈر کے

وَمَا زَالَتْ جُورِحُهُ عَفِيفَةً

اور ہمیشہ رہے اعضا ان کے پاک

وَمَرْضَاةُ الْإِلَهِ لَهُ وَظِيفَةً

اور تمہی خوشنودی اللہ تعالیٰ کی ان کی روش

إِمَامٍ لِلْخَلِيفَةِ وَالْخَلِيفَةُ

امام خلیفہ کا اور خلیفہ

خِلَافَ الْحَقِّ مَعَ حُجَّةٍ ضَعِيفَةٍ

خلاف حق کے ساتھ دلیلیں ضعیف کے

لَهُ فِي الْأَرْضِ أَثَرٌ شَرِيفَةٌ

ملائکہ ان کی اچھی اچھی نشانیاں زمین پر ہیں

صَحِيحَةُ النَّقْلِ فِي حِكْمٍ لَطِيفَةٍ

صحیح از روئے نقل کے گویا وہ ایک لطف ہے

عَلَى فِقْهِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ

امام ابوحنیفہ کی فقہ کے

عَلَى مَنْ رَدَّ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ

اس پر کہ رد کرے حکمت سے ابوحنیفہ کے قول کو

يَبِيتُ مُشَمِّرًا سَهْرَ اللَّيَالِي

شب باشی کرتے تھے دامن چنکر در آنحالانکہ جاگتے تھے راتوں کو

وَصَانَ لِسَانَهُ عَنْ كُلِّ أَفْكٍ

اور محفوظ رکھا اپنی زبان کو سب گناہوں سے

يَعْفُ عَنِ الْمَحَارِمِ وَالْمَلَاهِي

بچتے رہے وہ حرام اور لہو سے

فَمَنْ كَأَبِي حَنِيفَةَ فِي عِلَاةٍ

پس کون ہے ابوحنیفہ کی مانند ان کے درجے میں

رَأَيْتُ الْعَائِبِينَ لَهُ سَفَاهًا

ایکھا میں نے ان کی عیب بیہوشیوں کو نادان

وَكَيْفَ يَحِلُّ أَنْ يُؤْذَى فِقْهُهُ

اور کب زیبا ہے یہ کہ ان کو اذیت دے کوئی فقہ

وَقَدْ قَالَ ابْنُ اِدْرِيسَ مَقَالًا

اور بیٹک فرمایا ہے امام شافعی نے ایک قول

بَأَنَّ النَّاسَ فِي فِقْهِ عِيَالٍ

بیٹک آدمی فقہ میں عیال ہیں

فَلَعْنَةُ رَبِّنَا أَعْدَاءَ دَرْمَلٍ

پس لعنت خدا کی ہو برابر بالوں کے یعنی بیٹار

## امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا زہد و تقویٰ

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد زاہد متقی پرہیزگار اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے

والے تھے۔ اکثر اوقات خاموش رہتے۔ بے ضرورت تکلم نہ فرماتے۔ صاحب

کرامات تھے۔ چنانچہ آپ کے ورع و تقویٰ کے متعلق حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے

منقول ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دفعہ اتفاق سے ایک قرض دار کے مکان

پر جانا پڑا، قرضدار کو باہر سے آواز دے کر خود دھوپ میں کھڑے رہے۔ لیکن اس

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کے مکان کے سایہ میں کھڑا ہونا پسند نہ فرمایا کیونکہ انہوں نے یہ خیال کیا کہ صاحب دیوار میرا مقروض ہے۔

### سود کی نسبت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

جو قرض سے نفع حاصل کرے وہ سود ہے اور میرا بیٹھنا اس کے سایہ دیوار میں نفع ہے۔ پس یہ بھی سود کے حکم میں ہے۔

### مشتبہ مال کی نسبت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا استفتا

خزانہ المفتیین میں مروی ہے کہ ایک سوداگر پارچہ فروش کے ساتھ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تجارت میں شرکت کی۔ تاجر مصر میں تجارت کرتا تھا۔ تجارت کے کسی تھان میں نقص و عیب تھا۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو لکھ بھیجا کہ فلاں تھاں جس پر یہ نشانی ہے عیب دار ہے۔ اس کو بیچنے کے وقت مشتری کو اس کے عیب پر مطلع کر دینا۔ تاجر صاحب کو اس کا کچھ خیال نہ رہا اور سب تھان فروخت کر ڈالے اور ان میں وہ عیب دار تھان بھی بغیر اظہار عیب کے فروخت ہو گیا۔ تاجر صاحب کوفہ میں واپس آئے اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حصہ مبلغ تیس ہزار درم ان کو دیا۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا کہ تھان کا عیب نہیں ظاہر کیا گیا۔ فرمایا یہ رقم شبہ والی ہے میں اسے اپنے کام میں نہیں لاؤں گا پس وہ سب مال خیرات کر دیا۔

### امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خواب کی تعبیر

منقول ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کھودی اور آپ کی ہڈیاں مبارک اپنے سینہ سے لگائیں۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے اس خواب کی تعبیر دریافت کی گئی تو انہوں نے جواب دیا۔ اس خواب کا دیکھنے والا ایک ایسے علم کو عالم میں پھیلانے کا کہ اس سے پہلے کسی سے اس علم کی اشاعت نہ ہوئی ہوگی۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## خانہ کعبہ کے دروازہ پر دو رکعت میں تمام قرآن مجید کا پڑھنا

منقول ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی آخری عمر میں حج کیا اور کعبہ معظمہ کے اندر داخل ہو کر داہنے پیر کھڑے ہو کر نصف قرآن مجید پڑھا۔ پھر رکعت پوری کر کے دوسری رکعت میں نصف قرآن مجید پڑھ کر نماز ختم کی اور بارگاہ الہی میں یہ دعا مانگی۔ خداوند اس عاجز بندے نے تیری عبادت کا حق نہ ادا کیا لیکن تیری معرفت بقدر امکان جانی۔ خدایا میری عبادت کا نقصان کمال معرفت کے سبب معاف فرما۔ ہاتھ غیب نے آواز دی تم نے خوب ہم کو پہچانا اور تمہاری معرفت خالص ہوئی اور تم نے اچھی خدمت کی، ہم نے تم کو بخشا اور نیز ان لوگوں کو جو قیامت تک تیرے مذہب کے تابع رہیں۔

## ۴۰ برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا

منقول ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت کا یہ حال تھا کہ انہوں نے پچپن حج کئے تھے اور چالیس برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ اکثر اوقات تہجد کی ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کیا۔ رات کے وقت ان کی گریہ درازی کی آواز ہمسایہ سنتے اور ان پر ترس کھاتے تھے۔

## ہستی واجب الوجود کا ثبوت

### امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دہریوں کا مناظرہ

(۱) تفسیر کبیر میں مرقوم ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرقہ دہریہ کے حق میں مثل شمشیر برہنہ کے تھے۔ اس سبب سے وہ لوگ آپ کے قتل کے واسطے موقع ڈھونڈتے تھے۔ اتفاقاً ایک روز مسجد میں آپ تھا بیٹھے تھے کہ دفعہ وہ لوگ تنگی تلواریں لئے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہوئے آئے اور آپ کو گھیر لیا اور آپ کے مارنے کا قصد کیا۔ آپ نے فرمایا پہلے تم لوگ ایک بات کا جواب دو پھر جو تمہارا جی چاہے کرنا۔ انہوں نے کہا۔ فرمائیے! آپ نے کہا کہ تم اس شخص کو کیسا سمجھتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میں نے ایک کشتی دیکھی ہے جو مال و اسباب سے بھری ہوئی ہے اور دریا کی امواج اس کو دھکے پر دھکے دے رہی ہیں اور وہ ہوا کے جھونکے ہر طرف سے کھا رہی ہے۔ باوجود اس کے وہ سیدھے خط مستقیم کی طرف چلی جاتی ہے ذرا بھی ٹیڑھی نہیں ہوتی حالانکہ اس پر نہ کوئی ملاح ہے نہ کوئی محافظ۔ بتلاؤ تو کیا تمہاری عقل اس قول کو تسلیم کرتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ بلکہ یہ تو ایسی بات ہے کہ اس کو کوئی بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ تب امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ سبحان اللہ جب عقل یہ تسلیم نہیں کرتی کہ کشتی دریا میں سیدھی بلا محافظ اور ملاح کے چل سکتی ہے تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ دنیا باوجود اختلاف احوال اور تغیر اعمال اور کشادگی اطراف اور تبائن اکناف کے بلا صانع اور خالق اور حافظ کے قائم رہ سکتی ہے۔ پس وہ لوگ آپ کی اس تقریر سے دنگ رہ گئے اور تلواریں نیام میں کر لیں اور صدق دل سے تائب ہو کر مسلمانوں کے زمرہ میں داخل ہوئے۔

(۲) تفسیر کبیر میں منقول ہے کہ کسی نے آپ سے ثبوت ہستی واجب الوجود کی دلیل پوچھی۔ آپ نے فرمایا۔ سنو کہ باپ تو چاہتا ہے کہ لڑکا پیدا ہو۔ لیکن پیدا ہوتی ہے لڑکی اور کبھی چاہتا ہے کہ لڑکی پیدا ہو تو لڑکا پیدا ہو پڑتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی صانع عالم ضرور ہے۔

## قرأت فاتحہ خلف الامام کی عدم ضرورت

سورہ فاتحہ خلف الامام کے بارے میں مناظرہ

منقول ہے کہ مدینہ منورہ کے بہت لوگ امام ابوحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے قرأت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



خلف الامام میں بحث کرنے کے واسطے آئے تاکہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ساکت اور مغلوب کر دیں۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم تنہا سب لوگوں سے کیونکر بحث کر سکتے ہیں۔ آپ سب ایک شخص کو جو آپ لوگوں میں بڑا عالم ہو سردار مقرر کیجئے تاکہ ہم ان سے بحث کریں۔ پس سب لوگوں نے ایک شخص کو مقرر کیا۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا یہ شخص تم لوگوں میں بڑا عالم ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے مباحثہ کرنے سے تم سے مباحثہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا ہاں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس پر الزام دینے سے تم پر الزام ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیونکر انہوں نے کہا اس لئے کہ ہم نے اس کو اپنا امام بنایا۔ پس ان کا قول ہمارا ہی قول ہے۔ تب امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہذا القیاس جب ہم نے نماز میں کسی کو امام بنایا تو اس کی قرأت مقتدیوں کی قرأت ہوگی اور وہ نائب ہوگا ہماری طرف سے۔ تب وہ لوگ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس دندان شکن تقریر کو سن کر دنگ رہ گئے۔

## رفع یدین کے متعلق امام صاحب کا اوزاعی سے مناظرہ

عقود الجواہر میں منقول ہے کہ حارثی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن زیاد رازی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن شاذ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے تھے کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اوزاعی مکہ میں مقام دارحناطین میں اکٹھے ہوئے۔ اوزاعی نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا آپ نماز میں رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رفع یدین کی کوئی حدیث رسول اللہ

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت نہیں ہوئی۔ تب اوزاعی نے کہا کیوں نہیں ثابت ہوئی۔ بیان کی مجھ سے زہری رحمہ اللہ نے سالم رحمہ اللہ سے اور سالم اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھاتے تھے شروع نماز کے وقت اور رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔ تب امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے حماد رحمہ اللہ نے اور حماد رحمہ اللہ نے ابراہیم رحمہ اللہ سے اور ابراہیم رحمہ اللہ نے علقمہ رحمہ اللہ سے اور علقمہ رحمہ اللہ نے اسود رضی اللہ عنہ سے بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھاتے تھے دونوں ہاتھ مگر نماز شروع کرنے کے وقت اور پھر کہیں سے نہیں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ تب اوزاعی نے کہا کہ میں حدیث روایت کرتا ہوں۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اور آپ حدیث بیان کرتے ہیں عَنْ حَمَادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ پس امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ زہری رحمہ اللہ سے حماد رحمہ اللہ زیادہ فقیہ تھے۔ اور سالم رحمہ اللہ سے ابراہیم رحمہ اللہ اور علقمہ رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فقہ میں کم نہ تھے۔ اگرچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل تھی مگر علقمہ رضی اللہ عنہ کو بھی فضل صحبت تھا اور اسود رضی اللہ عنہ کو زیادہ تر فضل تھا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ تو خود عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام صاحب رحمہ اللہ کی یہ مدلل اور دندان شکن تقریر سن کر اوزاعی خاموش ہو گئے۔

## امام موفق کا قصیدہ امام صاحب رحمہ اللہ کی شان میں

امام ابوالموید موفق بن احمد مکی رحمہ اللہ نے مناقب الامام الاعظم رحمہ اللہ میں کیا

ہی اچھا لکھا ہے۔

کذی القمر الوضاح خیر الکواکب

عدا مذهب النعمان خیر المذاهب

جیسا کہ روشن چاند سب ستاروں سے بہتر ہے

حضرت ابوصیف نعمان کا مذہب سب مذہبوں سے بہتر ہے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فمذہبہ لاشک خیر المذاهب

اس لئے آپ کا مذہب بیشک سب مذہبوں سے بہتر ہے

خلا اذ تخلی عن جمیع المعائب

تمام عیبوں سے پاک ہے

واقرارہ بالحسن ضریۃ لاذب

اور اس خوبی کا اعتراف کرنا لازم و ثابت ہے

فاین عن الرومی نسیب العناکب

مگر چادر رومی کی اور لکڑیوں کا جالا کجا

تجلی عن الاحکام سبغ الغباب

احکام سے تاریکیوں کے پردے اٹھ گئے

واصحابہ مثل النجوم الثواقب

اور آپ کے اصحاب روشن ستاروں کی مانند ہیں

تفقہ فی خیر القرون مع التقی

آپ خیر القرون میں تقویٰ کے ساتھ فقیہ بن گئے

ولا عیب فیہ غیران جمیعہ

اور اس میں کوئی عیب نہیں سوائے اس کے کہ وہ سب

الدعواہ قد اقر بحسنہ

آپ کے سخت دشمن نے آپ کے مذہب کی خوبی کا اعتراف کیا ہے

مذاهب اهل الفقه عند تقلصت

فقہاء کے مذہب آپ ہی کے مذہب سے نکلے ہیں

وکان له صحب بنور علومهم

اور آپ کے اصحاب ایسے تھے کہ ان کے علوم کی روشنی سے

ثلاثة الاف والفسوخه

چار ہزار آپ کے شیوخ تھے

## اجتہاد کی تعریف اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مجتہد ہونا

امام ابوحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کا مجتہد مطلق ہونا ایک ایسا مسلم مسئلہ ہے جس سے تیرہ سو برس کی مدت میں کسی سلیم الفطرت شخص نے انکار نہیں کیا۔ چنانچہ میں اس پر ذرا روشنی ڈالتا ہوں۔

اجتہاد کی تعریف علمائے حدیث مثلاً بغوی رحمۃ اللہ علیہ 'رافعی رحمۃ اللہ علیہ ' علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے ان لفظوں میں کی ہے کہ مجتہد وہ شخص ہے جو قرآن و حدیث مذہب سلف لغت قیاس ان پانچ چیزوں میں کافی دستگاہ رکھتا ہو۔ یعنی مسائل شرعیہ کے متعلق جس قدر قرآن مجید میں آیتیں ہیں جو حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ جس قدر علم لغت درکار ہے سلف کے جو اقوال ہیں قیاس کے جو طریق ہیں۔ قریب کل کے جانتا ہو اگر ان میں سے کسی میں کمی ہے تو وہ مجتہد نہیں ہے اور اس کو تقلید کرنی چاہیے جیسا کہ ہم تقلید کے باب میں بالتفصیل لکھ آئے ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## جواب شبہ عدم انقطاع اجتهاد

### اعتراض

اجتهاد کوئی نبوت نہیں جو ختم ہوگئی ہو ہم بھی اجتهاد کر سکتے ہیں اور مجتہد کو سب کے نزدیک دوسرے مجتہد کی تقلید ناجائز ہے۔

### جواب

قوت اجتهاد یہ کا پایا جانا عقلاً یا شرعاً ممتنع و محال تو نہیں ہے لیکن مدت ہوئی کہ یہ قوت مفقود ہے اور اس کا امتحان بہت سہل یہ ہے کہ فقہ کی ایسی کتاب سے جس میں دلائل مذکور نہ ہوں۔ کَیْفَ مَا اِتَّفَقَ مَخْتَلَفِ ابواب کے سو سوالات فرعیہ جو قرآن مجید و حدیث شریف میں منصوص نہ ہوں لئے جائیں اور کوئی صاحب علم اپنے اجتهاد مرغوم سے ان کے جواب قرآن و حدیث سے مستنبط کریں اور جن اصول پر استنباط کریں ان کو بھی قرآن و حدیث کی عبارت یا اشارت یا دلیل عقلی شافی سے ثابت کریں۔ جب یہ جواب مکمل ہو جائیں پھر فقہاء کے جوابات اور ان کے ادلہ سے موازنہ کر کے انصاف کریں۔ اس وقت اپنے فہم کا مبلغ اور ان کے فہم کی قدر ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح واضح ہو جائے گی کہ پھر اجتهاد کا دعویٰ زبان پر نہ آئے گا۔ چنانچہ مبصرین کو محقق ہو گیا کہ چار صدی کے بعد یہ قوت مفقود ہوگئی۔ اس کی نظیر یہ ہے کہ محدثین سابقین کو جس درجہ کا حافظہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا وہ اب نہیں دیکھا جاتا۔ پھر جیسا قوت حافظہ نبوت نہیں مگر ختم ہوگئی اسی طرح قوت اجتهاد یہ نبوت نہیں مگر ختم ہوگئی اور مراد اس سے اس مرتبہ خاصہ کی نفی ہے جو مجتہدین مشہورین کو عطا ہوا تھا جس سے عامہ حوادث میں استنباط احکام کر لیتے تھے اور مستقل طور پر اصول قائم کر سکتے تھے اور ایک دو مسئلوں میں دلائل کا موازنہ کر کے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ایک شق کو ترجیح دے لینا یا کسی جزئی مسکوت عنہ کو اصول مقررہ مدونہ میں مندرج کر کے حکم سمجھ لینا نہ اس کی نفی مقصود ہے اور نہ اس سے کوئی علی الاطلاق مجتہد بلا تقلید ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات مشاہدہ کی جاتی ہے کہ اس وقت قلوب میں نہ وہ خشیت ہے نہ احتیاط ہے۔ اگر کسی میں یہ قوت مذکورہ مان بھی لی جائے تب بھی اجتہاد کی اجازت دینے میں بے باک لوگوں کو جرأت دلانا ہے کہ دین میں جو چاہیں گے کہہ دیا کریں گے اور اب تو خوف فضیحت مخالفت کتب سے مسئلہ دیکھنے میں اور بتانے میں خوب احتیاط و اہتمام کرتے ہیں۔

## امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قیاس کا طریقہ

عبدالوہاب شعرانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں لکھتے ہیں کہ ابو مطیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ میں ایک روز کوفہ کی جامع مسجد میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ پس ان کے پاس سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ مقاتل بن حبان رحمۃ اللہ علیہ حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے سوا اور بہت سے فقہاء تشریف لائے اور ان لوگوں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ہم کو خبر پہنچی ہے کہ آپ مسائل دین میں بہت قیاس کرتے ہیں اور ہم آپ کے اس فعل سے ڈرتے ہیں کیونکہ سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا تھا جو گمراہ ہو گیا۔ پس ان لوگوں سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جمعہ کے دن صبح سے دوپہر تک مناظرہ کیا اور ان کو اپنا مذہب اور طریقہ بتلایا کہ میں مسائل کو اولاً قرآن مجید سے استخراج کرتا ہوں پھر حدیث کی طرف رجوع کرتا ہوں اس کے بعد اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف جاتا ہوں پھر ان میں جو متفق علیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے احکام ہیں ان کو مقدم کرتا ہوں مختلف فیہ ہونے پر سب کے بعد قیاس کرتا ہوں۔ پس تمام حاضرین آپ کی اس سچی تقریر کو سن کر دنگ رہ گئے

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور بصدق دل معافی کے خواستگار ہوئے۔ آپ نے سب کو معاف کر دیا۔  
اس تقریر سے معلوم ہوا کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ باوجود نص کے قیاس ہرگز  
ہرگز نہیں کرتے تھے۔ البتہ نص نہ ملنے کے وقت قیاس ضرور کرتے تھے اور یہ دستور  
ہمیشہ سے ایسا ہی چلا آیا ہے کہ نص کے نہ ملنے کے وقت قیاس کیا جاتا ہے۔ چنانچہ  
صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں بھی یہی دستور اور طریقہ تھا۔ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ)

## قیاس باطل اور قیاس صحیح کی تحقیق

قیاس باطل وہ ہے کہ باوجود حکم نص کے اس کے مقابلہ میں اور مخالفت میں  
اپنی رائے سے حکم مخالف نص کے دیا جائے اور اپنے قیاس فاسد کو معارض و مقابل  
حکم شریعت کا بنایا جائے کہ کوئی نص صریح یا خفی کسی طرح اس کے موافق نہ ہو بلکہ  
محض مخالفت جملہ نصوص کی کرے اور کوئی امر قیاس فاسد سے نکال کر سب نصوص کو  
رو کرے تو یہ امر باطل دوام کار شیطان لعین کا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے سجدہ کا  
حکم حضرت آدم علیہ السلام کی طرف فرمایا اور اس میں کوئی خفا نہ تھا۔ اللہ نے جان کر  
کہ جن عاری اور ملائکہ نوری اور آدم خاکی ہے سجدہ چاہا مگر اس پلید نے اپنے  
قیاس فاسد سے یہ نکال کر کہ نار خاک سے افضل و اعلیٰ ہے سجدہ کو خلاف مصلحت  
جانا تو صریح نص اور جملہ نصوص کے خلاف بمقابلہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے یہ قیاس  
باطل کیا۔ پس ایسا کرنے والا شیطان کا ہمدم ہے۔ اسی واسطے کہا گیا ہے۔ **أَوَّلُ مَنْ**  
**قَاسَ ابْلِيسُ** (داری ۱/۶۵) یعنی قیاس فاسد نص کے خلاف اول ابلیس نے کیا  
پس اسی بناء پر بعض لوگوں نے خوش فہمی سے مطلق قیاس کو ابلیس کا فعل قرار دے کر  
جملہ مجتہدین و علماء کو صحابہ سے لے کر آج تک گمراہ ٹھہرایا۔ معاذ اللہ اس قدر ہر  
اہل فہم پر روشن ہے کہ مقابلہ ضد شے کو کہتے ہیں۔ پس قیاس مقابل نص کا وہی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ہوگا کہ کسی نص کے موافق نہ ہو ورنہ اگر ایک نص کے مقابل اور دوسری نص کے موافق ہو تو مقابل نص کسی طرح اسے نہیں کہہ سکتے اور بسبب تعارض احادیث و نصوص کے یہ بالضرور صحابہ سے لے کر آخر تک سب کو واقع ہوا ہے تو اس فرقہ کے نزدیک تمام امت گمراہ ہوئی اور لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِي عَلَى الضَّلَالَةِ بِالْكَلِّ غَلَطٌ هُوَا۔ (ترمذی، مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ دوسری فصل)

مسلمانو! یاد رکھو کہ اگر کسی حادثہ میں حکم کی حاجت ہوتی ہے تو اگر وہاں نص آیت یا حدیث ایسی صریح موجود ہے کہ دوسرے معنی کی متحمل نہیں اور غیر منسوخ و غیر معارض تو وہاں کوئی قیاس نہیں کرتا کہ وہاں کوئی حاجت قیاس کی نہیں۔ یہ معنی ہیں کہ محل نص میں قیاس درست نہیں کہ جب خود شارع کا حکم موجود ہے تو کسی کے قیاس کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ اگر خلاف حکم نص کے ثابت ہوگا تو لا حاصل ہوگا۔ مگر ہاں اگر یہ بات ثابت کرے کہ یہ حکم نص کا موافق عقل سلیم کے ہے تو یہ موجب قوت یقین کا ہو جاتا ہے اور تسلیم حکم نص کو نہایت معین ہوتا ہے کہ حکم نص کا بدیہی مثل مشاہد کے ہو جاتا ہے اور یہ قیاس نہیں بلکہ علت حکم کا ادراک ہے۔ یہ امر باتفاق امت درست و اعلیٰ درجہ علم کا ہے۔ مثلاً خروج بول و مذی ناقص وضو ہے اور خروج منی موجب غسل نہ کہے تو مخالف نص کے قیاس سے تعین ہوگا اور جو اپنی قوت ذہنی سے اس کی وجہ اور سبب تفرقہ کا بول و منی میں پیدا کرنے خواہ عقل سے خواہ دوسری نص کے حکم سے تو یہ عین علم ہے۔ اس میں کوئی عیب نہیں بلکہ باعث مدح ہے مگر اثبات حکم غسل کے واسطے تکلف کرنا فضول ہے لیکن یہ علم علمائے مجتہدین اور اولیائے کاملین کو حاصل ہوتا ہے اور یہ قیاس نہیں۔

اس تقریر سے اہل علم پر تفرقہ دلیل عقلی بیان کرنے کا اور بمقابلہ نص کے قیاس کرنے کا اور محل نص میں قیاس کرنے کا واضح ہو جائے گا اگر بغور علم اس میں

Click For More Books

فکر صائب کرے گا اور اگر وہاں اس نص میں دو احتمال ہوں حقیقت مجاز کے سبب یا اشتراک معنی کے سبب یا بنظر ظاہر الفاظ اور نظر علت نص کی وجہ سے تو البتہ وہاں مجتہد کسی جانب کو ترجیح دیکر ایک جانب کو مقرر کر دیتا ہے اور دوسری جہت کو متروک العمل کرتا ہے۔ سو یہ ترجیح ایک معنی نص کی ہے اور نص پر ہی عمل ہے۔ اس کو قیاس بمقابلہ نص کے کوئی عاقل نہیں کہہ سکتا بلکہ یہ خود اس ہی نص پر عمل کرنا ہے اور یہ عین سنت و فعل صحابہ اور تقریر فخر عالم رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں یہ حدیث ہے کہ جب آپ بنو قریظہ پر تشریف لے گئے تو یہ فرمایا لَایُصَلِّیْنَ أَحَدُ الْعَصْرِ إِلَّا فِی بَنِی قُرَیظَةَ (بخاری ابواب المغاری کے باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب و مخرجه الی بنی قریظہ) یعنی ہرگز کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔ پس لشکر بنی قریظہ کو روانہ ہوا۔ جب غروب آفتاب قریب ہوا تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمیں بنی قریظہ سے ورے نماز کا حکم نہیں ہوا بلکہ منع فرمایا ہے اگرچہ نماز قضا ہو جائے مگر ہم راہ میں نماز نہ پڑھیں گے۔ وہ نہ ٹھہرے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ آپ کی غرض جلد چلنے اور جلد پہنچنے کی ہے نماز کو قضا کرنا نہ چاہیے۔ انہوں نے راہ میں نماز ادا کی۔ جب آپ کو خبر ملی تو دونوں گروہوں کو کچھ نہ فرمایا۔ غرض دونوں کی تقریر فرمائی۔

اب دیکھئے۔ ایک نص ہے اور معنی ظاہر اور حقیقی اس کے قبل بنی قریظہ پہنچنے کی نماز نہ پڑھنے کے ہیں۔ ایک جماعت نے اس پر عمل کیا کہ حقیقی معنی اور ظاہر معنی احق ہوتے ہیں اور اس وجہ کو ترجیح دی۔ اگرچہ پہلے سے آپ نے جان کر تاخیر صلوٰۃ و قضا کرنے کو منع فرمایا تھا۔ مگر اس جماعت نے اس روز حکم شارع پر بسبب نبی کے عمل کیا اور مصیب ہوئے اور یہ سمجھے کہ اس نص صریح سے آج کی عصر اس کلیہ سے مخصوص ہوئی ہے اور دوسری وجہ کو متروک العمل کیا اور دوسرے معنی اس

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کے جو مجازی ہیں کہ راہ میں نماز نہ پڑھنے سے غرض جلد پہنچنا ہے نہ فوت کرنا نماز کا جو حقیقی معنی ہیں پس دوسری جماعت نے اس ہی نص کے معنی مجازی قرار دیئے بسبب کلیہ شرع کے قرآن میں صلوٰۃ کو کتّاباً موقوّتاً فرمایا ہے اور ترک صلوٰۃ کو حرام فرمایا ہے تو اس کلیہ دین کو اصل قرار دیکر اس نص کو اس کے تابع کیا اور معنی مجازی لیکر راہ میں نماز پڑھی اور علت نص پر عمل کیا کہ وجہ ارشاد راہ میں نماز پڑھنے کی جلد پہنچنا ہے نہ ترک نماز اور یہ جماعت بھی مصیب ہوئی۔ فَتَدْبِرُوا يَا اُولِيَ الْاَبْصَارِ پس سنت اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم سے ظاہر نص پر عمل کرنا اور علت نص پر عمل کرنا اور ظاہر کو چھوڑنا جو فقہا کرتے ہیں مشروع ہو گیا اور آپ نے اس کی تقریر فرمادی جو قیامت تک معمول رہے گی اور دونوں طرح کا عمل مجتہدین میں موجود ہے اور اختلاف فروع میں اسی وجہ سے ہوا ہے۔ اب یہ قیاس بمقابلہ نص نہیں بلکہ اجتہاد فی مراد النص ہے اور جائز ہے اور سنت سے ثابت ہے۔ پس جو اس پر طعن کرتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر پر طاعن ہے اور اپنا دین برباد کرتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ فلاں کو قتل کرو کہ اس پر تہمت زنا تھی۔ آپ اس کی تلاش کو نکلے تو وہ چاہ میں نہاتا تھا۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نکالا تو وہ مقطوع الذکر تھا۔ پس آپ نے اسے قتل نہ کیا اور آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے تصویب فرمائی۔ (صحیح مسلم کتاب التوبہ باب براءة حرم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الریۃ)

اب دیکھئے۔ حالانکہ قتل کا حکم دیا تھا اور نص صریح ظاہر تھی مگر لہذا جب قتل کی وجہ اس شخص میں جس پر حکم قتل تھا نہ پائی تو اس پر عمل نہ کیا اور بوجہ رفع علت حکم کے توقف کیا اور مصیب ہوئے۔ تو یہ شرع مقرر ہو گئی کہ اگر نص کی علت مرتفع ہو جائے تو اس پر عمل نہ کرنا چاہیے۔ مجتہدین نے اس سے یہ قاعدہ کلیہ سیکھ کر عمل کیا تو یہ قیاس و حکم بمقابلہ نص نہیں۔ بلکہ عمل بحکم نص ہے کہ اس پر عمل تب تک واجب تھا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



جب تک کہ علت موجود تھی۔ اگر علت رفع ہو جائے تو پھر ظاہر الفاظ پر عمل نہ ہوگا تو یہ خود اقتضائے نص ہے اس کو ترک نص اور قیاس بمقابلہ نص اہل فہم ہرگز نہ کہیں گے۔  
الحاصل جیسا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نص صریح واجب العمل کو ترک کیا بسبب اس کے کہ علت قتل کو جانتے تھے بارشاد فخر عالم علیہ السلام کے اور مرتفع ہونا علت کا معلوم کیا تھا بمشاہدہ اور اس ترک نص کی تصویب شارع علیہ السلام سے ثابت ہوئی۔ ایسے ہی جب مجتہد علت نص کو دریافت کرتا ہے کسی وجہ سے خواہ اشارۃً النص ہو یا عبارت و دلالت ہو خواہ استنباط ذہنی سے جو فحوائے کلیات شرع سے معلوم ہو اور پھر بسبب اس علت کے مرتفع ہونے کے نص پر عمل نہیں کرتا تو ظاہر میں جانتا ہے کہ اپنی رائے پر عمل کیا اور نص کو چھوڑا اور اس کا نام قیاس بمقابلہ نص رکھتا ہے مگر یہ غلط ہے بلکہ حکم نصوص سے۔ لہذا یہ عین عمل بالنصوص ہے نہ ترک نص اور یہ عمل حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور تصویب فخر عالم علیہ السلام کی حجت شرعیہ ہے۔ اس پر طعن کرنا خود شارع علیہ السلام تک پہنچے گا۔

اگر کہیں دو نص متعارض جمع ہوں تو وہاں مجتہد بالضرور یا دونوں نص کو جمع کرتا ہے کسی طریق و جوہ جمع سے جو معمول و مقرر ہیں یا اگر ناسخ منسوخ ہوتا قطعاً یا بظن غالب بقرائن معلوم ہوا تو ناسخ پر عمل کرتا ہے یا قوت و ضعف ثبوت کی وجہ سے قوی پر عمل کرتا ہے یا روایت کی فقیہ و غیر فقیہ ہونے کے بہت فقیہ کی روایت پر عمل کرنا اختیار کرتا ہے یا ایک روایت کو قواعد کلیہ نصوص و شرع سے مرجح کرتا ہے تو ان جملہ صورتوں میں ہرگز بمقابلہ نص کے قیاس نہیں ہوتا بلکہ دونوں نص پر یا ایک نص پر عمل ہوتا ہے۔ پس اسے بھی نہ عمل بالرائے کوئی عاقل کہے نہ بمقابلہ نص کے قیاس کہہ سکے بلکہ یہ خود نص پر عمل و حکم کرتا ہے اور یہ سب امور صحابہ رضی اللہ عنہم کے معمول ہیں اور ان سے ہی مجتہدین نے لئے ہیں۔ مثلاً کسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے پوچھا کہ قرآن مجید میں دو آیتیں متعارض ہیں۔ (۱) فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (پ ۲۳ سورۃ صافات آیت نمبر ۵۰) (۲) فَلَا انْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ (پ ۱۸ سورۃ مومنون آیت نمبر ۱۰۱)

پہلی آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک دوسرے سے سوال کرے گا لیکن دوسری آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ ہرگز سوال نہ ہوگا۔ آپ نے جواب دیا کہ عدم سوال نختہ اولیٰ میں ہوگا اور سوال باہم بعد نختہ ثانیہ کے ہوگا۔ پس دونوں آیت کو جمع کر دیا۔ یہ بھی ایک طریق جمع کا منجملہ طرق کے ہے۔ اسی طرح جزئیات عملی میں جمع کیا جاتا ہے تو دونوں نص معمول رہتی ہیں۔ جیسا کہ حدیث عصر کی فوات کی ممانعت کی اور عصر کی نماز قریظہ سے ورے نہ پڑھنے کو مجاز پر حمل کر کے جمع کر دیا ہے۔ یہ ہی نظیر اس کی ہے اور ناسخ منسوخ اور قوت ضعف کا انکار کسی کو بھی نہیں ہے۔ فقیہ کے قول و روایت کا معتبر ہونا اس سے ثابت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا **الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ** یعنی جو طعام آگ سے پختہ ہوا اس کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ تجدید وضو کرنا چاہیے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ گرم پانی سے بھی وضو نہ کرنا چاہیے۔ یعنی اگر مس نار موجب نقص وضو کا ہے تو گرم پانی سے وضو درست نہ ہوگا کہ وہ بھی آگ کا گرم کیا ہوا ہے۔ اور اگر گرم پانی کا استعمال متوضی کرے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

اب دیکھئے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رد کر دیا۔ نہ بایں وجہ کہ تم غلط روایت کرتے ہو ورنہ ان کو روایت کذب کی وعید سے ڈراتے بلکہ بایں وجہ کہ تم نے معنی حقیقی ظاہر سے خود مطلب سمجھ لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ تم کو فقہ حدیث کا حاصل نہیں ہوا کہ وضو سے نظافت کے لغوی معنی مراد ہیں نہ وضو اصطلاحی شرعی۔ لہذا وہ روایت فقہاء

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



صحابہ رضی اللہ عنہم کی کہ جس سے ترک وضو ثابت ہوتا ہے معمول ہوئی اور یہ روایت غیر فقیہ کی ترک کی۔

اسکے بہت نظائر ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت کو رد کر دیا کہ وہ کہتی تھی کہ مطلقہ ثلث کو نفقہ و سکنی نہیں ملتا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم کتاب و سنت کو ایک عورت کے قول و روایت سے رد نہیں کر سکتے۔ معلوم نہیں کہ اسے یاد رہا یا بھول گئی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سکنی نہ دینے کی وجہ خاص بیان کر دی جسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نہ سمجھی تھیں اور جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خبر ملی کہ حضرت عمر و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اہل میت کے رونے سے میت کو معذب ہونا روایت کرتے ہیں تو آیت قرآن سے جو مثل قاعدہ کلیہ کے ہے رد کیا۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ اور فرمایا کہ قرآن مجید تمہیں بس ہے۔

دیکھئے ایسے اکابر کے قول کو بسبب کلیہ شرعیہ کے مستبر نہ رکھا بلکہ بروئے نفقہ دونوں کو جمع کیا کہ معذب ہونے کو دوسری طرح بیان کیا جو کتب میں مذکور ہے۔

پس یہ سب معمولات صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہیں جن کو مجتہدین دین میں جاری کر گئے ہیں اور یہ تقہ فی الدین ہے۔ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُغْنِهِ فِي الْيَمِينِ

## امام صاحب عین اللہ کا عہدہ قضا سے انکار کرنا

(۱) منقول ہے کہ خلیفہ مروان بن محمد اموی کے عہد خلافت میں یزید بن ہبیرہ والی عراق و عجم نے امام صاحب عین اللہ کو کوفہ کا قاضی مقرر کرنا چاہا۔ امام صاحب عین اللہ نے انکار کیا۔ اس پر یزید نے ان کو دس روز تک قید رکھا اور روزانہ کوزے ان کو رہتا رہا مگر انہوں نے قاضی بنا منکور نہ کیا۔ بالآخر یزید نے تنگ آ کر امام صاحب عین اللہ کو رہا کر دیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



(۲) منقول ہے کہ خلیفہ ابو جعفر منصور نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کوفہ سے بغداد میں طلب کیا اور ان کو قاضی القضاات بنانا چاہا۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انکار فرمایا۔ خلیفہ نے قسم کھائی کہ ضرور ان کو اس عہدہ پر مامور کیا جائے گا۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قسم کھائی کہ میں بھی ہرگز نہ منظور کروں گا۔ دونوں میں اس پر بہت کچھ حجت و بحث رہی لیکن امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ انکار ہی پر قائم رہے۔ خلیفہ نے تنگ آ کر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو قید خانہ میں بھیج دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب خلیفہ نے ان کو عہدہ قضا قبول کرنے پر مجبور کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں منصب قضا کے قابل نہیں ہوں۔ خلیفہ منصور نے کہا آپ جھوٹے ہیں آپ سے بڑھ کر اس کام کیلئے کون ہے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب دیا۔ جب میں جھوٹا ہوں تو آپ کو جھوٹے شخص کو قاضی بنانا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔

### امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وفات

بعض مورخین لکھتے ہیں کہ اس گفتگو کے بعد خلیفہ منصور رحمۃ اللہ علیہ نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زبردستی قاضی بنا دیا۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دو دن عہدہ قضا کا کام انجام دیا۔ پھر چند روز بیمار رہ کر انتقال فرمایا۔ ان کی وفات ماہ رجب یا ماہ شعبان ۱۵۰ھ میں ہوئی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بغداد میں قید خانہ کے اندر ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ کو ایک پیالہ زہر ملا کر دیا گیا۔ آپ نے اس کے پینے سے انکار کیا اور فرمایا میں خودکشی نہیں کرتا۔ پھر وہ زبردستی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حلق میں ڈال دیا گیا اور اسی زہر کے اثر سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی۔

### امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مقام دفن وغیرہ

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ پر حسن بن عمان رحمۃ اللہ علیہ نے نماز پڑھائی اور

Click For More Books

جملہ نمازیوں کی تعداد پچاس ہزار تھی۔ بیس یوم تک امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر لوگ نماز پڑھتے رہے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ بغداد کے مقبرہ حیران میں دفن کئے گئے۔

### آئمہ اربعہ کی سن ولادت اور سن وفات

ردالمحتار میں آئمہ اربعہ کے سال ولادت اور سال وفات اس طرح منقول ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ ہجری میں ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ۹۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں ۸۹ سال کی عمر میں وفات پائی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۹ھ میں ۵۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ھ میں ۷۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔

### دُعا

اللَّهُمَّ شَرِّفْنَا بِزِيَارَتِهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَحِبَّهِ، وَسَلِّمْ مَسْلَكَهُ، وَاعْفِرْ لَهُ،  
وَكَمَنْ تَبِعَهُ، يَوْمَ الدِّينِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

### امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمریوں کی فہرست

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہادی مسائل قریباً بارہ سو برس سے تمام ممالک اسلامی میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بڑی بڑی عظیم الشان اسلامی سلطنتوں میں ان ہی کے مسائل قانون سلطنت تھے اور آج کل بھی ہیں۔ اسلامی دنیا کا غالب حصہ ان ہی کے مسائل کا پیرو ہے۔ عربی، فارسی، ترکی بلکہ یورپ کی زبانوں میں ان کی متعدد سوانح عمریاں لکھی گئیں۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اسلام میں جو رتبہ حاصل ہے اس کا اندازہ اس سے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہوسکتا ہے کہ جس کثرت سے ان کی سوانح عمریاں لکھی گئیں کسی کی نہیں لکھی گئیں اور ان نامور شخصوں نے لکھیں جو خود اس قابل تھے کہ ان کی مستقل سوانح عمریاں لکھی جاتیں۔ چنانچہ منجملہ ان کے چند کتابوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

- (۱) عقود المرجان۔ مصنفہ امام احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲) فلائد عقود الدر والعقیان۔ مصنفہ امام احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ
- (۳) مناقب النعمان۔ مصنفہ امام محمد بن احمد بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ
- (۴) مناقب النعمان۔ مصنفہ شیخ ابو عبد اللہ الصمیری حسین بن علی رحمۃ اللہ علیہ
- (۵) مناقب النعمان۔ مصنفہ ابو العباس احمد بن الصلت الجمانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۶) شقائق النعمان فی مناقب النعمان۔ مصنفہ علامہ جارا اللہ زحشری رحمۃ اللہ علیہ
- (۷) مناقب النعمان۔ مصنفہ موفق الدین بن احمد الملکی الخوارزمی رحمۃ اللہ علیہ
- (۸) کشف الآثار۔ مصنفہ امام عبد بن محمد الحارثی رحمۃ اللہ علیہ
- (۹) مناقب النعمان۔ مصنفہ امام ظہیر الدین المرغنیانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۰) مناقب النعمان۔ مصنفہ امام محمد بن محمد الکروری رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۱) مناقب النعمان۔ مصنفہ ابو القاسم بن کاسن رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۲) کتاب الانہما۔ مصنفہ قاضی بن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۳) مناقب النعمان۔ مصنفہ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد احمد المعروف بابن ابی

العوام رحمۃ اللہ علیہ

- (۱۴) مناقب ابی حنیفہ۔ مصنفہ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۵) المواہب الشریفہ
- (۱۶) بستان فی مناقب النعمان۔ مصنفہ شیخ محی الدین عبد القادر القریشی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۷) تہیض الصحیفۃ فی مناقب ابی حنیفہ۔ مصنفہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



- .....
- (۱۸) عقود الجمان فی مناقب النعمان۔ مصنفہ محمد بن یوسف بن علی الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ
- (۱۹) الخیرات الحسان فی مناقب النعمان۔ مصنفہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۰) فلاید عقود العقیان
- (۲۱) مناقب النعمان۔ مصنفہ شمس الدین احمد بن محمد الستو اسی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۲) مناقب الامام الاعظم۔ مصنفہ شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ (فارسی)
- (۲۳) رسالہ فی فضل ابی حنیفہ۔ مصنفہ عتیق بن داؤد الیمانی رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۴) نظم الجمان۔ مصنفہ شیخ صارم الدین ابراہیم بن محمد بن دتماق رحمۃ اللہ علیہ
- (۲۵) مناقب الامام اعظم۔ مصنفہ مولانا محمد کامی آفندی قاضی بغداد رحمۃ اللہ علیہ (ترکی)
- (۲۶) مناقب الامام اعظم۔ مصنفہ مستقیم زادہ سلیمان سعد الدین آفندی رحمۃ اللہ علیہ (ترکی)
- (۲۷) سیرۃ النعمان۔ مصنفہ مولانا شبلی نعمانی (اُردو)
- (۲۸) غرائب البیان فی مناقب النعمان۔ مصنفہ محمد عبدالغفار (اُردو)
- (۲۹) مواعظ حسنہ۔ مصنفہ مولوی عبدالجید (اُردو)
- (۳۰) روح الایمان (اُردو)
- ان کے علاوہ اور کئی سوانح عمریاں عربی، فارسی، اُردو میں ہیں جنکا نام بخوف طوالت چھوڑ دیا گیا۔

## امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں جو مذہبی علوم نہایت اوج اور ترقی پر تھے۔ وہ فقہ حدیث، اسماء الرجال تھے۔ یہ بات لحاظ کے قابل ہے کہ جو لوگ ان علوم کے ارکان تھے اکثر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی کے شاگرد تھے اور شاگرد بھی برائے نام شاگرد نہ تھے بلکہ مدتوں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے اور ان کی فیض صحبت کا ہمیشہ اعتراف کرتے رہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور و معروف شاگرد

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور شاگرد یہ ہیں۔ قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، امام زفر رحمۃ اللہ علیہ، اسد بن عمر رضی اللہ عنہ، عافیہ الازدی رحمۃ اللہ علیہ، داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ، قاسم بن معن رحمۃ اللہ علیہ، علی بن مسہر رحمۃ اللہ علیہ، یحییٰ بن زکریا رحمۃ اللہ علیہ، حبان رحمۃ اللہ علیہ، مندل رحمۃ اللہ علیہ، پس ان لوگوں کی عظمت و شان سے فقہ حنفی کی خوبی اور عمدگی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ساتھ ہی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بلند مرتبہ ہونا ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص کے شاگرد اس رتبے کے ہوں گے وہ خود کس پایہ کا بزرگ ہوگا۔

## امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت و شان میں وکیع کی دلچسپ تقریر

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ کے حال میں جو ایک مشہور محدث تھے لکھا ہے کہ ایک موقع پر وکیع رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند اہل علم جمع تھے۔ کسی نے کہا کہ اس مسئلہ میں ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے غلطی کی۔ وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کیونکر غلطی کر سکتے ہیں جبکہ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور زفر رحمۃ اللہ علیہ قیاس میں یحییٰ بن زایدہ، حفص بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ، حبان رحمۃ اللہ علیہ، مندل رحمۃ اللہ علیہ، حدیث میں۔ قاسم بن معن رحمۃ اللہ علیہ لغت و عربیت میں۔ داؤد الطائی رحمۃ اللہ علیہ، فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ زہد و تقویٰ میں۔ اس رتبہ کے لوگ جس شخص کے ساتھ ہوں وہ کہیں غلطی کر سکتا ہے اور اگر کرتا بھی تو یہ لوگ اس کو کب غلطی پر رہنے دیتے۔

## امام صاحب کے نامور شاگرد ابو یوسف کا حال

### قاضی صاحب کا نسب نامہ

آپ کا نام یعقوب رحمۃ اللہ علیہ ہے اور کنیت ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ مگر کنیت ہی سے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مشہور ہیں۔ ان کا نسب یہ ہے۔ قاضی یعوب رضی اللہ عنہ بن ابراہیم رضی اللہ عنہ بن حبیب رضی اللہ عنہ بن سعد رضی اللہ عنہ بن صہ رضی اللہ عنہ۔ سعد قبیلہ انصار سے تھے صحابی تھے۔ صہ ان کی ماں کا نام ہے۔ انصار میں یہ اپنی ماں کے نام سے مشہور ہیں۔ سعد غزوہ خندق میں باجوہ یکہ نو عمر تھے۔ اس دن کافروں سے خوب لڑے اور بہت سے کفار کو قتل کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جرأت و شجاعت ملاحظہ فرما کر ان سے پوچھا۔ تم کون ہو۔

### رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قاضی صاحب کے حق میں

انہوں نے عرض کیا۔ میں سعد رضی اللہ عنہ بن صہ ہوں۔ آپ نے ان کو یہ دعا دی۔ خدائے تعالیٰ تم کو نیک بدلہ مرحمت فرمائے پھر ان کے پر دست مبارک پھیرا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نیک نتیجہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پڑ پوتے امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ میں ظاہر فرمایا۔

### قاضی صاحب رضی اللہ عنہ کا حافظ احادیث ہونا

قاضی ابو یوسف رضی اللہ عنہ کوفہ کے باشندے تھے اور امام صاحب رضی اللہ عنہ کی شاگردی ہیں عرصہ تک رہے۔ فقیہ حافظ احادیث نبویہ تھے۔ چالیس ہزار تو صرف موضوع حدیثیں ان کو یاد تھیں صحیح احادیث کا کیا شمار۔ امام محمد رضی اللہ عنہ بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہ اور یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ وغیرہما ان کے شاگرد ہیں۔ قاضی ابو یوسف رضی اللہ عنہ کا حافظہ ایسا قوی تھا کہ یہ اپنے استادوں کے پاس حدیثیں سننے جاتے تو ایک ایک جلسہ میں پچاس ساٹھ حدیثیں یاد کر لیتے پھر وہاں سے اٹھ کر وہی حدیثیں بجنسہ دوسروں کو لکھا دیتے تھے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## قاضی صاحب رحمہ اللہ کا عہدہ قضا پر مامور ہونا

قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ کوفہ کو چھوڑ کر بغداد میں سکونت پذیر ہوئے اور خلفائے بنی عباسیہ میں سے تین خلیفہ مہدی، ہادی، ہارون الرشید رحمہ اللہ کے زمانہ تک منصب قضا پر قائم رہے۔ سب سے اول قاضی القضاات کا خطاب انہیں کو ملا۔

## قاضی صاحب رحمہ اللہ کی تعلیم و تدریس

خلیفہ ہارون الرشید رحمہ اللہ ان کی بڑی تعظیم و حرمت کرتا تھا۔ قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ ابتدائے عمر میں تحصیل علم فقہ و حدیث کے وقت غریب و نادار تھے۔ امام اعظم رحمہ اللہ ان کی کفالت کرتے تھے۔ غربت کے باعث قاضی صاحب رحمہ اللہ کے والدین ان کو پڑھنے لکھنے سے روکا کرتے اور معاش دنیا حاصل کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے لیکن قاضی صاحب رحمہ اللہ اس بارے میں ان کا کہنا نہ مانتے تھے۔ طالب علمی کی تکلیفیں برداشت کر کے تحصیل علم میں مصروف رہتے۔ رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ نے ان کو علم کا کمال عطا کیا۔ علم ہی کی بدولت قاضی صاحب رحمہ اللہ کو مراتب اعلیٰ پر پہنچا دیا۔ دین و دنیا کی بزرگی عنایت کی۔ امام صاحب رحمہ اللہ کے شاگردوں میں ان کا مثل کوئی نہ تھا۔

## قاضی صاحب رحمہ اللہ کا ایک عجیب فیصلہ

قاضی صاحب کے علم فقہ و اجتہاد کے متعلق ایک روایت مشہور ہے کہ عیسیٰ بن جعفر برکی رحمہ اللہ کے پاس ایک لونڈی حسینہ و جمیلہ تھی۔ خلیفہ ہارون الرشید رحمہ اللہ نے عیسیٰ رحمہ اللہ سے کہا۔ وہ لونڈی مجھ کو دے ڈالو۔ عیسیٰ رحمہ اللہ نے انکار کیا۔ خلیفہ نے کہا اچھا تو میرے ہاتھ فروخت ہی کر دو اور جو قیمت چاہو مجھ سے لے لو۔ عیسیٰ رحمہ اللہ نے پھر بھی نہ مانا۔ خلیفہ نے برہم ہو کر قسم کھائی کہ اگر یہ لونڈی مجھے نہ دو گے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تو میں تم کو قتل کرادوں گا۔ عیسیٰ ؑ نے بھی قسم کھائی کہ اگر میں یہ لونڈی آپ کو دوں یا آپ کے ہاتھ بیچوں تو میرا مال خدا کی راہ میں خیرات ہے اور میرے سب لونڈی غلام آزاد ہیں اور بیوی کو طلاق۔ خلیفہ تو لونڈی پر مائل تھا چاہا کہ کسی ترکیب سے لونڈی ہاتھ آئے۔ قاضی صاحب ؑ کو بلا کر سارا قصہ کہہ سنایا۔ قاضی صاحب ؑ نے فرمایا کہ سہل ترکیب ہے نہ آپ کی قسم ٹوٹے اور نہ عیسیٰ ؑ کی اور لونڈی بھی آپ کو مل جائے۔ ترکیب یہ ہے کہ عیسیٰ ؑ نصف لونڈی تو آپ کے ہاتھ فروخت کریں اور نصف آپ کو ہبہ کر دیں۔ ان کی قسم نہ ٹوٹے گی اور ان کا سارا مال بھی محفوظ رہے گا اور بیوی کو طلاق بھی نہ ہوگی۔ الغرض اس صورت سے لونڈی خلیفہ کے قبضہ میں آگئی۔ پھر خلیفہ نے کہا کہ کوئی ایسی صورت جائز طور سے پیدا کیجئے کہ میں آج ہی اس لونڈی سے ہم صحبت ہوں کیونکہ اب مجھے تاب نہیں کہ ایک لحظہ بھی اس کی مفارقت گوارا کر سکوں۔ قاضی صاحب ؑ نے فرمایا۔ آپ لونڈی کو آزاد کر کے ابھی اس سے نکاح کر لیجئے اور شوق سے ہم صحبت ہو جائیے۔ خلیفہ اس وقت فتوے سے از بس خوش ہوا اسی وقت لونڈی کو آزاد کر کے بیس ہزار دینار مہر پر اس سے گواہوں کے سامنے نکاح کر لیا اور قاضی صاحب ؑ کو دو لاکھ درہم اور بیس جوڑے کپڑے خلعت نذر گزارے۔

### نتیجہ حکایت

اس حکایت سے قاضی صاحب ؑ کا کمال تبحر علمی اور فقہ دانی کا ثبوت ہوتا ہے۔ ہاں کوئی جاہل بدطینت یہ خیال نہ کرے کہ قاضی صاحب ؑ نے مولویانہ چال سے خلیفہ کی خوشی کر دی اور ایک رقم معتد بہ خود بھی انعام میں وصول کی۔ ہم معترض سے پوچھتے ہیں کہ وہی اس ترکیب کے علاوہ کوئی دوسری صورت نکالے کہ جس میں خلیفہ کی بھی قسم نہ ٹوٹے اور عیسیٰ ؑ بھی اپنا سارا مال مع بیوی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کے بچا سکے۔ فَتَدَبَّرُوا يَا أُولَى الْأَبْصَارِ

## قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ ولادت و وفات

قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۳ یا ۱۱۷ھ میں بمقام کوفہ میں پیدا ہوئے اور بروز پنج شنبہ ظہر کے وقت ۵ ربیع الاول ۱۸۲ یا ۱۹۲ھ میں بمقام بغداد فوت ہوئے۔

## امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے حالات

### امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا تعلیم و تدریس

آپ کا اسم مبارک محمد ہے۔ والد آپ کے حسن بن فرقد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے والد شام سے عراق میں آ کر بمقام واسط سکونت پذیر ہوئے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ واسط میں پیدا ہوئے اور کوفہ میں نشوونما پائی۔ علم حدیث حاصل کیا۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس درس میں برسوں حاضر باش رہے۔ قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے علم فقہ پڑھا اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے علم حدیث کی تعلیم پائی۔ پھر تصنیف میں مشغول ہوئے تو صدہا کتابیں لکھ ڈالیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ آپ نے نو سو ننانوے (۹۹۹) کتابیں تصنیف کیں۔

### آپ کا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ سے نکاح کرنا

آپ بڑے فصیح، ادیب، لغت دان تھے۔ ماہرین فن آپ کے قول کو سند جانتے تھے۔ آپ کے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان اکثر مباحثے ہوتے رہے ہیں۔ آپ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ سے نکاح کیا اور اپنا کتب خانہ اور سارا مال امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ کر دیا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے علم سے ایک اونٹ کے بوجھ برابر علم حاصل کیا۔ نیز ان کا قول

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ہے کہ میں بجز امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے کسی دوسرے کو جسم اور ذکی الطبع نہیں دیکھا۔

### آپ کا عہدہ قضا

خلیفہ ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو رقبہ کا قاضی کر دیا تھا پھر آپ کو عہدہ قضا سے معزول کیا گیا پھر آپ بغداد میں تشریف لے گئے اور خلیفہ ہی کے پاس رہے۔ جب خلیفہ رے کی جانب گیا تو یہ بھی اس کے ہمراہ تھے۔

## امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات بیشمار ہیں اور انہیں کتابوں پر فقہ حنفی کا دار و مدار ہے مجملہ ان کے مشہور عام کتابیں یہ ہیں۔ (۱) مبسوط یہ کتاب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی تصنیف ہے۔ (۲) جامع صغیر اس کتاب میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اقوال لکھے ہیں۔ کل ۱۵۳۳ مسائل ہیں۔ (۳) جامع کبیر۔ اس میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال کے ساتھ قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال بھی لکھے ہیں۔ ہر مسئلہ کے ساتھ دلیل بھی ہے۔ متاخرین حنفیہ نے اصول فقہ کے جو مسائل قائم کئے ہیں زیادہ تر اسی کتاب کی طرز استدلال و طریق استنباط سے کئے ہیں۔ (۴) زیادات۔ جامع کبیر کے تصنیف کے بعد جو فروع یاد آئے وہ اس میں درج کئے۔ (۵) کتاب الحج۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے اور تین برس وہاں رہ کر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے موطا پڑھی۔ اہل مدینہ اکثر مسائل میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف رکھتے تھے۔ آپ نے مدینہ سے آ کر یہ کتاب لکھی۔ اس میں آپ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال نقل کر کے حدیث اثر قیاس سے ثابت کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب صحیح ہے اور دوسروں کا غلط۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ان کتابوں کے علاوہ اور کتابیں بھی آپ کی مشہور ہیں۔ مثلاً سیر صغیر و کبیر،  
کیانیات، جرجانیات، رقیات، ہر ادنیات وغیرہ  
آپ کی پیدائش اور وفات کی تاریخ

آپ ۱۳۵ھ یا ۱۳۸ھ یا ۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے اور مضافات رے میں  
بمقام قریہ ربویہ ۱۸۹ھ میں وفات پائی۔ اسی سال امام کسائی نحوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی  
وفات پائی۔ چنانچہ خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حسرت کے ساتھ کہا۔ میں نے فقہ اور علوم عربیہ  
کو رے میں دفن کر دیا۔

## امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے حالات

### امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کا نسب نامہ

آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔ زفر رحمۃ اللہ علیہ بن ہذیل بن قیس بن سلیم معد بن عدنان  
کی نسل سے ہیں۔ حنفی مذہب کے بڑے فقیہ تھے۔ عالم و عابد تھے۔ ابتداء میں  
آپ کو حدیث کا شوق تھا اور محدثین میں سے تھے۔ پھر ان کو اجتہاد و استنباط مسائل  
کا ذوق پیدا ہوا اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی اختیار کی۔ قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ  
کے بعد امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں آپ کا کوئی مثل نہ تھا۔ بصرہ میں  
قاضی مقرر تھے۔

### آپ کی پیدائش اور وفات کی تاریخ

۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور ماہ شعبان ۱۵۸ھ میں وفات پائی۔

### شاگردوں کی لیاقت سے استاد کی قابلیت کا اندازہ

شاگرد کا رتبہ و اعزاز استاد کیلئے باعث فخر خیال کیا جاتا ہے اگر یہ فخر صحیح ہے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تو اسلام کی تمام تاریخ میں کوئی شخص امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر اس فخر کا مستحق نہیں ہے کیونکہ جو لوگ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے وہ بڑے بڑے آئمہ مجتہدین کے شیخ اور استاد تھے۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ میں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بار شتر علم حاصل کیا ہے۔ (دیکھو تہذیب الاسما واللغات نووی رحمۃ اللہ علیہ)

## قصیدہ فارسی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں

مرحبا حضرت نعمان چہ فضائل داری  
تا بحیل سال نختی شب آنگاہ گہے  
بیخ و پنجاہ حج کعبہ بگردی مبرور  
ختم قرآن شب دروز بگردی دوبار  
بخصد رکعت در ہر شب بخضور قلبت  
ختم مصحف بخدا کردہ تو ہفت ہزار  
کہ بغیبت نکشادی لب شیریں خود را  
بقضا کبیت جانگاہ بد اوند بے  
خوش کہالت کہ چو بو یوسف وہم ابن حسن  
من مگوئم کہ بجز فقہ ترانیت کمال  
عمل و علم فطانت ادب وزہد تراست  
مذہب را نگر فتہ فقط اہل علوم  
زہ تبحر بحدیث است ترا قربانت  
دعوی علم حدیث تو نکردم بغلو  
پانزدہ بلکہ مسانید دلائل داری

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



اے ہنر پوش سخن چین ز تعصب بگذر مکنش ذم اگر ت عقل و شائل داری  
بیں تحقیق بانصاف چه خوار ز می گفت زانکہ زو پیش نہ تفتیش دلائل داری  
تو پرخ ہنرش کے رسی اے ظاہر میں اہمیت دور زکاشخ بمراحل داری  
لمعہ فضل و کمالش بدلت چوں تابد تہ بتہ زنگ تعصب ہمہ حائل داری  
تو چه دانی عمق لجه فقہ نعمان زورق فہم و فراست سر ساحل داری  
حَبْذَا بخت ہمایونت صوفی شادباش مقتدات شہ ارباب فوائل داری

## نماز حنفی مدلل کے اگلے حصوں کے دلائل مسائل کا نمونہ

### فقہ حنفی کے مسائل کا حدیث کے مطابق ہونا

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے مسائل احادیث صحیحہ کے مخالف ہیں۔ چنانچہ بعض بے دین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیدہ و دانستہ احادیث کی مخالفت کی۔ لیکن جو ذرا سمجھ دار ہیں وہ کہتے ہیں کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ تک احادیث کا استقصا نہیں کیا گیا تھا اسلئے بہت سی حدیثیں ان کو نہیں پہنچیں۔ مگر ان کا یہ خیال بھی سراسر غلط اور لغو اور بے بنیاد ہے۔ گو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ تک پورے طور پر کتابی صورت میں حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھی لیکن امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دستور کے مطابق باضابطہ علم حدیث مختلف محدثوں سے حاصل کیا تھا۔ اسی واسطے بڑے بڑے فقیہ اور محدثین آپ کے پیرو ہوئے اور انہوں نے آپ کی تحقیق کو تسلیم کیا۔ چنانچہ وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ جن کی روایتیں صحیح بخاری میں بکثرت موجود ہیں اور جن کی نسبت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کرتے تھے کہ میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو حافظ العلم نہیں دیکھا۔ یحییٰ بن سعید بن القطان رحمۃ اللہ علیہ جو فن جرح و تعدیل کے موجد ہیں۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نے جو حافظ الحدیث تھے۔ یہ سب بزرگ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مسائل کی تقلید کرتے تھے۔ (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ)

خلاصہ یہ کہ فقہ حنفی کا کوئی مفتی بہ مسئلہ حدیث صحیحہ کے خلاف نہیں ہے۔ چنانچہ ہم اس مضمون کو اس کے حصوں میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھیں گے تاکہ ناظرین کو کسی طرح کا شبہ اور بدگمانی فقہ حنفی کی نسبت نہ رہے اور وہ صدق دل سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جھنڈے تلے آ کر درجات عالی حاصل کرے اور باعث نجات اخروی ہو اور عذاب آخرت سے محفوظ رہے۔

### نماز حنفی مدلل کے حصوں کی خوبی

ناظرین کتاب ہذا (مقدمۃ الکتاب) کی حوصلہ افزائی اور تسکین خاطر کیلئے نماز حنفی کے باقی حصوں کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ جو کچھ اس کتاب کا دعویٰ ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے کہ اس کے ہر ایک فقہی مسئلہ کو احادیث نبویہ سے تطبیق دی گئی ہے جس کی حنفیوں کو سخت ضرورت ہے کیونکہ آج تک کسی نے ایسی جامع کتاب اس التزام اور اس پابندی کے ساتھ تصنیف نہیں کی۔ الحمد للہ یہ کمی بھی راقم الحروف کے ہاتھوں پوری ہوئی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے منتفع کرے) چنانچہ پندرہ مشہور و معروف فقہی مسائل جن کی نسبت مخالفین اور معترضین آئے دن حنفیوں کو تنگ کیا کرتے تھے کہ فقہ حنفیہ کے یہ مسائل خلاف احادیث نبویہ ہیں بطور نمونہ مرقوم کئے جاتے ہیں تاکہ ناظرین ان اعتراضات کے جواب کے دلائل کو بنظر انصاف دیکھ کر اپنے تمام شک و شبہ رفع کر لیں۔ علاوہ ازیں اس کے اگلے حصے جن میں ان احادیث کا بالتفصیل اور بالتشریح بیان کیا گیا ہے منگوا کر تو وسیع خیالات اور علمی معلومات کا ذخیرہ فراہم کر کے سعادت دارین اور نجات اخروی حاصل کریں۔ (وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ) (مصنف)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## ایک مثل کے بعد ظہر کے وقت کا باقی رہنے کا ثبوت

(۱) امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ظہر کا وقت دو مثل تک باقی رہتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ عن ابی فدر رضی اللہ عنہ قال کُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ 'أَبْرُدُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ 'أَبْرُدُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ 'أَبْرُدُ حَتَّى سَاوَى الظِّلِّ التَّلْوُلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِيهِ جَهَنَّمَ (رواه البخاری ج ۱ ص ۸۷ باب الاذان للمسافرین) یعنی حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ مؤذن نے ارادہ کیا کہ اذان کہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ذرا ٹھنڈا وقت ہونے دے پھر مؤذن نے ارادہ کیا آپ نے فرمایا اور ٹھنڈا ہونے دے۔ پھر مؤذن نے ارادہ کیا آپ نے پھر فرمایا اور ٹھنڈا ہونے دے۔ یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

وجہ استدلال ظاہر ہے کہ مشاہدہ سے معلوم ہے کہ ٹیلہ کا سایہ جس وقت اس کے برابر ہوگا تو اور چیزوں کا سایہ ایک مثل سے بہت زیادہ معلوم ہوگا۔ جب اس وقت اذان ہوگی تو ظاہر ہے کہ عادتاً فراغِ صلوٰۃ کے قبل ایک مصطلح سے سایہ تجاوز کر جائے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ ایک مثل کے بعد وقت باقی رہتا ہے اور ایک استدلال حدیث قیراط سے مشہور ہے۔

## اندام نہانی کو ہاتھ لگانے سے وضو کے نہ ٹوٹنے کا ثبوت

(۲) امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وضو کر کے اندام نہانی کو ہاتھ لگانے

Click For More Books



سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ چنانچہ آپ کے دعوے کی یہ حدیث شریف ہے۔ عَنِ طَلْحِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذِكْرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ يَعْنِي حَضْرَتَ طَلْحِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ کوئی شخص بعد وضو کے اپنے اندام نہانی (شرم گاہ) کو ہاتھ لگائے تو آپ نے فرمایا کہ وہ بھی آدمی ہی کا ایک پارہ گوشت (جسم کا حصہ) ہے (یعنی ہاتھ لگانے سے کیا ہو گیا) روایت کیا اس کو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے اس کے قریب قریب۔ (مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ باب ما یوجب الوضوء دوسری فصل ابو داؤد ج ۱ ص ۳۶ ترمذی ج ۱ ص ۱۳ ابن ماجہ ص ۳۷)

اس مضمون کو کسی حصے میں بڑی شرح و بسط کیساتھ لکھا گیا ہے۔ (مصنف)

### عورت کو چھونے سے وضو کے نہ ٹوٹنے کا ثبوت

(۳) امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

چنانچہ آپ کے دعوے کی یہ حدیث شریف ہے۔ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ يَعْنِي حَضْرَتَ عَائِشَةَ صَدِيقَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بعض بیویوں کا بوسہ لے لیتے پھر بدوں تجدید وضو نماز پڑھ لیتے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے (مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ باب ما یوجب الوضوء دوسری فصل ابن ماجہ ص ۳۸)

(۲) عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيْهِ وَإِذَا قَامَ

Click For More Books

بَسَطْتَهُمَا قَالَتْ وَالْبَيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيهُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب السترة تیسری فصل) یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے رو برو سوتی رہا کرتی اور میرے پاؤں آپ کی نماز کے رخ ہوتے تھے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو میرا بدن ہاتھ سے دبا دیتے۔ میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے میں پھر پھیلا لیتی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ان دنوں گھروں میں چراغوں کی عادت نہ تھی۔ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۳، مسلم ج ۱ ص ۱۹۸)

پہلی حدیث شریف سے قبلہ اور دوسری حدیث شریف سے لمس کا غیر ناقص وضو ہونا ظاہر ہے۔ اس کی مفصل بحث کسی اگلے حصے میں کی گئی ہے۔ (مصنف)

### چوتھائی سر کے مسح کرنے کا ثبوت

(۴) امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک چوتھائی سر پر مسح کرنے سے فرض وضو ادا ہو جاتا ہے۔ (البتہ سنت پورے سر کا مسح ہے) آپ کے دعوے کی دلیل یہ حدیث شریف ہے۔ (۱) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ الْحَدِيثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور اپنے سر کے اگلے حصہ کا مسح کیا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔ (مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ باب سنن الوضو پہلی فصل ص ۲۶، مسلم ج ۱ ص ۱۳۳ باب المسح علی الخفین)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آپ نے پورے سر کا مسح نہیں کیا بلکہ صرف اگلے حصہ کا کیا اور مسح کے معنی میں ہاتھ پھیرنا اور اگر ہاتھ سر پر پھیرنے کیلئے رکھا جائے تو بقدر ربع سر کے ہاتھ کے نیچے آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اتنے مسح سے بھی وضو کا فرض ادا ہو جاتا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## وضو میں بسم اللہ کے شرط نہ ہونے کا ثبوت

(۵) امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر وضو میں بسم اللہ نہ پڑھے تب بھی وضو ہو جاتا ہے البتہ ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آپ کے دعوے کی یہ حدیث شریف ہے۔ (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى أَوَّلَ وَضُوئِهِ طَهَّرَ جَسَدَهُ كَلَّهُ وَإِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللَّهُ لَمْ يُطَهَّرْ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوءِ أَخْرَجَهُ رِزِين (مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ باب سنن الوضو تیسری فصل بیہقی ج ۱ ص ۴۴) یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص وضو کے شروع میں اللہ کا نام لے لے اس کا توکل بدن پاک ہو جاتا ہے اور اگر اللہ کا نام نہ لے لے یعنی بسم اللہ نہ کہے تو اسکے صرف اعضائے وضو پاک ہوتے ہیں۔ روایت کیا اس کو رزین نے۔

سب کا اتفاق ہے کہ وضو میں فرض صرف اعضائے وضو کا دھونا ہے نہ تمام اعضائے بدن کا جب بدوں بسم اللہ پڑھے ہوئے اعضائے واجب الطہیر ظاہر ہو گئے تو اس کا وضو ادا ہو گیا۔

## نماز میں بسم اللہ کے آہستہ پڑھنے کا ثبوت

(۶) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز میں بسم اللہ پکار کر نہ پڑھے۔ چنانچہ آپ کے دعوے کی یہ حدیث صحیح ہے۔ (۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلَا فِي آخِرِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



پڑھی سب حضرات الحمد سے شروع کرتے تھے اور بسم اللہ نہ پڑھتے تھے نہ قرأت کے اول میں نہ آخر میں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ

باب حجة من قال لا یجهر بالبسملة ج ۱ ص ۱۷۲)

اس سے صاف معلوم ہوا کہ نہ الحمد میں بسم اللہ پکار کر پڑھی جاتی تھی نہ سورۃ

میں۔

### امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کے پڑھنے کا ثبوت

(۷) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام کے پیچھے کسی نماز میں خواہ سری ہو

خواہ جہری نہ الحمد پڑھے اور نہ سورۃ پڑھے۔ چنانچہ آپ کے دعوے کی یہ حدیث صحیح

ہے۔ (۱) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا أقرَأَ فَأَنْصِتُوا الْحَدِيثَ رواه مسلم و ابو داؤد والنسائی و

ابن مساجہ یعنی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب

امام نماز میں کچھ پڑھا کرے تو تم خاموش رہا کرو۔ روایت کیا اس کو مسلم اور

ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب التشهد فی الصلوٰۃ)

اس حدیث میں نہ سری کی قید ہے نہ جہری کی نہ الحمد کی نہ سورت کی بلکہ

نماز بھی مطلق ہے اور قرأت بھی مطلق۔ اس لئے سب کو شامل ہے۔ پس دلالت

مقصود پر واضح ہے اور یہ جو حدیث میں آیا ہے لأصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتیحة

الکتاب (مکلوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب القراءة فی الصلوٰۃ پہلی فصل) یعنی بدوں الحمد

کے نماز نہیں ہوتی۔ ابو داؤد و محدث نے حضرت سفیان سے جو بڑے مجتہد اور محدث

ہیں اس کے یہ معنی نقل کئے ہیں۔ لمن یصلی وحده یعنی اس شخص کیلئے ہی کہ اکیلا

نماز پڑھتا ہو نہ اس شخص کیلئے جو امام کے ساتھ پڑھے اور اس کی تائید اس حدیث

موقوف سے ہوتی ہے۔ عَنْ أَبِي نَعِيمٍ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ

Click For More Books

عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ صَلَّى رُكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ  
الْإِمَامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ يَعْنِي أَبُو كَعْبٍ وَهَبُ بْنُ كَيْسَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
رَوَايَتٌ هِيَ أَنَّهُمْ نَعَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَحَابِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَأَلَ عَنْهُ فَرَمَاتِهِ تَحْتَهُ  
جَوْكُوْنِيْ اِيْكَ رَكْعَتٍ بَهِيْ اِيْسِيْ پڑھے جس میں الحمد نہ پڑھی ہو تو اس کی اور کوئی صورت  
بجز اس کے نہیں کہ اس نے امام کے پیچھے پڑھی ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے  
اور اس حدیث کو انہوں نے حسن صحیح کہا ہے۔ (ترمذی ج ۱ ص ۴۰ باب ما جاء في  
ترك القراءة خلف الامام موطا امام مالك ص ۶۸)

### دوسرا جواب

دوسرا جواب حدیث لَأَصْلُوهَا لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ كَمَا يَهَى كَهَ اس  
میں قرأت عام ہے حقیقیہ اور حکمیہ کو یعنی خود پڑھے یا امام کے پڑھنے کو اسی کا پڑھنا  
قرار دیا جائے اور اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَهُ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةً  
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ يَعْنِي حَضْرَتُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَعَى رَوَايَتِهِ هَى كَهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
فرمایا کہ جس شخص کا امام ہو تو امام کی قرأت گویا اسی شخص کی قرأت ہے۔ روایت کیا  
اس کو ابن ماجہ نے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۶۱)

### رفع اشکال و تعارض

اس تاویل کی نظیر کہ رفع تارض کیلئے قرأت کو عام لے لیا۔ حقیقی اور حکمی کو  
حدیث میں موجود ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے اس تاویل کی تقریر فرمائی۔ وہ  
حدیث مختصر ایہ ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي إِتْيَانِهِ الطُّورَ وَلِقَائِهِ كَعْبًا قَالَ كَعْبٌ هِيَ  
آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ  
وَلَيْسَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ صَلَاةٌ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى وَجَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى تَأْتِيَهُ  
الصَّلَاةُ الَّتِي تَلِيهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ كَذَلِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ يَعْنِي حَضْرَت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کے کوہ طور پر تشریف لے جانے اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے  
ملنے کے قصہ میں روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ ساعت قبولیت کی  
یوم جمعہ کی آخری ساعت ہے آفتاب غروب ہونے سے پہلے۔ حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا تم نے سنا نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ  
ساعت قبولیت کسی مومن کو نماز پڑھے ہوئے ملی اور حالانکہ یہ وقت نماز کا نہیں  
ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ جو  
شخص نماز پڑھ کر اگلی نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے تو وہ اگلی نماز کے آنے تک نماز  
ہی میں رہتا ہے۔ میں نے کہا ہاں واقعی فرمایا ہے انہوں نے فرمایا بس یونہی سمجھ لو۔  
روایت کیا اس کو نسائی ہے۔

## رفع اشکال و تعارض

یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَأَصْلُوعَةٌ  
لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا (مشکوٰۃ باب القراءۃ فی الصلوٰۃ دوسری فصل) یعنی میرے پیچھے  
اور کچھ مت پڑھا کرو بجز الحمد کے کیونکہ جو شخص اس کو نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں  
ہوتی۔ اس سے مقتدی پر فاتحہ کا وجوب نہیں ثابت ہوتا کیونکہ اس کے معنی یہ ہو سکتے  
ہیں کہ چونکہ فاتحہ میں یہ شرف ہے کہ نماز کا وجود یا کمال علی اختلاف الاقوال اس کی  
قرأت پر موقوف ہے گو وہ قرأت حکمیہ ہی کیوں نہ ہو جیسا اوپر گذرا۔ اس شرف کی  
وجہ سے اس میں یہ نسبت دوسری سورتوں کے یہ خصوصیت آگئی کہ ہم اس کی

Click For More Books





براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو کانوں کے قریب تک رفع یدین کرتے اور پھر نہ کرتے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔  
(ابو داؤد ج ۱ ص ۱۱۶)

اس مضمون کو بڑی شرح و تفصیل کے ساتھ کسی حصے میں لکھا گیا ہے۔

## آمین کے آہستہ کہنے کا ثبوت

(۹) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آمین جہری نماز میں بھی آہستہ کہے۔ چنانچہ آپ کے دعوے کی یہ حدیث صحیح ہے۔ (۱) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ وَحَفِضَ بِهَا صَوْتَهُ رواه الترمذی (ترمذی ابواب الصلوة باب ما جاء فی التامین) یعنی حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھ کر پست آواز سے آمین فرمائی۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور عینی میں ہے کہ اس حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد و طیالسی اور ابو یعلیٰ موصلی اپنے مسانید میں اور طبرانی اپنے معجم میں اور دار قطنی اپنے سنن میں اور حاکم اپنے مستدرک میں ان لفظوں سے لائے ہیں وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ، یعنی پوشیدہ آواز سے آمین فرمائی، اور حاکم کتاب القراءة میں لفظ حَفِضَ لائے ہیں اور حاکم نے اس حدیث کی نسبت یہ بھی کہا ہے۔ صَحِيحُ الْأَسْنَادِ وَكَمْ يُخْرِجُ جَاهُ لِعَنِيَّ اس کی سند صحیح ہے اور پھر بھی بخاری و مسلم اس کو نہیں لائے۔ اور ترمذی نے جو اس پر شبہات نقل کئے ہیں علامہ عینی نے سب کا جواب دیا ہے۔ چنانچہ اس کا خلاصہ حاشیہ نسائی مجتہبی جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ میں مذکور ہے۔

## ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ثبوت

(۱۰) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قیام میں ہاتھ زیر ناف باندھنے چاہئیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



چنانچہ آپ کے دعوے کی یہ حدیث صحیح ہے۔ (۱) عَنْ أَبِي حُجَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ  
مِنَ السُّنَّةِ وَضَعَ الْكُفَّ عَلَى الْكُفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ یعنی حضرت ابی  
حجیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ نماز  
میں ناف کے نیچے ہاتھ رکھا جائے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔ (ابوداؤد وضع  
الیمنی علی الیسری)

(۲) عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخَذَ الْكُفَّ عَلَى الْكُفِّ فِي  
الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ رواہ ابوداؤد یعنی حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاتھ کا پکڑنا ہاتھ سے نماز کے اندر ناف سے  
نیچے ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

(۳) عَنْ أَبِي حُجَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ السُّنَّةُ وَضَعَ الْكُفَّ فِي الصَّلَاةِ  
وَكَبَضَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ أَخْرَجَهُ رِزِينَ یعنی حضرت ابی حجیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنت کا طریقہ ہے چاہے کہ رکھے دونوں ہاتھوں کو  
نماز میں ناف کے نیچے۔ روایت کیا اس کو رزین نے۔

یہ وہی پہلی روایت ہے وہاں ابوداؤد مخرج تھے یہاں رزین ہیں اور دلالت  
سب حدیثوں کی مطلوب پر ظاہر ہے۔

### قعدہ اخیرہ کا قعدہ اولیٰ کی طرح بیٹھنے کا ثبوت

(۱۱) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قعدہ اخیرہ میں اسی طرح بیٹھیں جس  
طرح قعدہ اولیٰ میں بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے دعوے کی یہ حدیث صحیح ہے۔ (۱)  
عَنْ عَائِشَةَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةُ وَكَانَ يَفْرَشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيُنْصِبُ رِجْلَهُ  
الْيُمْنَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب صفة الصلوٰۃ پہلی فصل، مسلم ج ۱)

Click For More Books





المُسْرِي رواه النسائي يعني حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے اپنے باپ سے یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ سنت نماز کی یہ ہے کہ قدم کو کھڑا کرو اور اس کی انگلیاں قبلہ کی طرف متوجہ کرو اور بائیں پر بیٹھو۔ روایت کیا اس کونسائی نے۔ (سنن نسائی مترجم ج ۱ ص ۳۵۷)

یہ حدیث چونکہ قوی ہے اور قول میں عموم ہوتا ہے اس لئے اس کی دلالت میں وہ شبہ بھی نہیں۔

### پہلے اور تیسری رکعت میں اٹھنے کے وقت نہ بیٹھنے کا ثبوت

(۱۲) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلی اور تیسری رکعت سے جب اٹھنے لگے تو سیدھا کھڑا ہو جائے بیٹھے نہیں۔ چنانچہ آپ کے دعوے کی یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صَدْرٍ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُو عَمِيْرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ يَعْنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے قدموں کے پنجوں پر اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک۔ (ترمذی شریف ابواب الصلوة باب کیف النحوض من السجود)

اس مضمون کو کسی حصے میں بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ ناظرین اس کا اگلا حصہ منگوا کر ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں ہر ایک بات کو مدلل باحادیث نبویہ اور کھل بمسائل جزئیہ لکھا گیا۔ (ابوالبشیر مولوی محمد صالح حنفی نقشبندی مجددی گدی نشین)

### قضائے سنت فجر کو طلوع آفتاب کے بعد ادا کرنے کا ثبوت

(۱۳) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جماعت میں ملنے سے جس شخص کی فجر

Click For More Books



کی سنت رہ جائے وہ آفتاب کے نکلنے کے بعد پڑھے۔ چنانچہ آپ کے دعوے کی یہ صحیح حدیث ہے۔ (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (ترمذی ابواب الصلوة باب ماجاء فی اعادتها بعد طلوع الشمس) یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی دو رکعت سنت نہ پڑھی ہو وہ ان دونوں کو بعد آفتاب نکلنے کے پڑھے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ (مزید دلائل کیلئے دیکھو اگلا حصہ۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ)

### وتر کی تین رکعت ہونے اور قبل رکوع پڑھنے کا ثبوت

(۱۴) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر تین رکعت ہیں اور دو رکعت پر سلام نہ پھیرے لیکن دو رکعت پر التحیات کیلئے قعدہ کرے اور قنوت رکوع سے پہلے پڑھے اور قنوت سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے۔ چنانچہ آپ کے دعوے کی یہ احادیث صحیح ہیں۔ (۱) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوَتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ الْحَدِيثُ (نسائی ج ۱ ص ۲۴۸) (۲) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَفِيهِ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ (۳) عَنْ سَعِيدِ بْنِ هَشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتِي الْوَتْرِ يَعْنِي خِلاَصَهُ ان تینوں حدیثوں کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعت پڑھتے تھے اور دو رکعت پر سلام نہ پھیرتے تھے بالکل اخیر میں پھیرتے تھے اور قنوت قبل رکوع کے پڑھتے تھے۔ روایت کیا ان تینوں حدیثوں کو نسائی نے۔ (۱۴) عَنْ عَائِشَةَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

Click For More Books



عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ يَعْنِي حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر دو رکعت پر التحیات پڑھا کرتے تھے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے (۵) أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ رَفَعَ الْيَدَيْنِ مَعَ التَّكْبِيرِ فِي الْقَنُوتِ يَعْنِي بِيَهَقِي وَغَيْرِهِ نَعْنِي حَضْرَتِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے قنوت میں اللہ اکبر کے ساتھ رفع یدین کرنا روایت کیا ہے۔

مجموعہ احادیث سے مجموعہ مطالب ظاہر ہے اور مسلم کی حدیث میں لفظ كُتِلُ رُكْعَتَيْنِ اپنے عموم سے وتر کی اولین کو شامل ہونے میں نص صریح ہے۔

### نماز فجر میں دعائے قنوت کے نہ پڑھنے کا ثبوت

(۱۵) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھے۔ چنانچہ آپ کے دعوے کی یہ حدیث صحیح ہے۔ (۱) عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرًا وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا هَهُنَا بِالْكُوفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِينَ أَكَلُوا يَقْنُوتُونَ قَالَ أَيْ بَنِي مُحَدَّثٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (ترمذی ابواب الصلوة باب فی ترک القنوت) یعنی حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اور پانچ سال تک یہاں کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے کیا یہ حضرات قنوت پڑھا کرتے تھے (یعنی نماز فجر میں کیونکہ یہ حدیث اسی میں وارد ہے) انہوں نے کہا کہ بیٹا یہ بدعت ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے۔ (دوسرا حصہ ضرور ملاحظہ کرو جس میں انکو تفصیل سے لکھا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ)



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الْعِلْمُ وَالْحِكْمَةُ  
مِنْ مَعْرِجَةِ الْوَالِدَيْنِ

منامومن کی معراج ہے

مَعْرِجَةُ الْوَالِدَيْنِ

تصنیف اعلیٰ

مولانا ابوالرشید محمد صالح نقشبندی مجذبی

ترتیب سے عبدی

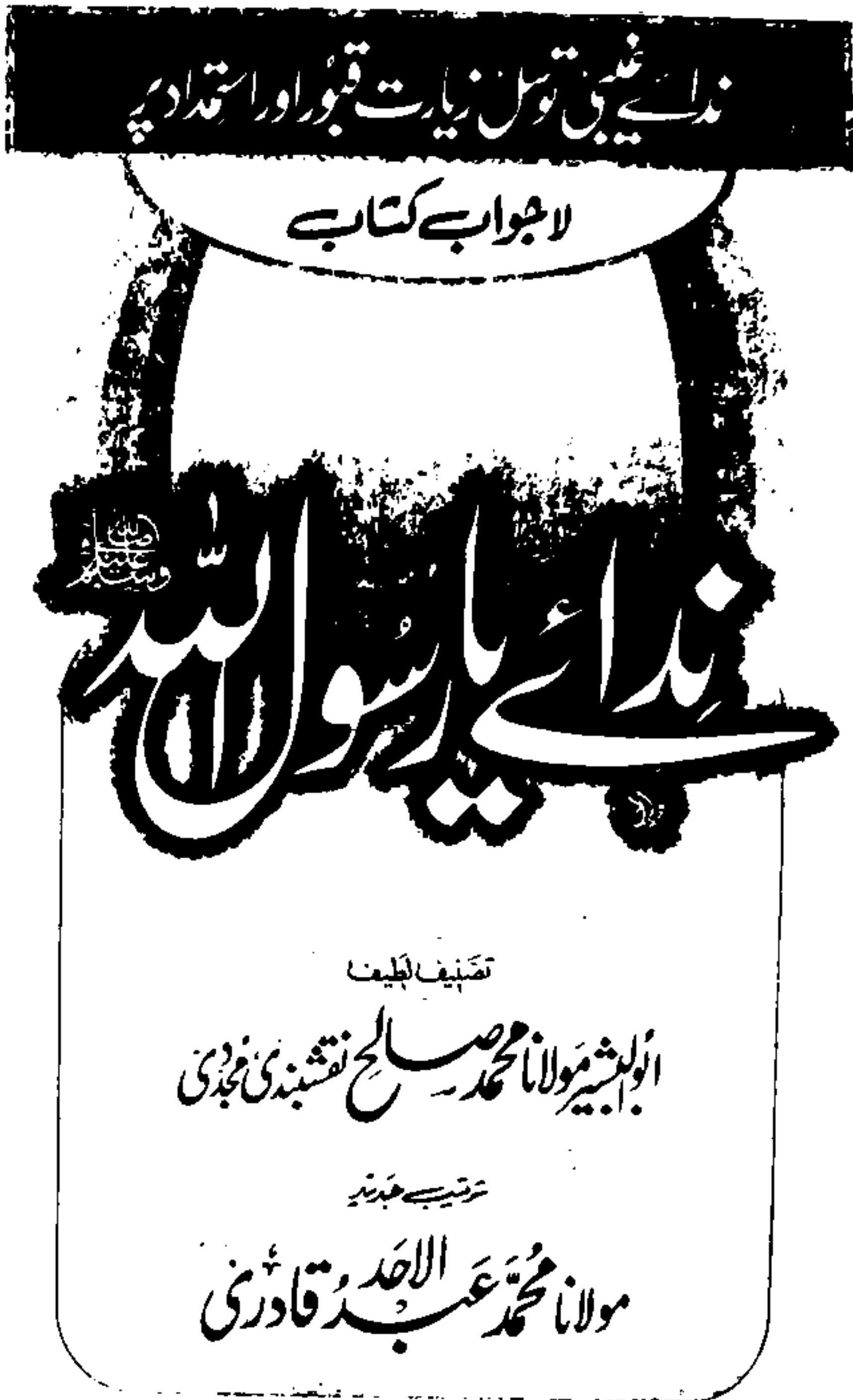
مولانا محمد عبد الواحد قادری

Phone  
0333-4383766  
042-7213575

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



Phone  
0333-4383766  
042-7213575

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



قرآن و سنت کی روشنی میں  
حقیقت پر دہ کی خوبصورت تشریح

احکامِ قرآن

مؤلف

حضرت علامہ مولانا ابوالشیر محمد صالح نقشبندی مجددی مدظلہ العالی

ترتیب عبدعزیز

مولانا محمد عبدالعزیز قادری

0333-4383766

042-7213575

قادری رشیدی کتب خانہ پبلیشرز لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



